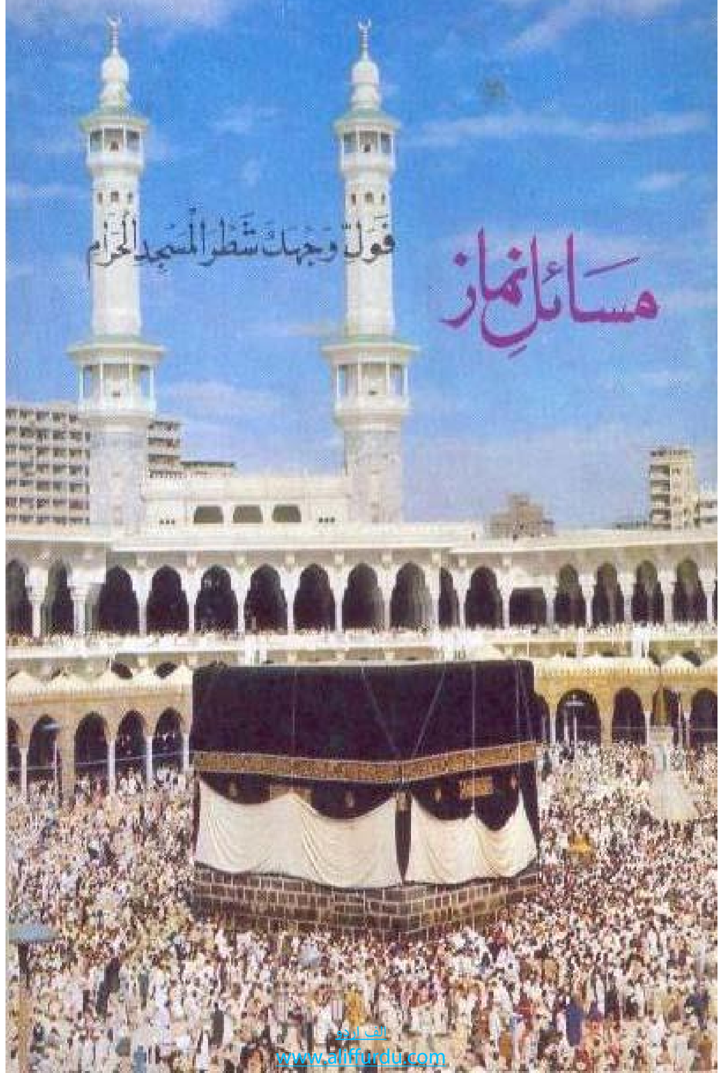

فول وجهك شطر المسجد الحرام
مسائلِ نماز

هو الله الذي لا إله إلا هو

[illegible]

الرحمن	الرحیم	الملک	القدوس	السلام	المؤمن	المہیمن	العزیز	الجبار
المتکبر	الخالق	البارئ	المصور	الغفار	القہار	الوہاب	الرزاق	الفتاح
العلیم	القابض	الباسط	الخافض	الرافع	المعز	المذل	السمیع	البصیر
الحکم	العدل	اللطیف	الخبیر	الحلیم	العظیم	الغفور	الشکور	العلی
الکبیر	الحفیظ	المقیت	الحسیب	الجلیل	الکریم	الرقیب	المجیب	الواسع
الحکیم	الودود	المجید	الباعث	الشہید	الحق	الوکیل	القوی	المتین
الولی	الحمید	المحصی	المبدئ	المعید	المحیی	الممیت	الحی	القیوم
الواجد	الماجد	الواحد الاحد	الصمد	القادر	المقتدر	المقدم	المؤخر	الاول
الآخر	الظاہر	الباطن	الوالی	المتعالی	البر	التواب	المنتقم	العفو
الرؤف	مالک الملک	ذوالجلال والاکرام	المقسط	الجامع	الغنی	المغنی	المانع	الضار
النافع	النور	الہادی	البدیع	الباقی	الوارث	الرشید	الصبور	☆

آیاتِ شفاء کا وظیفہ

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں وہی مجھے شفاء دیتا ہے۔

فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ

اس (قرآن) میں لوگوں کیلئے شفاء ہے۔

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ

کہہ دیجیے کہ وہ ایمانداروں کیلئے باعث ہدایت اور شفاء ہے۔

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اور اہل ایمان کے دلوں کو شفاء دیتا ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ

اور ہم قرآن سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو شفاء و رحمت ہے۔

وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ ۝

اور شفاء ہے اُس کیلئے جو کہ دلوں میں ہے۔

مذکورہ آیات پڑھ کر پانی پر دم کریں اور پانی مریض کو پلائیں نیز دین و دنیوی مقاصد کے لیے بہت مؤثر و مفید ہے۔





مولف

حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم مدظلہ استاذ الحدیث

نائب مہتمم وناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ لاہور۔ پاکستان

حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب مدظلہ العالی

نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبۃ الحسن لاہور

جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور

طابع:.................. عبدالرشید

مطبع:.................. امتی پریس، 38۔ محمدی پارک، راجگڑھ لاہور۔ فون: 7243294

عرضِ مؤلف

زیر نظر کتاب نماز کے مسائل پر مشتمل ہے۔ پیشتر ازیں جناب میاں محمد احمد صاحب مدظلہم کے ایما پر مقبول عام مسائل نماز نامی کتاب جس میں سوال وجواب کا طریقہ اختیار کیا گیا تھا کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں، کتاب مذکور کو خوب سے خوب تر اور مزید جامع بنانے کے لیے جناب میاں محمد احمد صاحب کے مشورہ سے سوال وجواب کا طریقہ ترک کر کے عام فہم عبارت میں روزمرہ پیش آنے والے ضروری مسائل کے اضافہ کے ساتھ خطباتِ جمعہ، عیدین اور نکاح کو بھی شامل کر دیا گیا ہے اور غیر ضروری مسائل و عبارات کو حذف کر دیا گیا ہے تاکہ کم وقت میں زیادہ استفادہ کیا جا سکے اور عوام وخواص کے لیے یکساں مفید اور کارآمد ثابت ہو۔ اس سلسلہ میں احقر جناب پروفیسر ڈاکٹر رشید احمد قریشی صاحب کا ممنون ہے جنھوں نے مفید مشوروں سے نوازا۔

اگر مزید کسی مسئلے کی وضاحت مطلوب ہو تو جامعہ اشرفیہ کے پتہ پر جوابی خط لکھ کر مفتی صاحب سے معلوم کی جا سکتی ہے۔

خدائے بزرگ و برتر ان تمام حضرات کو جنھوں نے اس کتاب کی

قارئین کے سامنے پیش کرنے کے لیے تعاون فرمایا خصوصاً عزیزم مولوی محمد امجد سلمہ مدرس جامعہ اشرفیہ جنھوں نے مسائل کے انتخاب و ترتیب میں بھرپور تعاون کیا کو اجر جزیل عطا فرمائے ـــــ اور اس کتاب کو شرف قبولیت بخشے۔

قارئین سے درخواست ہے کہ آپ خود بھی اس کتاب سے نفع حاصل کریں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو بھی پڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ناشر کو دارین میں اجرِ کثیر سے نوازے۔

طالبِ دعا

حافظ فضل الرحیم

۲۴ شعبان ۱۴۱۱ھ ۱۰ مارچ ۱۹۹۱ء

اللہ جلہ شانہ کو راضی کرو ○ عبادت سے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرو ○ اطاعت سے

مخلوق کو راضی کرو ○ خدمت سے

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل نماز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی شخص کے مکان کے سامنے دروازے کے بالکل قریب پانی کی نہر بہتی ہو اور وہ شخص اس نہر میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر میل باقی رہے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ بار نہانے کے بعد میل کہاں رہ سکتا ہے فرمایا جس طرح پانچ بار غسل کرنے والے کے بدن پر میل نہیں رہتا۔ اسی طرح پانچ بار نماز پڑھنے والے کے ذمہ کوئی خطا باقی نہیں رہتی۔ یہ نمازیں خطاؤں کو مٹاتی رہتی ہیں۔

نماز دین کا ستون ہے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص پابندی کے ساتھ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اس کے لیے اللہ کا یہ عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل کروں گا۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی تو اس کو نصف رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جس نے عشاء اور فجر دونوں نمازیں جماعت سے ادا کیں تو اس کو تمام رات کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے اللہ تعالیٰ پانچ طرح سے اس کا اکرام فرماتے ہیں:
(۱) یہ کہ اس سے رزق کی تنگی ہٹا دی جاتی ہے (۲) یہ کہ اس سے عذاب قبر ہٹا دیا جاتا ہے (۳) یہ کہ قیامت کے دن اس کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا (۴) یہ کہ پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا (۵) یہ کہ حساب سے محفوظ رہے گا۔

بے نمازی کی سزا

حدیث میں ہے جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے اس کو پندرہ طرح سے عذاب ہوتا ہے۔ پانچ طرح دُنیا میں اور تین طرح سے موت کے وقت اور تین طرح سے قبر میں اور تین طرح سے قبر سے نکلنے کے بعد۔

دُنیا کے پانچ عذاب تو یہ ہیں:

۱۔ یہ کہ اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی۔
۲۔ یہ کہ صلحاء کا نور اس کے چہرے سے ہٹا دیا جاتا ہے۔
۳۔ یہ کہ اس کے نیک کاموں کا اجر ہٹا دیا جاتا ہے۔
۴۔ یہ کہ اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔
۵۔ نیک بندوں کی دعاؤں میں اس کا استحقاق نہیں رہتا۔

موت کے وقت کے تین عذاب یہ ہیں:

۱۔ یہ کہ ذلت سے مرتا ہے۔
۲۔ بھوکا مرتا ہے۔
۳۔ پیاس کی شدت میں موت آتی ہے، کسی طرح پیاس نہیں بجھتی۔

قبر کے تین عذاب یہ ہیں:

۱۔ اس پر قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ ۲۔ قبر میں آگ جلا دی جاتی ہے۔
۳۔ ایک سانپ اس پر مسلط کر دیا جاتا ہے جس کی آنکھیں آگ کی ہوتی ہیں اور ناخن لوہے کے اتنے لمبے کہ ایک دن پورا چل کر ان کے ختم تک پہنچا جائے اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے۔ وہ یہ کہتا ہے کہ مجھے میرے رب نے تجھ پر مسلط کیا ہے کہ تجھے صبح کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے سورج نکلنے تک مارے جاؤں اور ظہر کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے عصر تک مارے جاؤں اور پھر عصر کی

نماز چھوڑنے کی وجہ سے مغرب تک مارے جاؤں اور مغرب کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے عشاء تک اور عشاء کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے صبح تک مارے جاؤں۔ جب وہ ایک دفعہ اس کو مارتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ مُردہ ستر(۷۰) ہاتھ زمین میں دھنس جاتا ہے۔ اسی طرح قیامت تک اس کو عذاب ہوتا رہے گا۔

قبر سے نکلنے کے بعد کے تین عذاب یہ ہیں:

۱۔ یہ کہ حساب سختی سے لیا جائے گا۔

۲۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا اس پر غصہ ہوگا۔

۳۔ یہ کہ جہنم میں داخل کردیا جائے گا۔

یہ کل میزان چودہ ہوئی ممکن ہے کہ پندرھواں بھول سے رہ گیا ہو اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کے چہرہ پر تین سطریں لکھی ہوئی ہوتی ہیں پہلی سطر او اللہ کے حق کو ضائع کرنیوالے دوسری سطر او اللہ کے غصہ کے ساتھ مخصوص تیسری سطر جیسا کہ تو نے اللہ کے حق کو ضائع کیا آج تو اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔

(از فضائل نماز مؤلفہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بچوں کی عمر سات سال ہو جائے تو ان کو نماز کی تعلیم دیں اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو ان کو مار کر نماز پڑھائیں۔ (ترمذی شریف)

اسلام کے کلمے

پہلا کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: پاک ہے اللہ کی ذات اور سب تعریفیں اس کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور برائی سے پھرنے کی اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ

وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اُسی کی بادشاہی ہے، اُسی کے لیے تعریف، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے مرتا نہیں، اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ: میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر یا بھول کر، در پردہ یا کھلم کھلا کیا اور میں توبہ کرتا ہوں اس کے حضور میں اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں ہے بے شک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا ہے اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے

ہے جو جان شان اور عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِ شرک و کفر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَ تَبَرَّأْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِیْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری ذات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں جانتے ہوئے تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک بناؤں اور میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ نادانستہ کسی چیز کو شریک بناؤں میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا میں کفر، شرک، جھوٹ، غیبت، بدعت، چغلی اور بے حیائی کے کاموں اور تہمت لگانے اور ہر قسم کے گناہوں اور نافرمانیوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

ایمان مفصل : اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

ترجمہ : میں ایمان لایا اللہ کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر۔

ایمان مجمل : اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ

ترجمہ : میں ایمان لایا اللہ پر جیسے کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور قبول کیے تمام احکام اس کے۔ اقرار کرتا ہوں ساتھ زبان کے اور تصدیق کرتا ہوں ساتھ قلب کے۔

طہارت کا بیان

وضو کی فضیلت

(۱) حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو بھی شخص تم میں سے وضو کرے اور پورے آداب کی رعایت کرتے ہوئے وضو کے بعد یہ پڑھے ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو جنت کے آٹھوں دروازے اس کے واسطے کھل جائیں گے جس دروازے سے اس کا دل چاہے داخل ہو جائے۔

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ، جب بھی کوئی مسلمان بندہ وضو کرے اور اپنا چہرہ دھوئے تو اس کے چہرے سے ہر وہ خطا بھی ساقط ہو جاتی ہے جو اس نے نگاہ سے دیکھکر ارتکاب کی ہو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ، اور جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوئے تو ہر وہ خطا ساقط ہو جاتی ہے جو اس نے ہاتھوں سے کی ہو اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتے تو ہر وہ خطا ساقط و زائل ہو جاتی ہے جو اس نے پاؤں سے چل کر کی ہو۔ یہاں تک کہ وہ وضو سے فارغ ہوتا ہے اور حال یہ کہ وہ گناہوں (کی گندگی) سے پاک ہو چکا ہوتا ہے۔

(۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ؛ کہ جس شخص نے اچھے طریقہ پر (یعنی سنن و آداب کا) پورا لحاظ رکھتے ہوئے وضو کیا تو اس شخص کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔

وضو کرنے کا طریقہ

وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرکے کسی اونچی جگہ پر بیٹھے اور بسم اللہ کرکے پہلے تین دفعہ گٹوں تک دونوں ہاتھ دھووے پھر مسواک کرے۔ اگر مسواک نہ ہو تو انگلی ہی دانتوں پر ملے، تین دفعہ کلی کرے اگر روزہ سے نہ ہو تو غرغرہ بھی کرے پھر تین دفعہ ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے پھر تین دفعہ منہ دھوئے، ماتھے کے شروع سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک پھر تین دفعہ دایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئے پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھوئے اور ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کرے۔ اگر انگوٹھی چھلا ہاتھ میں پہنے ہو تو اسے ہلا لیوے تاکہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے پھر ایک دفعہ سارے سر کا مسح کرے پھر کانوں کا مسح کرے پھر گردن کا مسح کرے پھر تین دفعہ دایاں پاؤں ٹخنے سمیت دھوئے پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین دفعہ دھوئے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے پیروں کی انگلیوں کا خلال کرے (پیر کی دائیں چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیا پر ختم کرے) اخیر میں پھر ایک بار بایاں ہاتھ دھوئے (مراقی الفلاح وبحر وغیرہ)

وضو کے فرائض

وضو کے فرائض چار ہیں :

(۱) چہرہ کا دھونا پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک۔

(۲) دونوں ہاتھوں کو مع کہنیوں کے دھونا۔

(۳) سر کے ایک چوتھائی حصے کا مسح کرنا۔

(۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سُنتیں

(۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) وضو کرنے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو تین بار کلائی تک دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) مضمضہ (کلی) کرنا (۶) استنشاق کرنا یعنی ناک میں پانی ڈال کر اچھی طرح اس کو جھاڑ کر صاف کرنا۔ (۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا (۸) تمام اعضا کو تین تین بار دھونا (۹) پورے سر کا مسح کرنا (۱۰) کانوں کا مسح کرنا (۱۱) وضو میں ترتیب کو ملحوظ رکھنا (۱۲) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۱۳) پے در پے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا عضو دھولے۔

وضو کے مستحبات

(۱) دائیں طرف سے شروع کرنا۔ بعض علماء نے اس کو سنتوں میں شمار کیا ہے اور یہی قوی ہے۔
(۲) گردن کا مسح کرنا (۳) وضو کے کام کو خود کرنا (۴) قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا (۵) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔

وضو کی دُعائیں

وضو کے شروع کرنے پر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
"شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔"

ہاتھوں کو کلائی تک دھونے کے وقت: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْيُمْنَ وَالْبَرَكَةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشُّؤْمِ وَالْهَلَاكَةِ۔ "اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں (دینی اور دنیاوی) برکت کا اور تیری پناہ چاہتا ہوں بدبختی اور ہلاکت سے۔"

کلی کرتے وقت: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ

وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔
"اے اللہ میری مدد کر تلاوتِ قرآن پر اور اپنے شکر پر اور اپنی عبادت کی خوبی پر۔"

ناک میں پانی ڈالتے وقت : اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ۔ "اے اللہ سنگھا مجھ کو جنت کی خوشبو اور نہ سنگھا مجھ کو دوزخ کی بدبو۔"

منہ دھوتے وقت : اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔ "اے اللہ میرا چہرہ روشن کر (اس دن میں) جس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے اور بہت سے چہرے سیاہ ہوں گے۔"

دایاں ہاتھ دھوتے وقت : اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔ "اے اللہ! میرا اعمال نامہ میرے دائیں ہاتھ میں دے دیجئے اور میرا حساب آسان کر دیجئے۔"

بایاں ہاتھ دھوتے وقت : اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ۔ "اے اللہ! میرا اعمال نامہ میرے بائیں ہاتھ میں نہ دیجئو اور نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے"

سر کا مسح کرتے وقت : اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ

ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ۔
"اے اللہ اپنے عرش کے نیچے سایہ دے دے اُس دن جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا سوائے تیرے عرش کے سایہ کے۔"

کانوں کا مسح کرتے وقت: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ۔ "اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو قول کو سُنتے ہیں پس پیروی کرتے ہیں اس کی جو اچھا ہوتا ہے۔"

گردن کا مسح کرتے وقت: اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ۔ "اے اللہ! میری گردن کو آگ سے آزاد کر دے۔"

دایاں پاؤں دھوتے وقت: اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ۔ "اے اللہ میرے پاؤں کو (پل) صراط پر ثابت رکھ جس دن بہت سے پاؤں پھسلیں گے۔"

بایاں پاؤں دھوتے وقت: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ۔
"اے اللہ! میرے گناہوں کو بخشا ہوا کر اور میری کوششوں کو قبول کر اور میری تجارت کو برباد ہونے والا نہ کر۔"

مذکورہ دعائیں نور الایضاح کے حاشیہ سے ماخوذ ہیں۔

اسی طرح حدیث شریف میں ہر عضو کو دھوتے وقت کلمہ شہادت پڑھنے کی بھی بہت فضیلت آئی ہے۔ (مسلم شریف)

وضو کو توڑنے والی چیزیں (نواقضِ وضو)

(۱) پیشاب، پاخانہ کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔
(۲) ہوا کا پیچھے سے نکل جانا۔ (۳) منہ بھر کے قے کرنا
(۴) سہارا لگا کر سونا (۵) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ وغیرہ کا نکل کر بہہ جانا (۶) نشہ ہو جانا (۷) بے ہوش ہو جانا
(۸) دیوانہ ہو جانا (۹) نماز میں اتنی آواز سے ہنسنا کہ پاس والے سن لیں

مکروہاتِ وضو

(۱) ناپاک جگہ وضو کرنا (۲) دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا
(۳) منہ پر زور سے پانی مارنا (۴) پانی کا استعمال ضرورت سے کم یا زیادہ کرنا (۵) وضو کرتے ہوئے دنیا کی باتیں کرنا (فتاویٰ عالمگیری)

احکامِ غسل

غسل کے فرائض : غسل کے تین فرض ہیں :

(۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) تمام بدن پر ایک دفعہ پانی بہانا کہ جسم کا کوئی حصہ خشک نہ رہے۔

غسل کی سنتیں : غسل کی پانچ سنتیں ہیں:

(۱) دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھونا (۲) استنجا کرنا اور بدن کی جس جگہ نجاست لگی ہوئی ہو اُسے دھونا (۳) ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا (۴) غسل سے پہلے وضو کرنا (۵) تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔

رسالتمآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے غسل کا طریقہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو پہلے ہاتھ دھوتے تھے، پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی بہاتے تھے اور اپنے مقام مخصوص کو دھوتے تھے پھر نماز والا وضو کرتے تھے اور پھر اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو بالوں کی جڑوں میں داخل فرماتے تھے اور جب یقین ہو جاتا کہ جڑیں کھل گئیں تو تین چلو پانی سر پر ڈالتے تھے، پھر تمام جسم پر پانی بہاتے تھے، پھر اپنے پاؤں دھوتے تھے۔ (مسلم شریف)

غسل جمعہ وعیدین

جمعہ کے دن نماز سے پہلے غسل کرنا سنت ہے۔ اسی طرح دونوں عیدوں

کر اور احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا مسنون ہے، جو کافر مسلمان ہونا چاہتا ہو اُسے بھی پہلے غسل کرا دینا چاہیے۔

تیمّم کا طریقہ

جس کسی کو وضو یا غسل کرنے کی حاجت ہو اور پانی نہ مل سکے یا بیماری بڑھنے یا بیمار ہو جانے کا خوف ہو یا کنویں پر رسّی، ڈول وغیرہ نہ ہو یا دشمن کا خوف ہو یا سفر میں پانی ایک میل کے فاصلے پر ہو تو ان سب حالتوں میں تیمم کرنا جائز ہے۔

یعنی یہ ارادہ کرے کہ میں حدث رفع کرنے (ناپاکی دُور کرنے) کے لیے تیمم کرتا ہوں۔ پھر دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پہ مارے پھر ہاتھ جھاڑ کر منہ پر ملے۔ ہاتھ اس تمام جگہ پر پہنچنا چاہیے جو وضو میں دھوئی جاتی ہے، پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو کہنیوں تک ملے، انگلیوں کا خلال بھی کرے، پتھر پر تیمم جائز ہے خواہ اس پر غبار ہو یا کہ نہ ہو، جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے، ان سے تیمم بھی ٹوٹتا ہے اور اسی طرح پانی کے ملنے اور اس پر قدرت پانے کی وجہ سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

تیمم کے مسائل

مسئلہ : اگر کوئی جنگل میں ہے اور بالکل معلوم نہیں کہ پانی کہاں ہے، نہ وہاں کوئی آدمی ایسا ہے جس سے دریافت کرے تو ایسے وقت میں تیمم کرے اور اگر کوئی سچا آدمی مل گیا اور اس نے ایک میل شرعی کے اندر اندر پانی کا پتہ بتایا، یا کسی نشانی سے خود اس کا جی کہتا ہے کہ یہاں ایک میل شرعی کے اندر اندر کہیں پانی ضرور ہے تو پانی کا اس قدر تلاش کرنا کہ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کسی قسم کی تکلیف اور حرج نہ ہو تو بے ڈھونڈے تیمم کرنا درست نہیں ہے اور اگر خوب یقین ہے کہ پانی ایک میل شرعی کے اندر ہے تو پانی لانا واجب ہے۔ میل شرعی ۹ فرلانگ کا ہوتا ہے۔

مسئلہ : اگر پانی کا پتہ چل گیا اور پانی ایک میل سے دور ہے، تو اتنی دور جا کر پانی لانا واجب نہیں ہے بلکہ تیمم کر لینا درست ہے۔

مسئلہ : اگر کوئی آبادی سے ایک میل کے فاصلہ پر ہو اور ایک میل سے قریب کہیں پانی نہ ملے تو بھی تیمم کر لینا درست ہے، چاہے مسافر ہو یا مسافر نہ ہو۔

مسئلہ : اگر راہ میں کنواں تو مل گیا مگر لوٹا اور رسی کسی کے پاس نہیں ہے اس لیے کنوئیں سے پانی نہیں لے سکتا تو بھی تیمم درست ہے۔

مسئلہ : اگر کہیں پانی مل گیا لیکن بہت تھوڑا ہے تو اگر اتنا ہو کہ ایک دفعہ منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پیر دھو سکے تو تیمم کرنا درست نہیں ہے بلکہ ایک ایک دفعہ ان چیزوں کو دھوئے اور سر کا مسح کرے اور اگر اتنا بھی نہ ہو تو تیمم کرلے۔

مسئلہ : اگر بیماری کی وجہ سے پانی نقصان کرتا ہو کہ اگر وضو یا غسل کریگا تو بیماری بڑھ جائے گی یا دیر میں اچھا ہوگا تب بھی تیمم درست ہے لیکن اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہو اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو اور غسل کرنا واجب ہے البتہ اگر ایسی جگہ ہے کہ گرم پانی نہیں مل سکتا تو تیمم کرنا درست ہے۔

مسئلہ : اگر پانی قریب ہے تو عورتوں کا مردوں سے شرم کی وجہ سے یا پردہ کی وجہ سے پانی لینے کو نہ جانا اور تیمم کر لینا درست نہیں۔ ایسا پردہ جس میں شریعت کا کوئی حکم چھوٹ جائے ناجائز اور حرام ہے البتہ لوگوں کے سامنے ہاتھ منہ نہ کھولے۔

مسئلہ : جب تک پانی سے وضو نہ کر سکے۔ برابر تیمم کرتا رہے۔ چاہے جتنے دن گزر جائیں کچھ خیال و وسوسہ دل میں نہ لائے جتنی پاکی وضو اور غسل سے ہوتی ہے اتنی ہی پاکی تیمم سے بھی ہو جاتی ہے۔

مسئلہ : اگر پانی قیمتاً فروخت ہوتا ہے تو اگر اس کے پاس پیسے نہ ہوں تو تیمم کر لینا درست ہے اور اگر پیسے پاس ہوں اور ضرورت سے زیادہ بھی ہیں تو

خریدنا واجب ہے۔ البتہ اگر بہت مہنگا بیچے تو خریدنا واجب نہیں تیمم کر لینا درست ہے۔

مسئلہ: اگر کہیں اتنی سردی پڑتی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا خوف ہو اور کمبل لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ نہا کر اس میں گرم ہو جائے تو اس وقت تیمم کر لینا درست ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کے آدھے سے زیادہ بدن پر زخم ہوں یا چیچک نکلی ہو تو نہانا واجب نہیں بلکہ تیمم کرے۔

مسئلہ: اگر کسی میدان میں تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور پانی وہاں سے قریب ہی تھا لیکن اس کو خبر نہ تھی تو تیمم اور نماز دونوں درست ہیں۔ دہرانا ضروری نہیں۔

مسئلہ: اگر سفر میں کسی اور کے پاس پانی ہو تو بے مانگے ہوئے تیمم کر لینا درست نہیں۔

مسئلہ: اگر زمزم کا پانی زمزمیوں سے بھرا ہوا ہے تو تیمم کرنا درست نہیں۔ زمزمیوں کو کھول کر اس پانی سے نہانا اور وضو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: کسی کے پاس پانی تو ہے لیکن راستہ خراب ہے کہ کہیں پانی نہیں مل سکتا۔ اس لیے راہ میں پیاس کے مارے تکلیف اور ہلاکت کا خوف ہے تو وضو نہ کرے تیمم کر لینا درست ہے۔

مسئلہ: اگر غسل کرنا نقصان کرتا ہو اور وضو نقصان نہ کرے تو غسل کی جگہ

تیمم کرلے۔ پھر اگر غسل کے تیمم کے بعد وضو ٹوٹ جائے تو وضو کے لیے تیمم نہ کرے بلکہ وضو کرنا چاہیے۔

مسئلہ: زمین کے سوا اور جو چیز مٹی کی قسم سے ہو اس پر بھی تیمم درست ہے جیسے ریت، پتھر، سیمنٹ، چونا، مٹی کی اینٹیں وغیرہ اور جو چیز مٹی کی قسم سے نہ ہو اس سے تیمم درست نہیں، جیسے سونا، چاندی، گیہوں، لکڑی، کپڑا، اناج وغیرہ

مسئلہ: جو چیز نہ آگ میں جلے نہ گلے وہ چیز مٹی کی قسم سے ہے۔ اس پر تیمم درست ہے اور جو چیز جل کر راکھ ہو جائے یا گل جائے اس پر تیمم درست نہیں۔

مسئلہ: تانبے کے برتن، تکیے، گدے، کپڑے پر تیمم کرنا درست نہیں، مٹی کے گھڑے پر تیمم درست ہے چاہے اس میں پانی بھرا ہوا ہو یا نہ ہو لیکن اگر اس پر کچھ روغن پھرا ہوا ہو تو تیمم درست نہیں۔

مسئلہ: اگر پتھر پر بالکل گرد نہ ہو تب بھی تیمم درست ہے اور اگر پانی سے خوب دھلا ہوا ہو تب بھی درست ہے۔ اسی طرح پکی اینٹ پر بھی تیمم درست ہے۔

مسئلہ: اگر زمین پر پیشاب وغیرہ کوئی نجاست پڑ گئی اور دھوپ سے سوکھ گئی اور بدبو بھی جاتی رہی تو وہ زمین پاک ہو گئی۔ اس پر نماز درست ہے لیکن اس زمین پر تیمم درست نہیں جب معلوم ہو کہ زمین ایسی ہے اور اگر معلوم نہ ہو تو وہم نہ کرے۔

مسئلہ: جس طرح وضو کی جگہ تیمم درست ہے اسی طرح غسل کی جگہ بھی

مجبوری کے وقت تیمم درست ہے۔ وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں، دونوں کا ایک ہی طریقہ ہے۔

مسئلہ: تیمم کے لیے تیمم کا ارادہ ہونا ضروری ہے۔ تیمم کرتے وقت اپنے دل میں بس اتنا ارادہ کرے کہ میں پاک ہونے کے لیے تیمم کرتا ہوں یا نماز پڑھنے کے لیے تیمم کرتا ہوں تو تیمم ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر ایک نماز کے لیے تیمم کیا دوسرے وقت کی نماز بھی اس سے پڑھنا درست ہے اور قرآن مجید کا چھونا بھی اس تیمم سے درست ہے۔

مسئلہ: کسی کو نہانے کی ضرورت ہے اور وضو بھی نہیں ہے تو ایک ہی تیمم کرے، الگ الگ تیمم کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ: کسی نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا تو نماز کا دہرانا واجب نہیں، وہی نماز درست ہو گئی۔

مسئلہ: اگر پانی ایک میل شرعی سے دور نہیں لیکن وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پانی لینے کو جائے گا تو وقت جاتا رہے گا تو بھی تیمم درست نہیں۔ پانی لا کر وضو کرے اور قضا پڑھے۔

مسئلہ: پانی موجود ہوتے وقت قرآن مجید کو چھونے کے لیے تیمم کرنا درست نہیں۔

مسئلہ: اگر آگے چل کر پانی ملنے کی امید ہو تو بہتر ہے کہ اول وقت نماز

نہ پہنچے بلکہ پانی کا انتظار کرے لیکن اتنی دیر نہ لگائے کہ وقت مکروہ ہوجائے۔

مسئلہ: اگر پانی پاس ہے لیکن یہ ڈر ہے کہ اگر ریل پر سے اترے گا تو ریل چل پڑے گی تب بھی تیمم درست ہے۔ یا سانپ وغیرہ کوئی جانور پانی کے پاس ہے جس سے پانی نہیں مل سکتا تو بھی تیمم درست ہے۔

مسئلہ: سامان کے ساتھ پانی بندھا تھا لیکن یاد نہ رہا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر یاد آیا تو اب نماز دُہرانا واجب نہیں۔

مسئلہ: جتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اُن سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی مل جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تیمم کر کے آگے چلا اور پانی ایک میل شرعی سے کم فاصلہ پر رہ گیا تو بھی تیمم ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: اگر وضو کا تیمم ہے تو وضو کے موافق پانی ملے گا تب تیمم ٹوٹے گا اگر پانی کم ملا تو تیمم نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: اگر راستہ میں پانی ملا لیکن اس کو پانی کی کچھ خبر نہ ہوئی کہ یہاں پانی ہے تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا۔ اسی طرح اگر راستہ میں پانی ملا اور معلوم بھی ہو گیا لیکن ریل پر سے نہ اتر سکا تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: اگر بیماری کی وجہ سے تیمم کیا تو جب بیماری جاتی رہی تو تیمم ٹوٹ جائے گا اب وضو کرنا اور غسل کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: پانی نہیں ملا اس وجہ سے تیمم کر لیا۔ پھر ایسی بیماری ہو گئی کہ جس سے

پانی نقصان کرتا ہے۔ اب اور پانی مل گیا تو اب وہ تیمم باقی نہیں رہا جو پانی نہ ملنے کی وجہ سے کیا تھا، پھر سے تیمم کرے۔

مسئلہ: اگر نہانے کی ضرورت تھی اس لیے غسل کیا لیکن ذرا سا بدن سوکھا رہ گیا اور پانی ختم ہو گیا تو ابھی وہ پاک نہیں ہوا اس لیے اس کو تیمم کر لینا چاہیے جب کہیں نہانے کو پانی ملے تو اتنی سوکھی جگہ دھولے پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ: کسی کا کپڑا یا بدن نجس ہے اور وضو کی بھی ضرورت ہے اور پانی تھوڑا ہے تو بدن اور کپڑا دھولے اور وضو کے عوض تیمم کرلے۔

مسئلہ: کنوئیں سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہ ہو، نہ پانی مٹکے وغیرہ میں ہو اور کوئی چیز پانی نکالنے کی نہ ہو اور مٹکا جھکا کر بھی نہ لے سکتا ہو اور ہاتھ نجس ہوں اور کوئی دوسرا شخص ایسا نہ ہو جو اس کے ہاتھ دھلا دے ایسی حالت میں تیمم درست ہے۔

مسئلہ: اگر وہ عذر جس کی وجہ سے تیمم کیا گیا ہے، آدمیوں کی طرف سے ہو تو جب وہ عذر جاتا رہے تو جس قدر نمازیں اس تیمم سے پڑھی ہیں سب دوبارہ پڑھنی چاہئیں۔ مثلاً کوئی شخص جیل خانہ میں ہو اور جیل کے ملازم اس کو پانی نہ دیں یا کوئی اس سے کہے کہ اگر تو وضو کرے گا تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا تو اس تیمم سے جو نماز پڑھی ہے اس کو پھر دہرانا پڑے گا۔

مسئلہ: ایک مقام سے اور ایک ڈھیلے سے چند آدمی یکے بعد دیگرے تیمم کریں تو درست ہے۔

مسئلہ: جو شخص پانی اور مٹی دونوں کے استعمال پر قادر نہ ہو، خواہ پانی اور مٹی نہ ہونے کی وجہ سے یا بیماری سے تو اس کو چاہیئے کہ نماز بلا طہارت پڑھ لے پھر اس کو طہارت سے لوٹا دے، مثلاً کوئی شخص ریل میں ہو اور نماز کا وقت آجائے اور پانی، مٹی اور مٹی کا برتن یا گرد و غبار نہ ہو اور نماز کا وقت جاتا ہو تو ایسی حالت میں بلا طہارت نماز پڑھ لے۔

مسئلہ: جس شخص کو اخیر وقت تک پانی ملنے کا یقین یا گمان غالب ہو اس کو نماز کے اخیر وقتِ مستحب تک پانی کا انتظار کرنا مستحب ہے، مثلاً کوئی شخص ریل پر سوار ہو اور یقیناً یا ظناً معلوم ہو کہ اخیر وقت تک ریل ایسے اسٹیشن پر پہنچ جائے گی جہاں پانی مل سکتا ہے تو انتظار مستحب ہے۔

پانی کے مسائل میں کارآمد اصول

(اصل-۱) الاصل فی الماء الطهارة (اصل پانی میں پاکی ہے)

پانی اصل میں پاک ہے اور جب تک کسی دلیل سے اس کا ناپاک ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھا جائے گا۔

مثال: جنگل میں گڑھوں میں جو پانی بھرا رہتا ہے تاوقتیکہ قرائن سے اسکے

ناپاک ہونے کا یقین ہو جائے پاک ہے۔

(اصل ۲)، اَلْیَقِیْنُ لَا یَزُوْلُ بِالشَّكِّ (یقین شک سے نہیں جاتا)

جس بات کا یقین ہو اس کو محض وہم یا شک سے چھوڑنا نہ چاہیے۔

مثال: کسی مکان میں پاک پانی رکھا ہوا ہے وہاں سے کتا نکلتے ہوئے دیکھا۔ کتے کو پانی پیتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ کسی قرینے سے اس کا پینا معلوم ہوا۔ اگر گمان ہوتا ہے کہ شاید کتے نے پانی پی لیا ہو تو وہ پاک ہے۔ اس لیے کہ پانی کا پاک ہونا یقینی ہے۔ ناپاک ہونے کا شک ہوا تو اس شک سے یقین نہ جائے گا۔

(اصل ۳)، غَالِبُ الظَّنِّ مُلْحَقٌ بِالْیَقِیْنِ (گمان غالب یقین کا حکم رکھتا ہے) یقین کی طرح گمان غالب بھی محض وہم وخیال سے چھوڑا نہ جائے گا۔

مثال: کسی پانی کو دو مسلمان پاک کہیں اور ایک عورت یا کافر اس کو ناپاک بتائے تو وہ پانی پاک ہے۔ دو مسلمانوں کے کہنے سے اس کے پاک ہونے کا گمان غالب ہے اور ایک عورت یا کافر کے کہنے سے اس کے ناپاک ہونے کا شک ہے۔ اس لیے اس کے پاک ہونے کا حکم دیں گے۔

(اصل ۴)، اَلْاَصْلُ بَقَاءُ مَا كَانَ عَلٰى مَا كَانَ (اصل یہ ہے کہ ہر چیز اپنی پہلی حالت پر باقی رہتی ہے) ہر چیز اپنی پہلی حالت پر باقی

سمجھی جائے گی جب تک کہ اس کی پہلی حالت کا چلا جانا کسی دلیل سے معلوم نہ ہو۔

مثال : گھڑے سے گلاس میں پانی لیا، گلاس کے پانی میں نجاست دیکھی تو گھڑے کے پانی کو ناپاک نہیں کہیں گے۔ گھڑے کا پانی پاک تھا اب بھی پاک رہے گا اور نجاست شاید گلاس میں ہو۔ ہاں گلاس دھو کر دیکھ کر پانی لیا جائے تو پھر یقیناً نجاست گھڑے میں سمجھی جائے گی۔

(اصل ۵) : اَلْاَصْلُ اِضَافَةُ الْحَادِثِ اِلٰی اَقْرَبِ اَوْقَاتِہٖ

(اصل یہ ہے کہ نئی پیدا ہوئی چیز کو کہیں گے کہ ابھی وقت پیدا ہوئی ہے)

جو چیز کہ نئی پیدا ہوئی ہو اور اس کے پیدا ہونے کا وقت معلوم نہ ہو تو اس کو سمجھیں گے کہ ابھی پیدا ہوئی ہے۔

مثال : کنویں میں مرا ہوا چوہا دیکھا جائے اور گرنے کا وقت کسی قرینے سے معلوم نہ ہو تو اس کنویں کے پانی کو دیکھنے کے وقت سے ناپاک کہیں گے اور اس سے پیشتر اس پانی سے جو وضو یا غسل کیا گیا ہے سب کو جائز کہیں گے۔

(اصل ۶) : اَلْمَشَقَّةُ تَجْلِبُ التَّیْسِیْرَ (سختی سے آسانی ہو جاتی ہے) قیاسی احکام ضرورت اور حرج کے وقت بدل سکتے ہیں۔

مثال : پرندوں کی بیٹ ناپاک ہے کنویں میں گر جائے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا اس لیے کہ اگر کنویں کے پانی کو ناپاک کہیں تو بہت دقت ہوگی کیونکہ

پرندوں کی بیٹ سے کنویں کی حفاظت مشکل ہے۔

(اصل ۷) لَا مَسَاغَ لِلْاِجْتِهَادِ فِي مَوْرِدِ النَّصِّ (شرعی حکم میں عقل کو دخل نہیں) شرعی حکم کو عقل کے خلاف سمجھ کر رد نہیں کرسکتے۔

مثال: کنویں میں مرا ہوا چوہا نکلے تو بیس ڈول کھینچنے سے پاک ہوجاتا ہے۔ بیس ڈول سے تمام پانی کا پاک ہونا سمجھ میں نہیں آتا تو یوں نہ کہیں گے کہ بیس ڈول سے پانی پاک نہیں ہوتا۔

(اصل ۸) مَا ثَبَتَ عَلَى خِلَافِ الْقِيَاسِ فَغَيْرُهُ لَا يُقَاسُ عَلَيْهِ۔ (جو حکم قیاس کے خلاف ہو اس کو دوسری جگہ جاری نہیں کرتے) شریعت کا جو حکم خلاف قیاس کے ہو اس کو دوسری چیز کے لیے ثابت نہیں کرسکتے۔

مثال: پانی سے وضو اور غسل درست ہے۔ عرق سے جو پانی کے مثل ہے وضو اور غسل کو درست نہ کہیں گے۔

(اصل ۹) اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِيْحُ الْمَحْذُوْرَاتِ (حاجت ناجائز چیزوں کو جائز کردیتی ہے) ممنوع اور ناجائز چیزیں ضرورت کے وقت جائز ہوجاتی ہیں۔

مثال: تشنگی میں جان پر آبنے تو ناپاک پانی پینا درست ہے۔

(اصل ۱۰) اَلْعِبْرَةُ لِلْغَالِبِ لَا لِلْمَغْلُوْبِ (اعتبار غالب کا

ہوتا ہے نہ مغلوب کا) چند چیزیں جب مل جائیں تو ان میں جو غالب ہے اس کا حکم اور مجموعہ کا حکم ایک ہی ہے۔

مثال: مستعمل اور طاہر پانی اگر مل جائیں اور مستعمل زیادہ ہو تو کل پانی مستعمل سمجھا جائے گا۔ اور اگر طاہر زیادہ ہو تو کل پانی طاہر سمجھا جائے گا۔ پاک چیز اگر پانی میں مل جائے اور پانی کی رقت وسیلان کو کھو دے یا پانی کے مزے اور رنگ یا رنگ اور بو یا بو اور مزے کو بدل دے تو سمجھا جائے گا کہ وہ چیز پانی پر غالب ہے اور اس پانی کو ماء مطلق نہ کہیں گے۔ (علم الفقہ، مرتبہ عبدالشکور فاروقی لکھنوی)

معذور کے احکام

جس کی ایسی نکسیر پھوٹی ہو کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی یا کوئی ایسا زخم ہے کہ برابر بہتا رہتا ہے۔ کسی وقت بہنا بند نہیں ہوتا یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا ہے۔ اتنا وقت نہیں ملتا کہ وضو سے نماز پڑھ سکے تو ایسے شخص کو معذور کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر لیا جائے جب تک وقت رہے گا تب تک اس کا وضو باقی رہے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کی ایسی نکسیر پھوٹی کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی۔ اس نے ظہر کے وقت وضو کر لیا تو جب تک ظہر کا وقت رہے گا اس کا وضو نہ ٹوٹے گا۔ جب یہ وقت چلا گیا، دوسری نماز کا وقت آ گیا تو اب دوسرے وقت دوسرا وضو کرنا چاہیے

اسی طرح ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے اور اس وضو سے فرض، نفل

جو نماز چاہے پڑھے۔

مسئلہ: اگر فجر کے وقت وضو کیا تو سورج نکلنے کے بعد اس وضو سے

نماز نہیں پڑھ سکتا۔ دوسرا وضو کرنا چاہیے اور جب سورج نکلنے کے بعد وضو

کیا تو اس وضو سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے۔ ظہر کے وقت دوسرا وضو

کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب عصر کا وقت آئے گا تب نیا وضو کرنا پڑیگا۔

مسئلہ: کسی کے ایسا زخم تھا کہ ہر وقت بہا کرتا تھا۔ اس نے وضو کیا

پھر دوسرا زخم پیدا ہو گیا اور بہنے لگا تو وضو ٹوٹ گیا پھر سے وضو کرے۔

مسئلہ: آدمی معذور جب بنتا ہے اور یہ حکم اس وقت لگاتے ہیں کہ جب

پورا ایک نماز کا وقت اسی طرح گزر جائے کہ خون برابر بہا کرے اور اتنا بھی

وقت نہ ملے کہ اس وقت کی نماز طہارت سے پڑھ سکے۔ اگر اتنا وقت مل گیا

کہ اس میں طہارت سے نماز پڑھ سکتا ہے تو اس کو معذور نہ کہیں گے البتہ

جب پورا ایک وقت اسی طرح گزر گیا کہ اس کو طہارت سے نماز پڑھنے کا

موقع نہیں ملا۔ یہ معذور ہو گیا۔ اب اس کا وہی حکم ہے کہ ہر وقت نیا وضو

کر لیا کرے۔ پھر جب دوسرا وقت آئے تو اس میں ہر وقت خون کا بہنا شرط

نہیں ہے بلکہ وقت بھر میں اگر ایک دفعہ بھی خون آ جایا کرے اور سارے وقت

بند رہے تو بھی معذور باقی رہے گا۔ ہاں اگر اس کے بعد ایک پورا وقت ایسا

گزر جائے جس میں خون بالکل نہ آئے تو اب معذور نہیں رہا۔ اب اس کا حکم یہ ہے کہ جتنی دفعہ خون نکلے گا وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: ظہر کا وقت ہو گیا تھا تب زخم وغیرہ کا خون بہنا شروع ہوا تو اخیر وقت تک انتظار کرے۔ اگر بند ہو جائے تو خیر نہیں تو وضو کر کے نماز پڑھ لے پھر اگر عصر کے پورے وقت میں اسی طرح بہا کہ نماز پڑھنے کی مہلت نہیں ملی تو اب عصر کا وقت گزرنے کے بعد معذور ہونے کا حکم دیں گے اور عصر کے وقت کے اندر ہی اندر بند ہو گیا تو وہ معذور نہیں ہے جو نمازیں اتنے وقت میں پڑھی ہیں وہ درست نہیں ہوئیں، پھر سے پڑھے۔

مسئلہ: ایسے معذور نے پیشاب یا پاخانے کی وجہ سے وضو کیا۔ اور جس وقت وضو کیا تھا اس وقت خون بند تھا جب وضو کر چکا تب خون آیا تو اس خون کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ البتہ جو وضو نکسیر وغیرہ کے سبب سے کیا ہے خاص وہ وضو نکسیر کی وجہ سے نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: اگر یہ خون وغیرہ کپڑے میں لگ جائے تو دیکھو ایسا ہے کہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی لگ جائے گا تو اس کا دھونا واجب نہیں ہے۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ اتنی جلدی نہ بھرے گا بلکہ نماز طہارت سے ادا ہو جائے گی تو کم از کم ہتھیلی کے گہراؤ کے برابر لگنے پر دھونا واجب ہے اور اگر اتنی جگہ سے بڑھ جائے تو دھونا فرض ہے اور بغیر دھوئے نماز نہ ہوگی۔

(مسائل بہشتی زیور)

مسجد کے احکام

مسجد میں داخل ہونے کا طریقہ : جب نمازی مسجد میں داخل ہو تو پہلے بائیں پاؤں سے جوتی اتار کر پاؤں جوتی کے اوپر رکھے اور پھر داہنے پاؤں کی جوتی اتار کر داہنا پاؤں مسجد کے اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اور مسجد میں داخل ہوتے وقت نفلی اعتکاف کی نیت کرنا چاہیے جتنی دیر تک مسجد میں ٹھہرا رہے اس کو اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔

مسجد میں شور و غل، لڑائی جھگڑا اور اونچی آواز سے باتیں نہیں کرنا چاہیے کیونکہ مسجد میں دنیاوی بات چیت کرنے سے عمل برباد ہو جاتے ہیں۔

مسجدوں کو ہر طرح کی گندگی اور غلاظت سے پاک و صاف رکھا جائے اسی طرح پیاز اور لہسن کھا کر کوئی شخص مسجد میں داخل نہ ہو اس سے نمازیوں اور فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

اسی طرح مسجد میں ہوا خارج ہونے سے بھی بچنے کی بڑی تاکید آئی ہے۔ مسجد میں بیٹھ کر ذکر اللہ اور نوافل میں مشغول رہنا چاہیے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ مسجدوں سے محبت رکھنے والوں کو اللہ کریم قیامت کے روز اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دیں گے۔ (بخاری و مسلم)

مسجد سے نکلنے کا طریقہ: جب نمازی مسجد سے نکلے تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

اذان کی فضیلت

ارشادِ الٰہی ہے: "اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو خدا کی طرف بلائے اور نیک کام کرے۔" (حٰم سجدۃ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اذان دینے کا جو کچھ اجر ہے اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو اس کے دینے کے لیے آپس میں قرعہ اندازی کریں۔ (مسلم شریف)

فرمایا: ہر جن ہر انسان اور دوسری اشیا جو موذن کی آواز کو سنتے ہیں قیامت کے روز اس کے اذان دینے کی گواہی دیں گے۔ اور فرمایا: جو شخص محض ثواب کی غرض سے سات برس تک اذان کہے، اس کے لیے دوزخ سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔ (ترمذی شریف)

نیز ارشاد فرمایا: موذنوں کی گردنوں میں مسلمانوں کی دو چیزیں لٹکی ہوتی ہیں، ان کے روزے اور ان کی نماز یعنی ان کی اذان سے مسلمانوں کے روزے

اور نمازیں وابستہ ہیں اس لیے موذنوں کو چاہیے کہ وہ اپنے فرض کو احتیاط سے ادا کریں۔ (ابن ماجہ)

اذان کے کلمات

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ	نماز کی طرف آؤ۔
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ	نماز کی طرف آؤ۔
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ	کامیابی کی طرف آؤ۔
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ	کامیابی کی طرف آؤ۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ — اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ — اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ:

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ — نماز نیند سے بہتر ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ — نماز نیند سے بہتر ہے،

کہنا مستحب ہے۔ (مشکوٰۃ شریف و درمختار)

اور اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ:

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ — تحقیق نماز کھڑی ہوگئی،

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ — تحقیق نماز کھڑی ہوگئی، پڑھنا چاہیے

اذان اور اقامت کا جواب

اذان اور اقامت میں جواب کا طریقہ یہ ہے کہ اذان و اقامت پڑھنے والا جیسے کہے ویسے ہی سننے والے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ ہر کلمہ کہتے جائیں مگر جب وہ کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ یا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ تو سننے والے کہیں گے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور فجر کی اذان میں جب مؤذن اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے تو سننے والا یہ کہے کہ صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ (سچ کہا تو نے اور اچھا کیا

تو نے اور حق کے ساتھ بات کی تو نے) اور جب اقامت میں یہ سنے
قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃ تو سننے والا کہے اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا۔
مسئلہ: اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سن کر جو
انگوٹھے چومنے اور آنکھوں پر لگانے کا رواج ہے یہ خلافِ سنت رسم ہے
اس کو چھوڑ دینا چاہیے۔ جس حدیث کا حوالہ دیا جاتا ہے اس کو علامہ ابن طاہرؒ
نے تذکرہ میں کہا ہے کہ وہ صحیح نہیں ہے۔ (حوالہ کے لیے دیکھو مولد المجموعہ
فی الاحادیث الموضوعۃ مؤلفہ شوکانی)

اذان کے بعد کی دعا۔

مشہور صحابی حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اذان سننے
کے بعد یہ کہا۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ	اے اللہ اس کامل دعا اور کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما جس کا تو نے آپ سے وعدہ کر رکھا ہے

تو اس کے حق میں قیامت کے لیے میری شفاعت ضرور ہو گی۔

اس دُعاء کی فضیلت : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جس شخص نے (اذان کے بعد) یہ دُعا پڑھی اُس کے لیے قیامت کے دن
میری شفاعت حلال ہوگی"۔ (بخاری شریف)

اذان واقامت کے احکام

مسئلہ : فرض عین نمازوں کے لیے ایک بار اذان کہنا مَردوں پر
سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ مسافر ہو یا مقیم، جماعت کی نماز ہو یا تنہا، ادا نماز ہو یا
اور نمازِ جمعہ کے لیے دو بار اذان کہنا چاہیئے۔

مسئلہ : اگر نماز کسی ایسے سبب سے قضا ہوئی ہو جس میں عام لوگ
مُبتلا ہوں تو اس کی اذان اعلان کے ساتھ دی جائے۔

مسئلہ : مُسافر کے لیے اگر اس کے تمام ساتھی موجود ہوں تو اذان کہنا
مُستحب ہے، سُنّتِ مؤکدہ نہیں۔

مسئلہ : جو شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے، تنہا یا جماعت سے، اس کے
لیے اذان اور اقامت دونوں مستحب ہیں بشرطیکہ محلّہ کی مسجد میں اذان اور
اقامت ہو چکی ہو۔ اس لیے کہ محلّہ کی اذان اور اقامت تمام محلّہ والوں کو
کافی ہے۔

مسئلہ : جس مسجد میں اذان اور اقامت ہو چکی ہو اس میں اگر نماز پڑھی

جائے تو اذان اور اقامت کا کہنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر اس مسجد میں کوئی مؤذن اور امام مقرر نہ ہوں تو مکروہ نہیں بلکہ افضل ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایسے مقام پر جہاں جمعہ کی نماز کے شرائط پائے جاتے ہوں اور جمعہ ہوتا ہو، ظہر کی نماز پڑھے تو اس کو اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: عورتوں کو اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے، خواہ جماعت سے نماز پڑھیں یا تنہا۔

مسئلہ: فرض عین نمازوں کے سوا اور کسی نماز کے لیے اذان اقامت مسنون نہیں خواہ فرض کفایہ ہو جیسے جنازہ کی نماز یا واجب جیسے وتر اور عیدین یا نفل ہو جیسے اور نمازیں۔

مسئلہ: جمعہ کی پہلی اذان سن کر تمام کاموں کو چھوڑ کر جمعہ کی نماز کے لیے جامع مسجد جانا واجب ہے۔ خرید و فروخت یا اور کسی کام میں مشغول ہونا حرام ہے۔

مسئلہ: اقامت کا جواب دینا بھی مستحب ہے واجب نہیں اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہے۔

مسئلہ: آٹھ صورتوں میں اذان کا جواب نہ دینا چاہیے (۱) نماز کی حالت میں (۲) خطبہ سننے کی حالت میں خواہ خطبہ جمعہ کا ہو یا کسی اور چیز کا (۳، ۴) حیض اور نفاس میں، یعنی ضروری نہیں (۵) علم دین پڑھنے یا پڑھانے کی حالت

میں (۶) جماع کی حالت میں (۷) پیشاب پاخانہ کی حالت میں (۸) کھانا کھانے کی حالت میں یعنی ضروری نہیں۔ ہاں بعد ان چیزوں کی فراغت کے اگر اذان ہوئے زیادہ عرصہ نہ گزرا ہو تو جواب دینا چاہیے ورنہ نہیں۔

نماز کی شرطوں کا بیان

مسئلہ: نماز کے شروع کرنے سے پہلے کئی چیزیں واجب ہیں۔ اگر وضو نہ ہو تو وضو کرے، نہانے کی ضرورت ہو تو غسل کرے۔ بدن یا کپڑے پر کوئی نجاست لگی ہو تو اس کو پاک کرے۔ جس جگہ نماز پڑھتا ہے وہ جگہ بھی پاک ہونا چاہیے۔ عورت فقط منہ اور ہتھیلی اور دونوں پیر کے سوا سر سے پیر تک سارا بدن خوب ڈھانک لے۔ قبلہ کی طرف منہ کرے۔ جس نماز کو پڑھنا چاہتا ہے اس کی نیت یعنی دل سے ارادہ کرے۔ وقت داخل ہونے کے بعد نماز پڑھے۔ یہ سب چیزیں نماز کے لیے شرط ہیں۔ اگر اس میں سے ایک چیز بھی چھوٹ جائے گی تو نماز نہ ہو گی۔

مسئلہ: عورت کو باریک زیب تن یا جالی وغیرہ کا بہت باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھنا درست نہیں۔

مسئلہ: اگر نماز پڑھتے وقت عورت کی چوتھائی پنڈلی یا چوتھائی ران یا چوتھائی بازو کھل جائے اور اتنی دیر کھلا رہے جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہہ

سکے تو نماز جاتی رہی۔ پھر سے پڑھے اور اگر اتنی دیر نہیں لگی بلکہ کھلتے ہی ڈھک لی تو نماز ہو گئی۔ اسی طرح جتنے بدن کا ڈھانکنا واجب ہے اس میں سے چوتھائی عضو کھل جائے گا تو نماز نہ ہو گی۔

مسئلہ: جو لڑکی ابھی جوان نہیں ہوئی اگر اس کی اوڑھنی سرک گئی اور اس کا سر کھل گیا تو اس کی نماز ہو گئی۔

مسئلہ: کپڑے یا بدن پر کچھ نجاست لگی ہے لیکن پانی نہیں ملتا تو اسی طرح نجاست کے ساتھ نماز پڑھ لے۔

مسئلہ: اگر کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو ننگا نماز پڑھے لیکن ایسی جگہ پڑھے کہ کوئی دیکھ نہ سکے اور کھڑے ہو کر نہ پڑھے بلکہ بیٹھ کر پڑھے۔ اور رکوع اور سجود کو اشارہ سے ادا کرے۔

مسئلہ: مسافرت میں کسی کے پاس تھوڑا سا پانی ہے۔ اگر نجاست دھوتا ہے تو وضو کے لیے نہیں بچتا اور اگر وضو کرے تو نجاست پاک کرنے کے لیے پانی نہ بچے گا تو اس پانی سے نجاست دھو ڈالے پھر وضو کے لیے تیمم کر لے۔

مسئلہ: ظہر کی نماز پڑھی لیکن جب پڑھ چکا تب معلوم ہوا کہ جس وقت نماز پڑھی تھی اُس وقت ظہر کا وقت نہیں رہا تھا بلکہ عصر کا وقت آ گیا تھا تو اب پھر قضا پڑھنا واجب نہیں بلکہ وہی نماز جو پڑھی ہے قضا میں آ جائیگی

مسئلہ: اور اگر وقت داخل ہونے سے پہلے ہی نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوئی

مسئلہ: زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ دل میں جب اتنا سوچ لے کہ ظہر کی سنت پڑھتا ہوں بس اتنا خیال کر کے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے تو نماز ہو جائے گی جو لمبی چوڑی نیت لوگوں میں مشہور ہے اس کا کہنا کچھ ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر زبان سے نیت کہنا چاہے تو اتنا کہہ لینا کافی ہے نیت کرتا ہوں آج کے ظہر کے فرض کی اللہ اکبر یا نیت کرتا ہوں ظہر کی سنتوں کی اللہ اکبر

مسئلہ: اگر دل میں تو یہی خیال کرتا ہے کہ میں ظہر کی نماز پڑھتا ہوں لیکن ظہر کی جگہ عصر کا وقت نکل گیا تو بھی نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر بھولے سے چار رکعت کی جگہ چھ رکعت یا تین زبان سے نکل جائے تو بھی نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر کئی نمازیں قضا ہو گئی ہوں اور قضا پڑھنے کا ارادہ کیا تو وقت مقرر کر کے نیت کرے یعنی نیت کرے کہ میں فجر کے فرض کی قضا پڑھتا ہوں اگر ظہر کی قضا پڑھتا ہو تو یوں نیت کرے کہ ظہر کے فرض کی قضا پڑھتا ہوں اگر فقط اتنی نیت کر لی کہ میں قضا نماز پڑھتا ہوں اور خاص اس وقت کی نیت نہیں کی تو قضا صحیح نہ ہو گی پھر سے پڑھنا پڑے گی۔

مسئلہ: اگر کئی دن کی نمازیں قضا ہو گئیں تو دن تاریخ بھی مقرر کر کے

نیت کرنا چاہیئے۔ جیسے کسی کی ہفتہ، اتوار، پیر اور منگل چار دن کی نمازیں جاتی رہیں تو اب فقط اتنی نیت کرنا کہ میں فجر کی نماز پڑھتا ہوں درست نہیں ہے بلکہ یوں نیت کرے کہ ہفتہ کی فجر کی قضا پڑھتا ہوں، پھر ظہر پڑھتے وقت کہے ہفتہ کی ظہر کی قضا پڑھتا ہوں۔ اسی طرح کہتا جائے۔ اگر کئی مہینے یا کئی سال کی نمازیں قضا ہوں تو مہینے اور سال کا بھی نام لے اور کہے کہ فلاں سال کے فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کی فجر کی قضا پڑھتا ہوں۔ بغیر اس طرح نیت کے قضا صحیح نہیں ہوتی۔

مسئلہ: اگر کسی کو دن، تاریخ، مہینہ، سال کچھ یاد نہ ہوں تو یوں نیت کرے کہ فجر کی نمازیں جتنی میرے ذمہ قضا ہیں ان میں سے جو سب سے اول ہے اس کی قضا پڑھتا ہوں یا ظہر کی جتنی نمازیں میرے ذمہ قضا ہیں ان میں سے جو سب سے اول ہے اس کی قضا پڑھتا ہوں۔ اسی طرح نیت کر کے برابر قضا پڑھتا رہے۔ جب دل گواہی دے دے کہ اب سب نمازیں جتنی جاتی رہی تھیں سب کی قضا پڑھ چکا ہوں تو قضا پڑھنا چھوڑ دے۔

مسئلہ: سنت اور نفل کی نماز میں فقط اتنی نیت کر لینا کہ میں نماز پڑھتا ہوں سنت اور نفل ہونے کی کچھ نیت نہیں کی تو بھی درست ہے مگر سنت تراویح کی نیت کر لینا احتیاط کی بات ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی چادر اس قدر بڑی ہو اس کا نجس حصہ نماز پڑھنے والے

کے اُٹھنے بیٹھنے سے حرکت کرے تو کچھ حرج نہیں۔ اگر نماز پڑھنے والے کے پاس کوئی ایسی نجس چیز ہو جو اپنی جائے پیدائش میں ہو اور خارج میں اُس کا اثر موجود نہ ہو تو کچھ حرج نہیں جیسے گندا انڈا جس کی زردی خون ہو گئی ہو نماز پڑھنے والے کے پاس ہو تو کچھ حرج نہیں۔ اس لیے کہ اس کا خون اُسی جگہ ہے جہاں پیدا ہوا ہے خارج میں اس کا کوئی اثر نہیں۔

مسئلہ: نماز پڑھنے کی جگہ نجاست حقیقیہ سے پاک ہونی چاہیے۔ ہاں اگر نجاست بقدر معافی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ نماز پڑھنے کی جگہ سے وہ مقام مراد ہے جہاں نماز پڑھنے والے کے پیر رہتے ہیں اور اسی طرح سجدہ کرنے کی حالت میں جہاں گھٹنے اور ہاتھ اور پیشانی اور ناک رہتی ہے۔

مسئلہ: اگر صرف ایک پیر کی جگہ پاک ہو اور دوسرے پیر کو اٹھائے رہے تب بھی کافی ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کپڑے پر نماز پڑھی جائے تب بھی اس کا اسی قدر پاک ہونا ضروری ہے۔ پورے کپڑے کا پاک ہونا ضروری نہیں خواہ وہ کپڑا چھوٹا ہو یا بڑا۔

مسئلہ: اگر کسی نجس جگہ پر کوئی کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جائے تو اس میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ کپڑا اس قدر باریک نہ ہو کہ اس کے نیچے کی چیز صاف طور پر اس سے نظر آئے۔

مسئلہ: اگر کپڑے کے استعمال سے معذوری بوجہ آدمیوں کے فعل سے

ہو تو جب معذوری باقی رہے گی، نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا۔ مثلاً کوئی شخص جیل میں ہو اور جیل کے ملازموں نے اس کے کپڑے اُتار لیے ہوں اور اگر آدمیوں کی طرف سے نہ ہو تو پھر اعادہ کی ضرورت نہیں مثلاً کسی کے پاس کپڑے ہی نہ ہوں۔

مسئلہ: اگر کسی کے پاس ایک کپڑا ہو کہ چاہے اس سے اپنے جسم کو چھپالے چاہے اس کو بچھا کر نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ اپنے جسم کو چھپالے اور نماز اسی نجس مقام پر پڑھ لے۔ اگر پاک جگہ میسر نہ ہو (مسائل بہشتی زیور)

اوقاتِ نماز

۱۔ فجر: فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے شروع ہو کر سورج نکلنے سے پہلے تک رہتا ہے، مردوں کے لیے اُجالا ہو جانے پر فجر کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔

پچھلی رات میں صبح ہوتے وقت ایک روشنی نکلنے کی جگہ (ستون کی طرح) بلند ہوتی ہے پھر یہ روشنی اُوپر سے نیچے اُترنے لگتی ہے اور نیچے سے شمالاً جنوباً پھیلنے لگتی ہے تب سے صبح صادق شروع ہو جاتی ہے اور اس کے پھیل جانے پر فجر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ (درمختار)

۲۔ ظہر: ظہر کی نماز کا وقت زوال یعنی سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا

ہے اور ہر چیز کا سایہ دو مثل یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت کے سایہ کے علاوہ اس چیز سے دوگنا ہو جانے سے پہلے تک رہتا ہے، ظہر کی نماز سردیوں میں جلدی اور گرمیوں میں دیر سے پڑھنا مستحب ہے۔ (درمختار)

۲۔ **عصر**: عصر کی نماز کا وقت ظہر کے بعد (دو مثل) سے شروع ہوکر غروب آفتاب سے پہلے تک رہتا ہے۔ دھوپ زرد پڑنے سے پہلے پہلے مستحب اور اس کے بعد مکروہ تحریمی ہو جاتا ہے۔

۴۔ **مغرب**: مغرب کی نماز کا وقت سورج غروب ہونے کے بعد سے شروع ہوکر مغرب کی طرف آسمان پر سرخی کے بعد سفید روشنی باقی رہنے تک رہتا ہے۔ اول وقت مستحب اور تارے نکل آنے پر مکروہ ہو جاتا ہے۔

سوال: غروب آفتاب کے بعد کتنی دیر تک عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے؟

جواب: یہ وقفہ ایک گھنٹہ اڑتیس ۳۸ منٹ سے کبھی زائد نہیں ہوتا اور ایک گھنٹہ اکیس ۲۱ منٹ سے کبھی کم نہیں ہوتا۔ جون کے مہینے میں وہ سب سے زائد یعنی ایک گھنٹہ اڑتیس ۳۸ منٹ کا ہوتا ہے اور ستمبر میں سب سے کم یعنی ایک گھنٹہ اکیس ۲۱ منٹ کا ہوتا ہے۔ (کفایت المفتی ص۴۲ ج۳)

۵۔ **عشاء**: عشاء کی نماز کا وقت سفید روشنی غائب ہو جانے کے بعد

سے شروع ہو کر صبح صادق سے پہلے تک رہتا ہے۔ تہائی رات تک مستحب، آدھی رات تک مباح اور اس کے بعد مکروہ تحریمی ہو جاتا ہے۔

نمازِ وتر: وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر صبح صادق سے پہلے تک رہتا ہے۔

بادل وغیرہ ہو تو فجر، ظہر، اور مغرب کی نماز ذرا دیر کر کے پڑھنا بہتر ہے اور عصر کی نماز میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

نقشہ نمازِ پنجگانہ

نام نماز	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تفصیل رکعات بعد فرض				[illegible]
				سنت	نفل	واجب	نفل	
فجر	٤	٢ مؤکدہ	٢	۰	۰	۰	۰	[illegible]
ظہر	١٢	٤ مؤکدہ	٤	٢	٢	۰	۰	
عصر	٨	٤ غیر مؤکدہ	٤	۰	۰	۰	۰	
مغرب	٧	۰	٣	٢	٢	۰	۰	
عشاء	١٧	٤ غیر مؤکدہ	٤	٢	٢	٣ وتر	٢	
جمعہ	١٤	٤	٢	٢+٤	٢			

دن رات میں ۱۷ رکعتیں فرض ہیں

اور ۳ رکعتیں وتر واجب ہیں

اور ۱۲ رکعتیں سنّت مؤکدہ

اور ۸ رکعتیں سنّت غیر مؤکدہ

اور ۶ رکعتیں نفل کی بنتی ہیں

اور یہ تعداد نمازِ جمعہ کے علاوہ ہے

اوقاتِ ممنوعہ

سُورج نکلتے وقت، سُورج ڈوبتے وقت اور ٹھیک دوپہر کو جبکہ سُورج درمیان میں ہوتا ہے کوئی نماز پڑھنا یا سجدہ کرنا منع ہے (عالمگیری) نمازِ جنازہ بھی (مسلم)

صبح صادق کے بعد (سوائے فجر کی سنّتوں کے) سُورج نکلنے تک عصر کی نماز کے بعد سُورج ڈوبنے تک (بخاری) خطبوں کے پڑھے جانے کے وقت عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن سُورج نکلنے کے بعد سے عیدین کی نماز پڑھنے تک کوئی سنّت یا نفل نماز پڑھنا یا نفل سجدہ کرنا جائز نہیں (تنویر الابصار) البتہ قضا نماز، نمازِ جنازہ اور سجدۂ تلاوت درست ہے[۱] (غنیہ) لیکن عصر کی

---

[۱] جائز سمجھنے کی صورت میں سجدۂ تلاوت اور قضا نماز ایک طرف ہو کر پڑھے تو بہتر ہے۔ علانیہ پڑھنا یا اپنی قضا نماز کا دوسروں سے ذکر کرنا مکروہ (تحریمی) ہے ۱۲ (درمختار)

نماز کے بعد جب سورج کا رنگ بدل جائے اور دھوپ پھیکی پڑ جائے تو سابقہ جنازہ کی نماز اور سابقہ تلاوت کا سجدہ درست نہیں اور اسی وقت تلاوت کی ہو یا اسی وقت جنازہ حاضر ہوا ہو تو سجدۂ تلاوت اور نمازِ جنازہ درست ہے۔ (درِّ مختار، شامی وغیرہ)

فرائضِ نماز

نماز میں کل تیرہ ۱۳ فرض ہیں:

ان میں سے سات نماز سے باہر کے ہیں جنہیں شرائطِ نماز کہتے ہیں اور چھ نماز کے اندر کے ہیں جنہیں ارکانِ نماز کہتے ہیں۔

شرائطِ نماز یہ ہیں:

۱. بدن کا پاک ہونا
۲. کپڑوں کا پاک ہونا
۳. جگہ کا پاک ہونا
۴. سترِ چھپانا
۵. نماز کا وقت ہونا
۶. قبلہ کی طرف منہ کرنا
۷. نیت یعنی نماز کا ارادہ کرنا

ارکانِ نماز یہ ہیں:

۱. تکبیرِ تحریمہ کہنا
۲. قیام (کھڑے ہو کر نماز پڑھنا)
۳. قرأت (قرآن شریف پڑھنا)
۴. رکوع کرنا

۵۔ دونوں سجدے کرنا

۶۔ قعدہ اخیرہ (نماز کے آخر میں التحیات کے مقدار بیٹھنا۔

واجباتِ نماز

نماز میں واجبات چودّہ ہیں :

۱۔ فرض نمازوں کی پہلی دُو رکعتوں کو قرأت کے لیے مقرر کرنا

۲۔ فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سُورۃ فاتحہ پڑھنا۔

۳۔ فرض نمازوں کی پہلی دُو رکعتوں میں اور واجب اور سُنّت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سُورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سُورۃ یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا۔

۴۔ سُورۃ فاتحہ کو سُورۃ سے پہلے پڑھنا۔

۵۔ قرأت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔

۶۔ قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

۷۔ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔

۸۔ تعدیلِ ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا

۹۔ قعدہ اُولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دُو رکعتوں کے بعد

تشہد کی مقدار بیٹھنا۔

۱۰۔ دونوں قعدہ میں تشہد پڑھنا۔

۱۱۔ امام کو فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں بلند آواز سے قرأت کرنا۔ اور ظہر و عصر کی نمازوں میں آہستہ پڑھنا۔

۱۲۔ لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا۔

۱۳۔ نماز وتر میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔

۱۴۔ دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

فرائض و واجباتِ نماز کے متعلق بعض ضروری مسائل

مسئلہ: مدرک پر قرأت نہیں۔ امام کی قرأت سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مقتدیوں کو امام کے پیچھے قرأت کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتوں سے ایک یا دو رکعت میں قرأت کرنا فرض ہے۔

مسئلہ: حاصل یہ کہ امام کے ہوتے ہوئے مقتدی کو قرأت نہ چاہیئے، ہاں مسبوق کے لیے چونکہ اس کی گئی ہوئی رکعتوں میں امام نہیں ہوتا اس لیے

اس کو قرأت چاہیئے۔

مسئلہ: سجدے کے مقام کو پیروں کی جگہ سے ایک بالشت سے زیادہ اونچا نہ ہونا چاہیئے. اگر ایک بالشت سے زیادہ اونچے مقام پر سجدہ کیا جائے تو درست نہیں. ہاں اگر مجبوری ہی پیش آجائے تو جائز ہے۔

مسئلہ: امام کو فجر کی دونوں رکعتوں میں، مغرب کی اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں، جمعہ، عیدین اور تراویح کی نمازیں اور رمضان کے وتر میں بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: منفرد کو فجر کی دونوں رکعتوں میں اور مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اختیار ہے کہ چاہے بلند آواز سے قرأت کرے یا آہستہ آواز سے آواز بلند ہونے کی فقہاء نے یہ حد رکھی ہے کہ کوئی دوسرا شخص سن سکے۔ اور آہستہ آواز کی یہ حد رکھی ہے کہ خود سن سکے دوسرا نہ سن سکے۔

مسئلہ: امام اور منفرد کو نماز ظہر اور عصر کی کل رکعتوں میں اور مغرب و عشاء کی اخیر رکعتوں میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: جو نفل نمازیں دن کو پڑھی جائیں ان میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہیئے اور جو نفلیں رات کو پڑھی جائیں ان میں اختیار ہے۔

مسئلہ: منفرد اگر فجر، مغرب، عشاء کی قضا دن میں پڑھے تو ان میں بھی اس کو آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے اور اگر رات کو قضا پڑھے تو

اس کو اختیار ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص مغرب یا عشاء کی پہلی دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ ملانا بھول جائے تو تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ پڑھنی چاہیئے اور ان رکعتوں میں بھی بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے اور اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ (مسائل بہشتی زیور)

نماز کی سُنّتیں

نماز میں اکیس سنتیں ہیں:

۱۔ تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔

۲۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال میں کھلی، کھڑی اور ہاتھ قبلہ رُخ رکھنا۔

۳۔ تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔

۴۔ امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رُکن سے دوسرے رُکن میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا۔

۵۔ سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر زیر ناف باندھنا۔

۶۔ ثنا پڑھنا۔

۷۔ تعوذ یعنی اَعُوذُ بِاللہ پڑھنا۔

۸۔ تسمیہ یعنی بسم اللہ پڑھنا۔

۹۔ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا۔

۱۰۔ آمین کہنا۔

۱۱۔ ثنا تعوذ، بسم اللہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا۔

۱۲۔ سنّت کے موافق قرأت کرنا یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنّت ہے اس کے موافق پڑھنا۔

۱۳۔ رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا۔

۱۴۔ رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا۔

۱۵۔ قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا۔

۱۶۔ سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا۔

۱۷۔ جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔

۱۸۔ تشہد میں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا۔

۱۹۔ قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد دُرود شریف پڑھنا۔

۲۰۔ دُرود کے بعد دُعا پڑھنا۔

۲۱۔ سلام کے لیے پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف مُنہ پھیرنا۔

مذکورہ بالا سنتوں کے چھوٹ جانے سے سہواً ہو یا عمداً نہ نماز ٹوٹتی ہے اور نہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ لیکن قصداً چھوڑ دینے پر انسان ملامت کا مستحق ہوتا ہے۔

مستحباتِ نماز

نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں:

۱۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا۔

۲۔ رکوع اور سجدہ میں تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا۔

۳۔ قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں کی پیٹھ پر اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے مونڈھوں پر نظر رکھنا۔

۴۔ کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا۔

۵۔ جمائی میں مُنہ بند کرنا اور کُھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پُشت سے مُنہ ڈھانپ لینا۔

مکروہاتِ نماز

۱. سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا، مثلاً چادر سر پر ڈال کر دونوں کنارے لٹکا دینا یا اچکن یا چوغہ بغیر اس کے کہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے جائیں مونڈھوں پر ڈال لینا۔

۲. کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لیے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا۔

۳. اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔

۴. معمولی کپڑوں میں جنھیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا نماز پڑھنا۔

۵. منہ میں روپیہ یا پیسہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قرأت کرنے سے مجبور نہ ہے اور اگر قرأت نہ کر سکے تو نماز بالکل نہیں ہوگی۔

۶. سستی اور بے پروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا۔

۷. پاخانہ یا پیشاب کی سخت حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا۔

۸. بالوں کو سر پر جمع کر کے چٹلا باندھنا (یعنی بالکل سے لے اوپر جوڑا باندھنا)

۹. کنکریوں کو ہٹانا لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مضائقہ نہیں۔

۱۰. انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں

میں ڈالنا۔

۱۱۔ کمر یا کولہے پر ہاتھ رکھنا۔

۱۲۔ قبلہ کی طرف سے منہ پھیر کر، یا صرف نگاہ سے ادھر اُدھر دیکھنا۔

۱۳۔ کتے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ اور گھٹنوں کو سینے سے ملا دینا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ دینا۔

۱۴۔ سجدہ میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا دینا مرد کے لیے مکروہ ہے۔

۱۵۔ کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی جانب منہ کیے ہوئے بیٹھا ہو۔

۱۶۔ ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا۔

۱۷۔ بلا عذر چار زانو آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔

۱۸۔ قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔

۱۹۔ آنکھوں کو بند کرنا لیکن اگر نماز میں خشوع و خضوع کے لیے بند کریں تو مکروہ نہیں۔

۲۰۔ امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا لیکن اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں۔

۲۱۔ اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا اور اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں ہے۔

۲۲. ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑا ہونا کہ جس میں جگہ خالی ہو۔

۲۳. جان دار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔

۲۴. ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا داہنی یا بائیں طرف یا سجدہ کی جگہ جان دار کی تصویر ہو۔

۲۵. آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا۔

۲۶. چادر یا کوئی اور کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکے۔

۲۷. نماز میں انگڑائی لینا یعنی سستی اتارنا۔

۲۸. پگڑی کے بل پر سجدہ کرنا۔

۲۹. سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

مفسداتِ نماز

مفسداتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی ٹوٹ جاتی ہے اور اسے لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے۔

اور مفسداتِ نماز یہ چیزیں ہیں:

۱. نماز میں کلام کرنا چاہے قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا بہت ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

۱۔ سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا تسلیم یا السلام علیکم یا اسی جیسا لفظ کہہ دینا۔

۲۔ سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو یرحمک اللہ یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا۔

۳۔ کسی بری خبر پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر الحمد للہ کہنا یا کسی عجیب خبر پر سبحان اللہ کہنا۔

۵۔ درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اوہ یا اُف کرنا۔

۶۔ اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قرأت بتانا۔

۷۔ قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔

۸۔ قرآن مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا۔

۹۔ عمل کثیر کرنا، یعنی کوئی ایسا عمل کرنا جس سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا۔

۱۰۔ کھانا، پینا قصداً ہو یا بھولے سے۔

۱۱۔ دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا۔

۱۲۔ قبلہ کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیرنا۔

۱۳۔ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔

۱۴۔ ستر اتنی دیر تک کھلا رہے جس میں ایک رکن یعنی تین بار تسبیح پڑھی

جا سکتی ہو۔

۱۵۔ دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے مثلاً یا اللہ مجھے سو روپے دے دے یا میری شادی کر دے۔

۱۶۔ درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ حروف ظاہر ہو جائیں۔

۱۷۔ بالغ آدمی کا نماز میں آواز سے ہنسنا۔

۱۸۔ امام سے آگے بڑھ جانا وغیرہ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طریقۂ نماز

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نماز پڑھے تو یہ خیال کر لے کہ شاید یہ تیری زندگی کی آخری نماز ہو۔

اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ .

یعنی نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔

جب نمازی نماز پڑھنا چاہے تو قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اگر ایسا نہ ہو تو یہ یقین ضرور ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہے ہیں اور اپنے دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلیوں کی مقدار جگہ چھوڑ دے اور پھر دل سے اس طرح نیت کرے کہ نیت کرتا ہوں

دو رکعت نماز فرض اللہ کے لیے منہ طرف قبلہ شریف کے پھر دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اس طرح اٹھائے کہ ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں اور انگلیاں جدا جدا اپنے حال پر ہوں اور انگوٹھے کانوں کی لو تک برابر ہوں اور نظر سجدہ کی جگہ پر ہو، اللہ اکبر کہتے ہوئے فوراً دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر انگوٹھے اور چھنگلی انگلی کے ساتھ بائیں پہنچے پر حلقہ باندھے اور تین انگلیاں کلائی پر رکھ دے اور پھر ثناء پڑھے!

ثناء یہ ہے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ.

"پاک ہیں آپ اے اللہ تعالیٰ اور تعریف آپ کے لیے ہے اور برکت والا ہے نام آپ کا اور بلند ہے بزرگی آپ کی اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔"

تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

"میں پناہ میں آتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے۔"

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔"

سُورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ
يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کو پالنے والا ہے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ مالک ہے قیامت کے دن کا ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ دکھا ہم کو راستہ سیدھا، راستہ اُن لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا نہ راستہ اُن لوگوں کا جن پر آپ نے غضب کیا اور نہ گمراہوں کا۔

پھر کوئی سُورۃ یا کم از کم تین چھوٹی آیتیں یا ایک لمبی آیت پڑھے۔

سُورۃ اخلاص: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

ترجمہ: کہو وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اُس نے کسی کو جنا، اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور کوئی بھی اُس کا ہمسر (برابر) نہیں ہے۔

پھر رکوع کرے یعنی جھکنے کے ساتھ تکبیر "اللہ اکبر" کہے اور رکوع میں

پورا پہنچنے تک تکبیر ختم کرے۔ اسی طرح اور رُکن بھی ادا کرے پھر کھولی ہوئی انگلیوں کے ساتھ گھٹنوں کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے اور دونوں پنڈلیوں کو سیدھا رکھے، ٹیڑھا نہ ہونے دے اور کمر کو بچھا کر سر کو کمر کے برابر رکھے،

سر نیچے نہ ہو اور نہ اوپر نکلا ہوا ہو اور نظر کو پاؤں کی پشت پر رکھے پھر تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ (پاک ہے میرا رب بزرگی والا) پڑھے۔ اور پھر سیدھا کھڑے ہو کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ (سُنتا ہے اللہ تعالیٰ جو اس کی تعریفیں کرتا ہے) رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (اے ہمارے رب! آپ ہی کے لیے سب تعریفیں ہیں) کہے اور سُبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہر جائے پھر جھکنے کے ساتھ ہی اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا شروع کرے اور سجدہ میں پورا پہنچنے تک ختم کرے۔ جب سجدہ میں جائے تو پہلے دونوں گھٹنوں کو زمین پر رکھے پھر دونوں ہاتھوں کو زمین پر اس طرح رکھے کہ کہنیاں زمین سے اونچی ہوں اور پہلو سے جُدا ہوں پھر ناک رکھے، پھر پیشانی اور سجدہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اس طرح کرے کہ انگوٹھے دونوں کانوں کی لَو کے برابر ہوں۔ انگلیوں کو ملا ہوا رکھے تاکہ قبلہ رُخ رہیں اور سجدہ میں دونوں پاؤں کی انگلیاں زمین پر لگی رہیں اگر اٹھ گئیں تو سجدہ نہیں ہوگا اور نظر کو ناک کے سرے پر رکھے پھر تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى (پاک ہے میرا رب بلند شان والا ہے) پڑھے اور سجدہ سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ، اور

مقدار سُبْحَانَ اللہ کہنے کے جلسہ کرے، پھر دوسری رکعت کے لیے اٹھے،
پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے، بغیر عذر کے ہاتھ ٹیک کر اٹھنا
صحیح نہیں جب کھڑا ہو جائے تو پہلے کی طرح ہاتھ باندھ کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد شریف اور کوئی دوسری سورۃ پڑھے مثلاً پہلی رکعت میں سورۃ تبّت پڑھی
ہے تو دوسری میں قل ہو اللہ پڑھے، اگر کسی کو ایک سورۃ یاد ہے دوسری
سورۃ یاد نہیں تو اس صورت میں دونوں رکعتوں میں وہی ایک سورۃ پڑھے۔
سورۃ ختم کرنے کے بعد پہلی رکعت کی طرح رکوع کرے اور قومہ اور سجدہ اور
جلسہ کرے۔ دوسرے سجدہ سے فارغ ہوتے ہی داہنا پاؤں کھڑا کر کے بایاں
پاؤں بچھا کر اس طرح بیٹھ جائے کہ کھڑے پاؤں کی اور ہاتھوں کی انگلیوں کو
اپنی حالت پر چھوڑ کر اپنے گھٹنوں پر قبلہ رُخ کر کے رکھے اور نظر کو اپنی
گود میں رکھے اور پڑھے:

تشہد

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

ترجمہ: تمام زبانی اور بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں لے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

دُرود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ رحمت بھیجیے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، اور آپؐ کی آل پر جیسا کہ آپ نے رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور اُن کی آل پر یقیناً آپ تعریف کے لائق بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ برکت نازل فرمایئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی آل پر جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور اُن کی آل پر۔ یقیناً آپ تعریف کے لائق بزرگی والے ہیں۔

دُعا

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا

وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۔

ترجمہ: "اے رب بنا مجھ کو نماز قائم کرنے والا اور میری اولاد میں سے بھی، اے رب ہمارے قبول کر میری دُعا، اے رب ہمارے بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن قائم ہو حساب"۔

پھر انسانوں، جنّوں اور فرشتوں سب کی نیّت کر کے داہنی طرف اس طرح مُنہ پھیرے کہ اپنے کندھے کو دیکھ لے پھر اسی طرح بائیں طرف مُنہ پھیرے اور دونوں طرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہہ کر نماز ختم کرے۔

اگر چار یا تین رکعتوں والی نماز ہے تو دو پہلی رکعتیں پڑھ کر قعدہ کرے عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھ کر تکبیر کہتا ہُوا کھڑا ہو جائے، اگر فرض نماز ہے تو آخری دو رکعتوں میں صرف الحمد شریف پڑھے۔ باقی سُنّت واجب نفل کی سب رکعتوں میں الحمد شریف کے ساتھ سُورۃ مِلا کر پڑھے۔

دُعاء بعد از سلام

جن فرضوں کے بعد سُنّتیں پڑھنی ہیں ان کا سلام پھیر کر یہ دُعاء پڑھیں!

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

ترجمہ: "اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے تو ہی برکت والا ہے اے بزرگی اور عزت والے"

ہر فرض نماز کے سلام پھیرنے کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ۔

ترجمہ: میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز ختم کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) جو رحمٰن و رحیم ہے، اے اللہ تو مجھ سے فکر اور رنج کو دور فرما دے۔ (حصن حصین)

اور جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں، ان میں سنتوں نفلوں سے فارغ ہو کر اور جن فرضوں کے بعد سنتیں نہیں ان کے سلام پھیرنے کے بعد:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ تین بار، کلمۂ شہادت ایک بار، آیت الکرسی ایک بار، سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار، اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۳۴ بار، اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اس کو بھی ایک بار پڑھیں اس کے بعد خوب عجز کے ساتھ اول اور آخر درود شریف پڑھ کے خدا تعالیٰ سے اپنی حاجات مانگیں، دعا بڑے خشوع اور خضوع سے

مانگنی چاہیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دُعا عبادت کا مغز ہے۔

نمازِ وتر کا بیان

مسئلہ: وتر کی نماز واجب ہے اور واجب کا مرتبہ قریب قریب فرض نماز کے ہے۔ چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔ اگر کبھی چھوٹ جائے تو جب موقع ملے تو فوراً اس کی قضا پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ: وتر کی تین رکعت ہیں۔ دو رکعتیں پڑھ کے بیٹھے اور التحیات پڑھے اور دُرود شریف بالکل نہ پڑھے بلکہ التحیات پڑھ چکنے کے بعد فوراً اٹھ کھڑا ہو جائے اور الحمد شریف اور سورت پڑھ کر اللہ اکبر کہے اور کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ لے۔ پھر دُعائے قنوت پڑھ کے رکوع کرے اور تیسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات، دُرود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ دُعائے قنوت یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ اِلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى

وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ؕ

مسئلہ: وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا چاہیئے۔

مسئلہ: اگر تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تب یاد آیا تو اب دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ نماز کے ختم پر سجدہ سہو کرے اور اگر رکوع چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اور دعائے قنوت پڑھ لے تب بھی خیر نماز ہوگئی لیکن ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا اور سجدہ سہو کرنا اس صورت میں بھی واجب ہے۔

مسئلہ: اگر بھولے سے پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے تیسری رکعت میں پھر پڑھنا چاہیئے اور سجدہ سہو بھی کرنا پڑے گا۔

مسئلہ: جس کو دعائے قنوت یاد نہ ہو یہ پڑھ لیا کرے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ یا تین دفعہ یہ کہہ لے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ! تین دفعہ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ کہہ لے تو نماز ہو جائے گی۔

خواتین کی نماز

عورتوں کی نماز مندرجہ ذیل معاملات میں مردوں سے مختلف ہے لہذا خواتین کو ان مسائل کا خیال رکھنا چاہیے:

(۱) خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیے کہ ان کے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہو، بعض خواتین اس طرح نماز پڑھتی ہیں کہ ان کے بال کھلے رہتے ہیں بعض خواتین کی کلائیاں کھلی رہتی ہیں، بعض خواتین کے کان کھلے رہتے ہیں، بعض خواتین اتنا چھوٹا دوپٹہ استعمال کرتی ہیں کہ اس کے نیچے بال لٹکے نظر آتے ہیں۔

یہ سب طریقے ناجائز ہیں، اور اگر نماز کے دوران چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ سُبحَانَ ربّیَ العَظِیم کہا جا سکے تو نماز ہی نہیں ہوگی اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔

(۲) خواتین کے لیے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے سے افضل ہے، اور برآمدے میں پڑھنا صحن سے افضل ہے۔

(۳) عورتوں کو نماز شروع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک نہیں بلکہ کندھوں تک اٹھانے چاہئیں اور وہ بھی دوپٹے کے اندر ہی سے اٹھانے چاہئیں،

دوپٹے سے باہر نہ نکلنے جائیں۔ (بہشتی زیور)

(۴) عورتیں ہاتھ سینے پر اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ دیں، انہیں مردوں کی طرح ناف پر ہاتھ نہ باندھنے چاہیئیں۔

(۵) رکوع میں عورتوں کے لیے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا ضروری نہیں، عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہیے۔

(۶) رکوع کی حالت میں مردوں کو انگلیاں گھٹنوں پر کھول کر رکھنی چاہیئیں لیکن عورتوں کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ انگلیاں ملا کر رکھیں یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

(۷) عورتوں کو رکوع میں اپنے پاؤں بالکل سیدھے نہ رکھنے چاہئیں بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑا ہونا چاہیے۔

(۸) مردوں کو حکم ہے کہ رکوع میں اُن کے بازو پہلوؤں سے جُدا اور تنے ہوئے ہوں لیکن عورتوں کو اس طرح کھڑا ہونا چاہیے کہ اُن کے بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔

(۹) عورتوں کو دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا چاہیے، خاص طور پر دونوں ٹخنے تقریباً مل جانے چاہئیں، پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ ہونا چاہیے۔

(۱۰) سجدے میں جاتے وقت مردوں کے لیے یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں اُس وقت تک وہ سینہ نہ جھکائیں لیکن

عورتوں کے لیے یہ طریقہ نہیں ہے وہ شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جا سکتی ہیں۔

(۱۱) عورتوں کو سجدہ اس طرح کرنا چاہیے کہ اُن کا پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے اور بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں نیز عورت پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انھیں دائیں طرف نکال کر بچھا دے۔

(۱۲) مردوں کے لیے سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھنا منع ہے، لیکن عورتوں کو کہنیوں سمیت پوری بانہیں زمین پر رکھ دینی چاہئیں۔

(۱۳) سجدوں کے درمیان اور التحیات پڑھنے کے لیے جب بیٹھنا ہو تو بائیں کولہے پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں اور دائیں پنڈلی پر رکھیں۔

(۱۴) مردوں کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ رکوع میں انگلیاں کھول کر رکھنے کا اہتمام کریں اور سجدے میں بند رکھنے کا اور نماز کے باقی افعال میں انھیں اپنی حالت پر چھوڑ دیں نہ بند کرنے کا اہتمام کریں نہ کھولنے کا، لیکن عورت کے لیے ہر حالت میں حکم یہ ہے کہ وہ انگلیوں کو بند رکھے یعنی اُن کے درمیان فاصلہ نہ چھوڑے۔ رکوع میں بھی، سجدے میں بھی، دو سجدوں کے درمیان بھی اور قعدوں میں بھی۔

(۱۵) عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے، اُن کے لیے اکیلی نماز پڑھنا ہی

بہتر ہے۔ البتہ اگر گھر کے محرم افراد گھر میں جماعت کر رہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جانے میں کچھ حرج نہیں لیکن اسے مردوں کے بالکل پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے برابر میں ہرگز کھڑی نہ ہو۔

(بشکریہ: مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ)

نماز کے چند اہم مسائل

سجدہ سہو کا بیان

کسی واجب کے سہوا چھوٹ جانے یا مکرر ہو جانے یا کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ سجدہ سہو کی صورت یہ ہے کہ تشہد پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔ پھر تشہد۔ درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

عیدین اور ہر بڑی جماعت میں سجدہ سہو ساقط ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اژدہام (بھیڑ) ہو جانے کی وجہ سے نماز میں گڑبڑ ہونے کا اندیشہ ہے۔

اگر کسی نے سجدہ سہو کے سلام کرنے سے پہلے التحیات کے بعد درود شریف اور دعا بھی پڑھ لی تو درست ہے بلکہ پڑھنا بہتر ہے اور سجدہ سہو کا حکم تمام نمازوں میں یکساں ہے۔

اسی طرح اگر کوئی شخص سجدۂ سہو کرنے کو بھی بھول جائے اور دونوں طرف سلام پھیر لے۔ اب جب اُس کو یاد آیا اگر اُس نے نماز کے خلاف کوئی کام نہ کیا ہو یعنی قبلے سے سینہ نہ پھیرا ہو یا بات نہ کی ہو تو اب سجدہ کرے نماز درست ہو جائے گی اور اگر خلافِ نماز کوئی کام یا بات کر لی ہو تو پھر سجدۂ سہو نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرلے۔

مسائل سجدۂ سہو

مسئلہ: نماز میں جتنی چیزیں واجب ہیں اُن میں سے ایک واجب یا کئی اور واجب اگر بھولے سے رہ جائیں تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے اور اسکے کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے۔ اگر سجدۂ سہو نہ کیا تو نماز پھر سے پڑھے۔

مسئلہ: اگر بھولے سے نماز کا کوئی فرض چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز درست نہیں ہوتی، پھر سے پڑھے۔

مسئلہ: سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت میں فقط التحیات پڑھ کے ایک طرف سلام پھیر کے دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف اور دُعا پڑھ کے دونوں طرف سلام پھیرے اور نماز ختم کرے۔

مسئلہ: کسی نے بھول کر سلام پھیرنے سے پہلے ہی سجدۂ سہو کرلیا تب بھی ادا ہو گیا اور نماز صحیح ہو گئی۔

مسئلہ: اگر بھولے سے دو رکوع کرلیے یا تین سجدے، تو سجدۂ سہو کرنا

واجب ہے۔

مسئلہ: نماز میں الحمد پڑھنا بھول گیا فقط سورت پڑھی اور پھر الحمد پڑھی تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول گیا تو پچھلی دونوں رکعتوں میں سورت ملائے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر پہلی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی تو پچھلی ایک رکعت میں سورت ملائے اور سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر پچھلی رکعتوں میں بھی سورت ملانا یاد نہ رہا یعنی نہ پہلی رکعتوں میں سورت ملائی نہ پچھلی رکعتوں میں، بالکل اخیر رکعت میں التحیات پڑھتے وقت یاد آیا کہ دو رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی تب بھی سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ: سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں سورت کا ملانا واجب ہے اس لیے اگر کسی رکعت میں سورت ملانا بھول جائے تو سجدۂ سہو کرلے۔

مسئلہ: الحمد پڑھ کر سوچنے لگا کہ کون سی سورت پڑھوں اور اس سوچ بچار میں اتنی دیر لگ گئی کہ جتنی دیر میں تین مرتبہ سُبحَانَ اللہ کہہ سکتا ہے تو بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔

مسئلہ: اگر بالکل اخیر رکعت میں التحیات اور درود شریف پڑھنے کے بعد شبہ ہوا کہ میں نے چار رکعتیں پڑھی ہیں یا تین، اسی سوچ میں خاموش بیٹھا

رہا اور سلام پھیرنے میں اتنی دیر لگ گئی جتنی دیر میں تین مرتبہ سُبحَانَ اللہ کہہ سکتا ہے پھر یاد آ گیا کہ میں نے چاروں رکعتیں پڑھ لیں تو اس صورت میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہو گیا۔

مسئلہ: جب الحمد اور سورت پڑھ چکا بھولے سے کچھ سوچنے لگا اور رکوع کرنے میں اتنی دیر ہوئی جتنی کہ اوپر بیان ہوئی تو بھی سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: اسی طرح اگر پڑھتے پڑھتے درمیان میں رک گیا اور کچھ سوچنے لگا اور سوچنے میں اتنی دیر لگ گئی یا جب دوسری یا چوتھی رکعت پر التحیات کے لیے بیٹھا تو فوراً التحیات شروع نہیں کی۔ کچھ سوچنے میں اتنی دیر لگ گئی۔ یا جب رکوع سے اٹھا تو دیر تک کھڑا کچھ سوچتا رہا یا دونوں سجدوں کے بیچ میں جب بیٹھا تو کچھ سوچنے میں اتنی دیر لگا دی تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے غرضیکہ جب بھولے سے کسی بات کے کرنے میں دیر کرے گا تو یا کسی بات کے سوچنے کی وجہ سے دیر لگ جائے گی تو سجدۂ سہو واجب ہو گا۔

مسئلہ: تین رکعت یا چار رکعت والی فرض نماز میں جب دو رکعت پر التحیات کے لیے بیٹھا اور دو دفعہ التحیات پڑھ گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ اگر التحیات کے بعد اتنا درود شریف بھی پڑھ گیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اس سے زیادہ پڑھ گیا تب یاد آیا اور اٹھ کھڑا ہوا تو بھی سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھا ہو تو سہو کا سجدہ واجب نہیں۔

مسئلہ : نفل نماز میں دو رکعت پر بیٹھ کر التحیات کے ساتھ درود شریف بھی پڑھنا جائز ہے۔ اس لیے نفل میں درود شریف کے پڑھنے سے سہو کا سجدہ نہیں ہوتا۔ البتہ اگر دو دفعہ التحیات پڑھ جائے تو نفل میں سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ : التحیات پڑھنے بیٹھا مگر بھولے سے التحیات کی جگہ کچھ اور پڑھ گیا یا الحمد پڑھنے لگا تو بھی سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ : نیت باندھنے کے بعد سُبحانک اللّٰھم کی جگہ دُعائے قنوت پڑھنے لگا تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ اسی طرح فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں اگر الحمد کی جگہ التحیات یا کچھ اور پڑھنے لگا تو بھی سہو کا سجدہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ : تین رکعت یا چار رکعت والی نماز میں بیچ میں بیٹھنا بھول گیا اور دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو اگر نیچے کا آدھا دھڑ ابھی سیدھا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ لے تب کھڑا ہو اور ایسی حالت میں سجدہ سہو کرنا واجب نہیں۔ اگر نیچے کا آدھا دھڑ سیدھا ہو گیا تو نہ بیٹھے۔ بلکہ کھڑے ہو کر چاروں رکعتیں پڑھ لے۔ فقط اخیر میں بیٹھے اور اس صورت میں سہو کا سجدہ واجب ہے۔ اگر سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد پھر لوٹ آئے گا اور بیٹھ کر التحیات پڑھے گا تو گناہ گار ہو گا اور سجدہ سہو کرنا اب بھی واجب ہو گا۔

مسئلہ : اگر چوتھی رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور اوپر کا دھڑ ابھی سیدھا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اور التحیات اور درود وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے اور سجدہ سہو

نہ کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تب بھی بیٹھ جائے بلکہ اگر الحمد اور سورت بھی پڑھ چکا ہو یا رکوع بھی کر چکا ہو تو تب بھی بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کے سہو کا سجدہ کرے۔ البتہ رکوع کے بعد بھی یاد نہ آیا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرض نماز پھر سے پڑھے۔ یہ نماز نفل ہو گئی۔ ایک رکعت اور ملا کر پوری چھ کر لے اور سجدۂ سہو نہ کرے۔ اور اگر ایک رکعت اور نہیں ملائی یا پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار رکعتیں نفل ہو گئیں اور ایک رکعت اکارت ہو گئی۔

مسئلہ: اگر چوتھی رکعت پر بیٹھا اور التحیات پڑھ کر کھڑا ہو گیا تو سجدہ کرنے سے پہلے جب یاد آئے بیٹھ جائے اور التحیات نہ پڑھے بلکہ بیٹھ کر فوراً سلام پھیر کے سجدۂ سہو کرے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر چکا تب یاد آیا تو ایک رکعت اور ملا کر چھ رکعت کرے۔ چار فرض ہو گئے اور دو نفل اور چھٹی رکعت پر سجدۂ سہو بھی کرے۔ اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا اور سجدۂ سہو کر لیا تو برا کیا۔ چار فرض ہوئے اور ایک رکعت اکارت گئی۔

مسئلہ: اگر چار رکعت نفل پڑھی اور بیچ میں بیٹھنا بھول گیا تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تب تک یاد آنے پر بیٹھ جانا چاہیے۔ اگر سجدہ کر لیا تو خیر اب بھی نماز ہو گئی اور سجدۂ سہو ان دونوں صورتوں میں واجب ہے۔

مسئلہ: اگر نماز میں شک ہو گیا کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں تو اگر یہ شک اتفاق سے ہو گیا ایسا شبہ پڑنے کی اس کی عادت نہیں ہے تو

پھر سے نماز پڑھے اور اگر شک کرنے کی عادت ہے اور اکثر ایسا شبہ پڑجاتا ہے تو دل میں خیال کر کے دیکھے کہ دل زیادہ کدھر جاتا ہے۔ اگر زیادہ گمان تین رکعت پڑھنے کا ہو ایک اور پڑھ لے اور سجدۂ سہو کرنا واجب نہیں ہے۔ اور اگر زیادہ گمان یہی ہے کہ میں نے چاروں رکعتیں پڑھ لی ہیں تو اور رکعت نہ پڑھے اور سجدۂ سہو بھی نہ کرے اور اگر سوچنے کے بعد بھی دونوں طرف خیال برابر رہے نہ تین کی طرف زیادہ گمان جاتا ہے نہ چار رکعت کی طرف تو تین ہی رکعت سمجھے اور ایک اور رکعت پڑھ لے لیکن اس صورت میں تیسری رکعت پر بھی التحیات پڑھے تب کھڑا ہو کے چوتھی رکعت پڑھے اور سجدۂ سہو بھی کرے۔

اگر یہ شک ہوا کہ پہلی رکعت ہے یا دوسری رکعت تو اس کا بھی یہی حکم ہے لیکن اس میں سب رکعتوں پر بیٹھ کر التحیات پڑھے اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے۔

اگر نماز پڑھ چکنے کے بعد یہ شک ہوا کہ نہ معلوم تین رکعتیں پڑھیں یا چار۔ اس شک کا کچھ اعتبار نہیں، نماز ہو گئی البتہ ٹھیک یاد آجائے کہ تین ہی ہوئیں تو پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھ لے اور سجدۂ سہو کرلے اور اگر پڑھ کر بول پڑا ہو یا کوئی ایسی بات کی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو پھر سے پڑھے۔ اسی طرح اگر التحیات پڑھ چکنے کے بعد یہ شک ہوا تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک ٹھیک یاد نہ آئے اس کا کچھ اعتبار نہ کرے لیکن اگر کوئی

احتیاط کی راہ سے نماز پھر سے پڑھ لے تو اچھا ہے کہ دل کی کھٹک نکل جائے اور شبہ باقی نہ رہے۔

اگر نماز میں کئی باتیں ایسی ہو گئیں جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو ایک ہی سجدہ سب کی طرف سے ہو جائے گا۔ ایک نماز میں دو دفعہ سجدہ سہو نہیں کیا جاتا۔

سجدۂ سہو کرنے کے بعد پھر کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو وہی پہلا سجدہ کافی ہے اب پھر سجدہ نہ کرے۔

نماز میں کچھ بھول ہو گئی تھی جس سے سجدۂ سہو واجب تھا لیکن سجدۂ سہو کرنا بھول گیا اور دونوں طرف سلام پھیر دیا لیکن ابھی اسی جگہ بیٹھا ہے اور سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھیرا نہ کسی سے کچھ بولا نہ کوئی اور ایسی بات ہوئی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اب سجدۂ سہو کر لے بلکہ اسی طرح بیٹھے بیٹھے کلمہ درود شریف وغیرہ کوئی وظیفہ بھی پڑھنے لگا ہو تب بھی کچھ حرج نہیں۔ اب سجدۂ سہو کر لے تو نماز ہو جائے گی۔

سجدۂ سہو واجب تھا اور اس نے قصداً دونوں طرف سلام پھیر دیا اور یہ نیت کی کہ میں سجدۂ سہو نہ کروں گا تب بھی جب تک کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے نماز جاتی رہتی ہے، سجدۂ سہو کر لینے کا اختیار ہے۔

چار رکعت والی یا تین رکعت والی نماز میں بھولے سے دو رکعت

پر سلام پھیر دیا تو اب اُٹھ کر اس نماز کو پورا کرے اور سجدۂ سہو کرے۔
البتہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے نماز جاتی رہتی ہے تو پھر دوبارہ نماز پڑھے۔

وتر کی نماز میں شبہ ہُوا کہ معلوم یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری رکعت اور کسی بات کی طرف زیادہ گمان نہیں ہے بلکہ دونوں طرف برابر کا گمان ہے تو اسی رکعت میں دُعائے قنوت پڑھے اور بیٹھ کر التحیات کے بعد کھڑا ہو کر ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی دُعائے قنوت پڑھے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔

وتر میں دُعائے قنوت کی جگہ سُبحانکَ اللّٰھم پڑھ گیا۔ پھر جب یاد آیا تو پھر دُعائے قنوت پڑھی تو سجدۂ سہو واجب نہ ہوگا۔

وتر میں دُعائے قنوت پڑھنا بھول گیا۔ سُورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

الحمد پڑھ کر دُو سُورتیں یا تین سُورتیں پڑھ گیا تو کچھ ڈر نہیں اور سجدۂ سہو واجب نہیں۔

فرض نماز میں پچھلی دونوں رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سُورت ملالی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔

نماز کے اوّل میں سُبحانکَ اللّٰھم پڑھنا بھول گیا یا رکوع میں

سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم نہیں پڑھا یا سجدے میں سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی نہیں کہا یا رُکُوع سے اُٹھ کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ کہنا یاد نہ رہا یا نیت باندھتے وقت کندھے تک ہاتھ نہیں اٹھائے یا اخیر رکعت میں دُرود شریف یا دعا نہیں پڑھی۔ یُوں ہی سلام پھیر دیا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب نہیں۔

فرض کی دونوں پچھلی رکعتوں میں یا ایک رکعت میں الحمد پڑھنا بھول گیا، چپکا کھڑا رہ کر رکوع میں چلا گیا تو بھی سجدۂ سہو واجب نہیں۔

جن چیزوں کو بھول کر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہے۔ اگر انکو قصداً کرے تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا بلکہ نماز پھر سے پڑھے۔ اگر سجدۂ سہو کر بھی لیا تب بھی نماز نہیں ہوتی۔ جو چیزیں نماز میں فرض ہیں نہ واجب انکے بھول کر چھوٹ جانے سے نماز ہو جاتی ہے اور سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔

اگر آہستہ آواز کی نماز میں کوئی شخص خواہ امام ہو یا منفرد، بلند آواز سے قرأت کر جائے یا بلند آواز کی نماز میں امام آہستہ آواز سے قرأت کرے تو اس کو سجدۂ سہو کرنا چاہیے۔ ہاں اگر آہستہ آواز کی نماز میں بہت تھوڑی قرأت بلند آواز سے کی جائے جو نماز صحیح ہونے کے لیے کافی نہ ہو مثلاً دو تین لفظ بلند آواز سے نکل جائیں یا جہری نماز میں امام اسی قدر آہستہ پڑھ دے تو سجدۂ سہو لازم نہیں اور یہی صحیح ہے۔

سجدۂ تلاوت

۱۔ تلاوت کے معنی پڑھنے کے ہیں۔ قرآن شریف میں چودہ آیتیں ایسی ہیں کہ ان کے پڑھنے یا کسی کو پڑھتے ہوئے سننے سے سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے اس کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

۲۔ اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی جائے تو نماز ہی میں سجدہ کرے جس طرح نماز کا سجدہ ہوتا ہے۔

۳۔ اگر نماز سے باہر سجدہ کی آیت پڑھی جائے تو بہتر یہی ہے کہ اسی وقت سجدہ کرے۔ اگر اس وقت نہ کیا تو بعد میں بھی کر سکتا ہے۔

۴۔ نماز سے باہر سجدہ کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر تکبیر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور پھر تکبیر کہتا ہوا اُٹھ کھڑا ہو۔

۵۔ اگر کسی نے بیٹھے ہی بیٹھے سجدہ کر لیا اور سجدہ سے اُٹھ کر بیٹھ گیا تو بھی سجدہ ادا ہو گیا۔

۶۔ سجدۂ تلاوت سجدہ کی آیت پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر واجب ہو جاتا ہے۔

۷۔ اگر امام سجدہ کی آیت پڑھے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ سجدۂ تلاوت کرے اگرچہ مقتدی نے آیت کو نہ سنا ہو۔

۸. اگر نمازی نے نماز کے باہر کے کسی شخص سے سجدہ کی آیت سُنی تو نماز کے ختم کرنے کے بعد سجدہ کرے۔

۹. اگر نماز سے باہر والے کسی شخص نے نماز کے اندر پڑھنے والے سے سجدہ کی آیت سُنی تو باہر والا سجدہ کرے۔

۱۰. اگر سجدہ کی ایک ہی آیت ایک ہی جگہ پر کئی مرتبہ پڑھی جائے تو صرف ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔

۱۱. اگر سجدہ کی مختلف آیتیں ایک جگہ پڑھی جائیں تو جتنی آیتیں پڑھی جائیں گی اُتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔

۱۲. جو شرائط نماز کی ہیں وُہی سجدہ تلاوت کی ہیں یعنی بدن، کپڑے، جگہ کا پاک ہونا، ستر ڈھانکنا، قبلہ کی طرف منہ کرنا، سجدہ تلاوت کی نیت کرنا۔

۱۳. جن چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ ان چیزوں سے سجدہ تلاوت بھی فاسد ہو جاتا ہے۔

۱۴. اگر کوئی شخص قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت سجدہ کی آیت چھوڑ کر آگے پیچھے سے پڑھے تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔

۱۵. اگر قرآن مجید تلاوت کرنے والا کسی مجلس میں جہاں اور لوگ بھی بیٹھے ہوں، قرآن کی تلاوت کر رہا ہو تو اُسے چاہیے کہ سجدہ کی آیت آہستہ پڑھے کہ دُوسرے لوگ نہ سُنیں۔

جمعہ کے احکام

جمعہ کی نماز فرض ہے مگر اس کے لیے مندرجہ ذیل شرطیں ہیں ۔

۱۔ شہر یا قصبہ کا ہونا ۲۔ تندرست ہونا ۳۔ آزاد ہونا

۴۔ مرد ہونا ۵۔ عاقل ہونا ۶۔ بالغ ہونا

۷۔ اندھا نہ ہونا ۸۔ لنگڑا نہ ہونا ۹۔ ظہر کا وقت ہونا

۱۰۔ خطبہ جمعہ کا پڑھنا ۱۱۔ جماعت میں امام کے سوا کم از کم تین آدمیوں کا ہونا ۔

باقی جن معذورین پر جمعہ فرض نہیں اگر وہ بھی جماعت میں شریک ہو جائیں تو ثواب ہوگا ۔

نمازِ جمعہ سے پہلے غسل کرنا سنت ہے ۔ اچھے کپڑے پہننا خوشبو لگانا ۔ مستحب ہے ۔ پہلی اذان سے خرید و فروخت اور سب کاروبار چھوڑ کر حاضر ہونا واجب ہے اور جب دوسری اذان ہو اور امام خطبہ پڑھے تو سب لوگ خاموش ہو کر خطبہ سنیں خطبہ کے وقت نماز پڑھنا اور باتیں کرنا جائز نہیں ہے امام کھڑا ہو کر دو خطبے نماز سے پہلے پڑھے ، دونوں خطبوں کے درمیان بمقدار تین آیت کے بیٹھے ، خطبے کے بعد تکبیر کہہ کر دو رکعت نماز فرض جمعہ کی پڑھی جائے ۔

عیدین کی نماز کا بیان

مسئلہ : شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو عید الفطر کہتے ہیں اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الاضحےٰ. یہ دونوں دن اسلام میں عید اور خوشی کے دن ہیں اور دونوں میں دو دو رکعت نماز بطور شکریہ کے پڑھنا واجب ہے جمعہ کی نماز کی صحت وجوب کے لیے جو شرائط اوپر ذکر ہو چکے ہیں وہی سب عیدین کی نماز میں بھی ہیں. سوا خطبہ کے جمعہ کی نماز میں خطبہ فرض اور شرط ہے اور نماز سے پہلے پڑھا جاتا ہے اور عیدین کی نماز میں شرط یعنی فرض نہیں سنت ہے اور پیچھے پڑھا جاتا ہے مگر عیدین کا خطبہ سننا بھی مثل جمعہ کے خطبہ کے واجب ہے. یعنی اس وقت بولنا چالنا، نماز پڑھنا سب حرام ہے.

مسئلہ : عید الفطر کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں :

۱. شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا. ۲. غسل کرنا. ۳. مسواک کرنا. ۴. عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا. ۵. خوشبو لگانا. ۶. صبح کو بہت سویرے اٹھنا. ۷. عیدگاہ میں بہت سویرے جانا. ۸. قبل عیدگاہ جانے کے کوئی شیریں چیز مثل چھوہارے وغیرہ کے کھانا. ۹. قبل عیدگاہ جانے کے صدقۂ فطر دے دینا. ۱۰. عید کی نماز عیدگاہ میں جاکر پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا عذر نہ پڑھنا. ۱۱. جس راستہ سے جانا اس کے سوا دوسرے راستے سے

واپس آنا۔ پیادہ پا جانا اور راستہ میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا چاہیئے۔

مسئلہ: عید الفطر کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ نیت کرے۔ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیِ الْوَاجِبِ صَلٰوۃِ عِیْدُ الْفِطْرِ مَعَ سِتَّۃِ تَکْبِیْرَاتٍ وَاجِبَۃٍ۔ یعنی میں نے یہ نیت کی نماز عید کی دو رکعت واجب کی چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھوں۔ یہ نیت کرکے ہاتھ باندھ لے اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور بعد تکبیر کے ہاتھ لٹکا دے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر توقف کرے کہ تین مرتبہ سُبحان اللہ کہہ سکیں۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکائے بلکہ باندھ لے اور اَعُوْذُ باللہ بسم اللہ پڑھ کر سُورۃ فاتحہ اور کوئی سُورت پڑھ کر حسبِ دستور رکوع وسجدہ کرکے کھڑا ہو اور دوسری رکعت میں سُورۃ فاتحہ اور سُورت پڑھ لے۔ اس کے بعد تین تکبیریں اسی طرح کہے لیکن یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ لٹکائے رکھے اور پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔

مسئلہ: عیدین کی نماز میں علاوہ معمول کی تکبیروں کے چھ زائد تکبیریں کہنا واجب ہیں۔

مسئلہ : بعد نماز کے خطیب دو خطبے منبر پر کھڑے ہو کر پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی ہی دیر تک بیٹھے جتنی دیر جمعہ کے خطبہ میں۔

مسئلہ : نماز عیدین کے بعد دعا مانگنا گو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے صحابہؓ اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم سے منقول نہیں مگر چونکہ عموماً ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے اس لیے بعد نماز عیدین بھی دعا مانگنا مسنون ہوگا۔

مسئلہ : عیدین کے خطبے میں تکبیر سے ابتدا کرے — پہلے خطبہ میں نو مرتبہ اللہ اکبر کہے، دوسرے میں سات مرتبہ۔

مسئلہ : عیدالاضحٰے کی نماز کا بھی یہی طریقہ ہے اور اس میں بھی وہ سب چیزیں مسنون ہیں جو عیدالفطر میں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ عیدالاضحٰے کی نیت میں بجائے عیدالفطر کے عیدالاضحٰے کا لفظ داخل کرے۔ عیدالفطر میں راستہ میں چلتے وقت آہستہ تکبیر کہنا مسنون ہے اور یہاں بلند آواز سے اور عیدالفطر کی نماز دیر کر کے پڑھنا مسنون ہے اور عیدالاضحٰے کی سویرے اور یہاں صدقۂ فطر نہیں بلکہ بعد میں قربانی ہے اہل وسعت پر اور اذان واقامت نہ یہاں ہے نہ وہاں۔

مسئلہ : جہاں عید کی نماز پڑھائی جائے وہاں اُس دن اور کوئی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ نماز سے پہلے بھی اور پیچھے بھی۔ ہاں بعد نماز گھر میں آکر نماز پڑھنا مکروہ نہیں اور قبل نماز کے یہ بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ : عورتیں اور وہ لوگ جو کسی وجہ سے نماز عید نہ پڑھیں ان کو قبل نماز عید کے کوئی نفل وغیرہ پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ : عید الفطر کے خطبہ میں صدقہ فطر کے احکام اور عید الاضحٰے کے خطبہ میں قربانی کے مسائل اور تکبیر و تشریق کے احکام بیان کرنا چاہیئے تکبیر تشریق یعنی ہر فرض عین کے بعد ایک مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہنا واجب ہے۔ بشرطیکہ وہ فرض جماعت سے پڑھا گیا ہو اور وہ مقام مصر ہو۔ یہ تکبیر عورت اور مسافر پر واجب نہیں۔ اگر یہ شخص کسی ایسے شخص کے مقتدی ہوں جس پر تکبیر واجب ہے تو ان پر بھی واجب ہو جائے گی لیکن اگر منفرد اور عورت اور مسافر بھی کہہ لے تو بہتر ہے کہ صاحبین کے نزدیک ان سب پر فرض ہے۔

مسئلہ : یہ تکبیر عرفہ یعنی نویں تاریخ کی فجر سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک کہنا چاہیئے۔ سب تیئیس نمازیں ہوئیں جن کے بعد تکبیر واجب ہے۔

مسئلہ : اس تکبیر کا بلند آواز سے کہنا واجب ہے ہاں عورتیں آہستہ آواز سے کہیں۔

مسئلہ : نماز کے بعد فوراً تکبیر کہنا چاہیئے۔

مسئلہ : اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ فوراً تکبیر کہہ دیں۔ یہ انتظار نہ کریں کہ جب امام کہے تو کہیں۔

مسئلہ: عیدالاضحٰے کی نماز کے بعد بھی تکبیر کہہ لینا بعض کے نزدیک واجب ہے۔

مسئلہ: عیدین کی نماز بالاتفاق متعدد مساجد میں جائز ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی اور سب لوگ پڑھ چکے ہوں تو وہ شخص تنہا عید کی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اس لیے کہ جماعت اس میں شرط ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص شریک نماز ہُوا ہو اور کسی وجہ سے اس کی نماز فاسد ہو گئی ہو وہ بھی اس کی قضا نہیں پڑھ سکتا، نہ اس پر اس کی قضا واجب ہے ہاں اگر کچھ لوگ اور بھی اس کے ساتھ شریک ہو جائیں تو پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کسی عُذر سے پہلے دن نماز نہ پڑھی جا سکے تو عید الفطر کی نماز دُوسرے دن اور عیدالاضحٰے کی بارھویں تاریخ تک پڑھی جا سکتی ہے۔

مسئلہ: عیدالاضحٰے کی نماز میں بے عُذر بھی بارھویں تاریخ تک تاخیر کرنے سے نماز ہو جائے گی مگر مکروہ ہے اور عید الفطر میں بے عُذر تاخیر کرنے سے بالکل نماز نہ ہو گی۔

مسئلہ: اگر کوئی عید کی نماز میں ایسے وقت شریک ہُوا کہ امام تکبیروں سے فارغ ہو چکا ہو تو اگر قیام میں آکر شریک ہُوا ہو تو فوراً بعد نیت باندھنے تکبیریں کہہ لے۔ اگرچہ امام قرأت شروع کر چکا ہو اور اگر رکوع میں آکر شریک ہُوا ہو تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیروں کی فراغت کے بعد امام کا رکوع مل جائے گا

تو نیت باندھ کر تکبیریں کہہ لے بعد اس کے رکوع میں جائے اور اگر رکوع نہ ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں شریک ہو جائے۔ حالتِ رکوع میں بجائے تسبیح تکبیریں کہہ لے مگر حالتِ رکوع میں تکبیریں کہتے وقت ہاتھ نہ اُٹھائے۔ اور قبل اس کے کہ پوری تکبیریں کہہ چکے امام رکوع سے سر اٹھا لے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ اس کو معاف ہیں۔

مسئلہ: اگر کسی کی ایک رکعت عید کی نماز میں چلی جائے تو جب وہ اسکو ادا کرنے لگے تو پہلے قرات کرے۔ اس کے بعد تکبیریں کہے۔ تو اگر امام تکبیریں کہنا بھول جائے اور رکوع میں اس کو خیال آئے تو اس کو چاہیے کہ حالت رکوع میں تکبیریں کہہ لے۔ پھر قیام کی طرف نہ لوٹے اور اگر لوٹ جائے تب بھی جائز ہے یعنی نماز فاسد نہ ہوگی لیکن ہر حالت میں بوجہ کثرتِ اژدحام کے سجدۂ سہو نہ کرے۔

مُدرِک، مَسبُوق، لاحق کا بیان

مُدرِک اُسے کہتے ہیں جس کو امام کے ساتھ پوری نماز ملی ہو۔ یعنی پہلی رکعت سے آخر تک شریک رہا ہو۔

مَسبُوق وہ ہے جس کو امام کے ساتھ شروع سے ایک یا کئی رکعتیں نہ ملی ہوں۔

لاحق اس شخص کو کہتے ہیں جس کی امام کے ساتھ شریک ہونے کے بعد ایک یا کئی رکعتیں جاتی رہی ہوں، جیسے ایک شخص امام کے ساتھ شریک ہوا مگر نماز کے درمیان قعدہ یا اور کسی رکن میں اس قدر سوتا رہا کہ امام نے ایک یا دو رکعتیں پڑھ لیں۔

۱۔ مسبوق امام کے ساتھ نماز کے آخر تک شریک رہے۔ جب امام سلام پھیرے تو اس کے ساتھ سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی نماز اس طرح پڑھے گویا ابھی شروع کی ہے۔ یعنی کھڑے ہو کر پہلے ثناء اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورۃ فاتحہ پڑھے۔ پھر کوئی سورت ملائے اگر ایک رکعت چھوٹی ہے تو قعدہ کرکے سلام پھیرے۔ اسی طرح ترتیب کے ساتھ دو یا تین رکعت چھوٹی ہوں تو ان کو ادا کرے۔

۲۔ اگر مسبوق امام کے دائیں طرف سلام پھیرتے ہی کھڑا ہو گیا اور امام نے سجدۂ سہو کیا تو مسبوق لوٹ آئے اور (بغیر سلام پھیرے) امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے، پھر جب امام بائیں طرف سلام پھیرنے لگے تو باقی نماز پوری کرے۔

۳۔ لاحق کی جو رکعت سو جانے سے یا اور کسی عذر سے چھوٹ گئی ہو تو جب وہ جاگے پہلے اپنی چھوٹی ہوئی نماز امام کا ساتھ چھوڑ کر اس طرح پڑھے جیسے امام کے ساتھ پڑھ رہا ہے یعنی قرأت نہ کرے۔ جب چھوٹی ہوئی نماز پوری کرے اس حالت میں اگر کوئی سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو بھی نہ کرے۔ کیونکہ

اس وقت بھی وہ مقتدی ہے اور مقتدی کے سہو پر سجدہ سہو نہیں ہے۔

سفر کی نماز کے احکام

تین منزل کی مسافت طے کرنے کے لیے گھر سے نکلنا شرعی سفر کہلاتا ہے۔ تین منزل کی مسافت اڑتالیس میل (۷۷ ¼ کلومیٹر تقریباً) ہے۔ اتنی مسافت کا سفر کرنے والا اپنے شہر کی حدود سے نکلنے کے بعد مسافر سمجھا جائے گا۔

مسافر کو ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں قصر یعنی چار کی جگہ دو رکعت پڑھنا واجب ہے۔

فجر، مغرب اور وتر کی نمازیں اپنی حالت پر رہیں گی۔ جان بوجھ کر پوری نماز پڑھنا اور قصر نہ کرنا گناہ ہے۔ بھولے سے اگر چار رکعت کی نیت باندھ لے تو یاد آجانے پر دو رکعت پڑھے۔

اگر بھول کر چاروں رکعت ادا کر لی ہیں اور دو رکعت پر قعدہ کیا ہے تو دو رکعت فرض اور دو رکعت نفل شمار ہوں گی اور اگر دو رکعت پر قعدہ کرنا بھی بھول گیا ہے تو اب سجدہ سہو کرنے سے بھی فرض ادا نہ ہوگی۔ چاروں رکعت نفل متصور ہوں گی۔ فرض نماز دوبارہ پڑھیں۔

منزلِ مقصود پر پہنچ کر اگر پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت ہے تو مقیم ہو

جائے گا اور نماز پوری پڑھنا ضروری ہوگا۔ خواہ کسی وجہ سے پندرہ دن سے
پہلے ہی وہاں سے واپس ہو جائے۔ اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ
ہے تو قصر کرنا واجب ہے۔ خواہ روزانہ چلنے کا ارادہ کرنے اور بدتے رہنے
سے پندرہ دن سے زیادہ کتنی ہی مدت قیام کرنا پڑ جائے۔ مسافر کو بحالت
سفر سُنتوں کو چھوڑ کر صرف فرض نماز پڑھنا اولیٰ اور مسنون ہے اور بحالت
قرار و سکون (پندرہ روز سے کم ٹھہرنے کی حالت) میں سُنّتِ مؤکدہ نفل
کے حکم میں ہوتی ہیں، ان کا پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں جائز ہیں۔

امام مقیم ہو اور مقتدی مسافر، تو مقتدی کو امام کے موافق پوری نماز
پڑھنا فرض ہے۔ امام مسافر اور مقتدی مقیم ہو تو امام کے دو رکعت پر سلام
پھیرنے کے بعد مقتدی خود دو رکعت پڑھے، لیکن ان میں قرأت بالکل
نہ کرے، بقدر فاتحہ پڑھنے کے خاموش رہ کر رکوع میں چلا جائے اور ان
رکعتوں میں اگر کوئی سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو بھی نہ کرے، گویا ابھی امام کے
پیچھے نماز پڑھنے والا ہے ـــــ اگر مقیم مقتدی مسافر امام کے پیچھے
(چار رکعت والی نماز کی) دوسری رکعت میں آکر شریک ہوا تو اب تین
رکعت مسافر امام کے سلام کے بعد اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت
میں جو امام کے لحاظ سے تیسری ہے، قرأت نہ پڑھے، بقدار سورۃ فاتحہ
خاموش کھڑا ہو کر رکوع، سجود، قعدہ کرے، اب چوتھی رکعت میں جو کہ

پہلی فوت شدہ ہے، سُبحانَکَ اللّٰھُمَّ، اَلحمد اور سُورۃ پڑھے۔ اگر مقیم مقتدی مسافر امام کی اقتدا قعدہ میں کرے تو پہلی دو رکعتوں میں قرأت نہ پڑھے، بعد کی دو رکعتوں کو اپنی علیحدگی کی نماز کی پہلی دو رکعتوں کی طرح ادا کرے۔

ریل گاڑی میں نماز قبلہ رُو ہو کر ادا کرنی چاہیے اور توانا آدمی کو کھڑے ہو کر۔ اس کے بغیر نماز نہ ہوگی۔ یہ غلط طور پر مشہور ہے کہ ریل گاڑی میں جس طرف بھی رُخ ہو نماز ہو جاتی ہے۔

بیمار کی نماز

نماز کو کسی حالت میں نہ چھوڑے، جب تک کھڑے ہو کر پڑھنے کی طاقت رہے کھڑے ہو کر نماز پڑھتا رہے اور جب کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع کے لیے اتنا جھکے کہ ماتھا گھٹنوں کے سامنے ہو جائے۔ اگر رکوع سجدہ کرنے کی بھی قدرت نہ ہو تو رکوع اور سجدہ کو اشارہ سے ادا کرے۔ سجدہ کے لیے رکوع سے زیادہ جھک جایا کرے۔

سجدہ کرنے کے لیے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا اور اس پر سجدہ کرنا بہتر نہیں ہے۔ (شرح الھدایہ)

البتہ اگر بغیر تکیہ کے سر کے جھکانے میں تکلیف محسوس ہو تو تکیہ وغیرہ رکھ لینا جائز ہے۔ (در المختار)

اگر کسی کے ماتھے پر زخم ہو کہ سجدہ نہ کر سکتا ہو تو اس کو لازم ہے کہ ناک زمین پر ٹیک کر سجدہ کرے۔ اور اگر ناک پر بھی سجدہ نہ کیا اور اشارہ سے نماز پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

اور اگر نمازی کو بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں رہی تو پیچھے کوئی تکیہ وغیرہ لگا کر اس طرح لیٹ جائے کہ سر اونچا رہے بلکہ قریب بیٹھنے کے رہے اور پاؤں قبلہ کی طرف کرے لیکن پھیلانا نہیں چاہیئے۔ اگر کچھ طاقت ہو تو گھٹنے کھڑے رکھے پھر سر کے اشارہ سے نماز پڑھے۔ (شرح تنویر)

اور اگر چت نہ لیٹ سکے تو داہنی کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھے۔ اور اگر ایسے بھی نہ پڑھ سکے تو بائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹے اور سر کے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرے۔ (در مختار)

اور اگر سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہیں رہی تو نماز نہ پڑھے، پھر اگر ایک دن رات سے زیادہ یہی حالت رہے تو نماز بالکل معاف ہو گئی اور اس کی قضا بھی واجب نہیں ہے اور اگر ایک دن رات کے اندر پھر اشارہ سے پڑھنے کی طاقت آ گئی تو اشارہ ہی سے چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا بھی پڑھے۔

قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان

نماز اگر اپنے مقررہ وقت پر پڑھی جائے تو اس کو ادا کہتے ہیں اور اگر وقت گزر جانے پر پڑھے تو قضا نماز کہتے ہیں۔

۱۔ تمام فرض نمازوں کی قضا فرض اور واجب نمازوں کی قضا واجب ہے اور بعض سنتوں کی قضا سنت ہے۔

۲۔ قضا نماز کی نیت اس طرح کرے کہ میں فلاں دن کی فجر یا ظہر کی قضا پڑھتا ہوں۔

۳۔ اگر کسی کی بہت سی نمازیں مثلاً ایک مہینے کی چھوٹ گئی ہوں تو ایسی صورت میں جب فجر کی نماز ادا کرے تو نیت کرے۔ میرے ذمے جس قدر فجر کی نمازیں باقی ہیں اُن میں سے پہلی فجر کی نماز پڑھتا ہوں یا اُن میں سے آخری فجر کی نماز پڑھتا ہوں۔ اسی طرح جو نماز ادا کرے اسی طرح سے نیت کرے۔

۴۔ جس شخص کی کوئی نماز قضا نہ ہوئی ہو یا اگر ہوئی ہو تو اسے ادا کر لیا ہو یا چھ نمازوں سے کم ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ قضا اس کے ذمے ہیں تو ایسے شخص کو صاحب ترتیب کہتے ہیں۔

۵۔ صاحب ترتیب قضا نماز جب تک ترتیب سے ادا نہ کرے گا

اُس وقت تک اس کی دوسری نماز ادا میں شمار نہیں کی جائے گی۔

۶۔ اگر قضا پڑھنی بھول جائے یا وقت اتنا تنگ ہے کہ قضا نماز پڑھے گا تو اُس وقت کی ادا نماز قضا ہو جائے گی تو اس صورت میں پہلے ادا پڑھے پھر قضا پڑھے۔

۷۔ جس کے ذمہ چھ نمازیں قضا ہوں اُس کے لیے ترتیب ضروری نہیں ہے بمکروہ اوقات کے علاوہ ہر وقت پڑھ سکتا ہے جس طرح چاہے۔

۸۔ اگر کسی کی وتر قضا ہو گئی ہو تو صاحبِ ترتیب وتر ادا کیے بغیر فجر کی نماز پڑھ سکتا ہے۔ (تعلیمات و احکام اسلام)

نمازِ جنازہ اور تدفین کے مسائل

جو شخص قریب الموت ہو اُس کو قبلہ رُخ کر دیا جائے اور اس کے سامنے کلمہ طیبہ پڑھا جائے تاکہ اُسے بھی یاد آجائے اور وہ خود بھی پڑھ لے۔ اُس سے یہ نہ کہنا چاہیے کہ کلمہ پڑھو۔

اگر وہ ایک مرتبہ پڑھ لے۔ بس کافی ہے جب تک دُوسرا کلام نہ کرے اور سورہ یٰسین اس کے سامنے پڑھی جائے۔ جب رُوح نکل جائے تو اس کا مُنہ اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور اعضا سیدھے کر دیے جائیں۔

پھر میت کو غسل مسنون طریقے سے دے کر کفنایا جائے۔ مرد کے لیے

تین کپڑے ۱۔ قمیص ۲۔ ازار ۳۔ لفافہ (یہ دونوں چادریں ہیں) اور عورت کے لیے پانچ کپڑے کفن کے ہیں۔ عورت کے لیے ان تینوں کے علاوہ ایک خمار جس سے اس کا سر باندھا جائے اور بال چھپ جائیں۔ اور پانچویں چیز خرقہ یعنی سینہ بند ہے۔

پہلے لفافہ بچھایا جائے، پھر ازار، پھر اس پر قمیص، پہلے میت کو قمیص پہنائیں پھر ازار کو بائیں طرف سے لپیٹے، پھر داہنی طرف سے، اسی طرح لفافہ کو لپیٹے عورت کے بال قمیص کے اوپر دو حصے کر کے دونوں جانب سینہ پر ڈال دیا پھر خمار سے باندھ کر چھپا دیں، پھر سینہ بند باندھیں، پھر ازار لفافہ اس پر لپیٹیں جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے، اگر کسی مسلمان میت کو بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا جائے تو وہاں کے تمام مسلمان گنہگار ہوں گے۔

نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ

نمازِ جنازہ کے لیے صف باندھ کر کھڑے ہوں، اگر آدمی زیادہ ہوں تو تین یا پانچ یا سات صفیں بنانا بہتر ہے۔ جب صفیں درست ہو جائیں تو نمازِ جنازہ کی نیت اس طرح کرو کہ میں خدا کے لیے اس جنازے کی نماز اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔

پھر امام بلند آواز سے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر کہیں اور دونوں ہاتھ

کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں اور امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ ثناء پڑھیں اور ثناء میں وَتَعَالٰی جَدُّكَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاءُكَ بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ پھر امام بلند آواز سے اور مقتدی آہستہ سے ہاتھ اٹھائے بغیر دوسری تکبیر کہیں اور دونوں درود شریف جو نماز میں قعدہ آخیرہ میں پڑھے جاتے ہیں امام اور مقتدی آہستہ پڑھیں پھر دوسری تکبیر کی طرح تیسری تکبیر کہیں اور اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو امام اور مقتدی آہستہ آہستہ یہ عربی دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا. اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ.

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے زندوں اور مُردوں، حاضروں اور غائبوں، چھوٹوں اور بڑوں، مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ اے خدا ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے وفات دے ہم میں سے اُسے ایمان پر وفات دے۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا

وَ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ۔

ترجمہ: اے اللہ اس بچہ کو ہماری نجات کے لیے آگے جانے والا بنا اور اس کی جدائی کی مصیبت کو اجر اور ذخیرہ بنا اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا گیا بنا۔

اگر جنازہ نابالغ لڑکی کا ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً ۔

ترجمہ: گزشتہ ترجمہ کی طرح ہے۔ صرف بچہ کی جگہ بچی ترجمہ کیا جائے۔ اس کے بعد امام بلند آواز سے اور مقتدی آہستہ سے چوتھی تکبیر کہیں اور پھر امام بلند آواز سے اور مقتدی آہستہ سے پہلے داہنی طرف اور پھر بائیں طرف سلام پھیریں۔ پھر نماز جنازہ سے فارغ ہوتے ہی جنازے کو اٹھا کر لے چلیں۔ چلتے وقت اگر کلمہ شریف وغیرہ پڑھیں تو دل میں پڑھیں آواز سے پڑھنا مکروہ ہے۔ میت کی پہلی منزل یعنی قبر اور حساب و کتاب اور دُنیا کی بے اعتباری کا دھیان کریں اور دل میں میت کے لیے مغفرت اور آسانی کی دُعا کرتے رہیں، پھر قبرستان میں پہنچ کر میت کو دفن کریں۔

جنازے کی نماز کے مسائل

نماز جنازہ درحقیقت ارحم الراحمین سے اس میت کے لیے دعا ہے

مسئلہ : نماز جنازہ واجب ہونے کی وہی شرطیں ہیں جو اور نمازوں کی ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ ہاں اس میں بس ایک اور شرط زیادہ ہے وہ یہ کہ اس شخص کی موت کا علم بھی ہو پس جس کو خبر نہ ہوگی وہ معذور ہے۔ نماز جنازہ اس پر ضروری نہیں۔

مسئلہ : نماز جنازہ کے صحیح ہونے کے لیے دو قسم کی شرطیں ہیں ایک قسم کی وہ شرطیں جو نماز پڑھنے والوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ وہی ہیں جو اور نمازوں کے لیے اوپر بیان ہو چکیں یعنی طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ، نیت، ہاں وقت اس کے لیے شرط نہیں اور اس کے لیے تیمم نماز نہ ملنے کے خیال سے جائز ہے۔ مثلاً نماز جنازہ ہو رہی ہو اور وضو کرنے میں یہ خیال ہو کہ نماز ختم ہو جائے گی تو تیمم کرے بخلاف اور نمازوں کے کہ ان میں اگر وقت کے چلے جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ : آجکل بعضے آدمی جنازے کی نماز جوتا پہنے ہوئے پڑھتے ہیں، ان کے لیے یہ امر ضروری ہے کہ وہ جس جگہ پر کھڑے ہوئے ہوں اور جوتے

دونوں پاک ہوں اور اگر جوتا پیر سے نکال دیا جائے اور اس پر کھڑے ہوں تو صرف جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔ دوسری قسم کی شرطیں وہ ہیں جن کا میت سے تعلق ہے وہ شرطیں یہ ہیں: ۱۔ میت کا مسلمان ہونا پس کافر اور مرتد کی نماز صحیح نہیں۔ مسلمان اگرچہ فاسق یا بدعتی ہو اس کی نماز صحیح ہے اور جس نے اپنی جان خودکشی کر کے دی ہو اس پر نماز پڑھنا صحیح یہ ہے کہ درست ہے۔

مسئلہ: جس لڑکے کا باپ یا ماں مسلمان ہو وہ لڑکا مسلمان سمجھا جائے گا اور اس کی نماز پڑھی جائے گی۔

مسئلہ: میت سے مراد وہ شخص ہے جو زندہ پیدا ہو کر مر گیا ہو اور اگر مرا ہوا لڑکا پیدا ہوا ہو تو اس کی نماز درست نہیں۔ شرط ۲: میت کا بدن اور جسم نجاست حقیقیہ اور حکمیہ سے پاک ہونا۔ ہاں اگر نجاست حقیقیہ اُس کے بدن سے خارج ہوئی ہو اور اس سبب سے اس کا بدن بالکل نجس ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں نماز درست ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی مسلمان بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا گیا ہو تو اس کی نماز جنازہ اسکی قبر پر پڑھی جائیگی جب تک اسکی نعش پھٹ جانے کا اندیشہ نہ ہو جب خیال ہو کہ اب نعش پھٹ گئی ہوگی تو پھر نماز نہ پڑھی جائے اور نعش پھٹنے کی مدت ہر جگہ کے اعتبار سے مختلف ہے اس کا تعین نہیں ہو سکتا۔ یہی اصح ہے اور بعض نے تین دن اور بعض نے ایک ماہ بیان کی ہے۔

مسئلہ : میت جس جگہ رکھی ہو اس جگہ کا پاک ہونا شرط نہیں اگر میت پلنگ یا تخت پر ہو اور اگر پلنگ یا تخت بھی ناپاک ہو یا بدون پلنگ و تخت کے ناپاک زمین پر رکھ دی جائے تو اس صورت میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک طہارت مکان میت شرط ہے اور بعض کے نزدیک شرط نہیں اس لیے نماز صحیح ہو جائے گی۔ شرط ۲: میت کے جسم واجب الستر کا پوشیدہ ہونا۔ اگر میت بالکل برہنہ ہو تو اس کی نماز درست نہ ہوگی۔ شرط ۳: میت کا نماز پڑھنے والے کے آگے ہونا۔ اگر میت نماز پڑھنے والے کے پیچھے ہو تو درست نہیں۔ شرط ۴: میت کا یا جس چیز پر میت ہو اُس کا زمین پر رکھا ہوا ہونا۔ اگر میت کو لوگ اپنے ہاتھوں پر اُٹھائے ہوں یا کسی گاڑی یا جانور پر ہو اور اسی حالت میں اس کی نماز پڑھی جائے تو صحیح نہ ہوگی۔ شرط ۵: میت کا وہاں موجود ہونا۔ اگر میت وہاں موجود نہ ہو تو نماز صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ : نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں ۱۔ چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا، ہر تکبیر یہاں قائم مقام ایک رکعت کے سمجھی جائے گی۔ ۲۔ قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا جس طرح فرض اور واجب نمازوں میں قیام فرض ہے اور بے عذر کے اس کا ترک جائز نہیں۔

مسئلہ : رکوع، سجدہ، قعدہ وغیرہ اس نماز میں نہیں۔

مسئلہ : نماز جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔ ۳۔ میت کے لیے دعا کرنا۔ جماعت اس میں شرط نہیں ہے۔ پس اگر ایک شخص بھی جنازے کی نماز ادا کرے فرض ادا ہو جائے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ بالغ ہو یا نابالغ۔

مسئلہ : ہاں یہاں جماعت کی ضرورت زیادہ ہے اس لیے کہ یہ دعا ہے میت کے لیے اور چند مسلمانوں کا جمع ہو کر بارگاہ الٰہی میں کسی چیز کے لیے دعا کرنا نزول رحمت اور قبولیت کے لیے ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے۔

مسئلہ : نماز جنازہ امام اور مقتدی دونوں کے حق میں یکساں ہے۔ صرف اس قدر فرق ہے کہ امام تکبیریں اور سلام بلند آواز سے کہے گا اور مقتدی آہستہ آواز سے پڑھیں گے اور امام بھی آہستہ آواز سے پڑھے گا۔

مسئلہ : جنازے کی نماز میں مستحب ہے کہ حاضرین کی تین صفیں کر دی جائیں یہاں تک کہ اگر صرف سات آدمی ہوں تو ایک آدمی ان میں سے امام بنا دیا جائے اور پہلی صف میں تین آدمی کھڑے ہوں اور دوسری صف میں دو اور تیسری میں ایک۔

مسئلہ : جنازے کی نماز بھی ان چیزوں سے فاسد ہو جاتی ہے جن چیزوں سے دوسری نمازوں میں فساد آ جاتا ہے۔ صرف اس قدر فرق ہے کہ جنازے کی نماز میں قہقہہ سے وضو نہیں جاتا اور عورت کی محاذات سے بھی اس میں فساد نہیں آتا۔

مسئلہ: جنازہ کی نماز (بغیر مجبوری کے) اُس مسجد میں پڑھنا مکروہ (تحریمی) ہے جو پنجگانہ، جمعہ یا عیدین کی نماز کے لیے بنائی گئی ہو خواہ جنازہ مسجد سے باہر ہو اور نماز پڑھنے والے اندر ہوں (عالمگیری)

مسئلہ: میت کی نماز میں اس غرض سے تاخیر زیادہ کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے مکروہ ہے۔

مسئلہ: جنازے کی نماز بیٹھ کر یا سواری کی حالت میں پڑھنا جائز نہیں جب کہ کوئی عذر نہ ہو۔

مسئلہ: اگر ایک ہی وقت میں کئی جنازے جمع ہو جائیں تو بہتر یہ ہے کہ ہر جنازے کی نماز علیحدہ پڑھی جائے اور اگر سب جنازوں کی ایک ہی نماز پڑھی جائے تب بھی جائز ہے اور اس وقت چاہیئے کہ سب جنازوں کی صف قائم کر دی جائے جس کی بہتر صورت یہ ہے کہ ایک جنازے کے آگے دوسرا جنازہ رکھ دیا جائے کہ سب کے پیر ایک طرف ہوں اور سب کے سر ایک طرف اور یہ صورت اس لیے بہتر ہے کہ اس میں سب کا سینہ امام کے محاذی ہو جائے گا جو مسنون ہے۔

مسئلہ: اگر جنازے مختلف اصناف کے ہوں تو اس ترتیب سے ان کی صف قائم کر دی جائے کہ امام کے قریب مردوں کے جنازے ان کے بعد لڑکوں کے ان کے بعد بالغ عورتوں کے ان کے بعد نابالغ لڑکیوں کے۔

مسئلہ : اگر کوئی شخص جنازے کی نماز میں ایسے وقت پہنچا کہ کچھ تکبیریں اس کے آنے سے پہلے ہو چکی ہوں تو جس قدر تکبیریں ہو چکی ہوں انکے اعتبار سے وہ شخص مسبوق سمجھا جائے گا اور اس کو چاہیئے کہ فوراً آتے ہی مثل اور نمازوں کے تکبیر تحریمہ کہہ کر شریک نہ ہو جائے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے جب امام تکبیر کہے تو یہ بھی اس کے ساتھ تکبیر کہے ۔ اور یہ تکبیر اس کے حق میں تکبیر تحریمہ ہوگی۔ پھر جب امام سلام پھیر دے تو یہ شخص اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرے اور اس میں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی شخص ایسے وقت پہنچے کہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہو تو وہ شخص اس تکبیر کے حق میں مسبوق نہ سمجھا جائیگا اس کو چاہیئے کہ فوراً تکبیر کہہ کر امام کے سلام سے پہلے شریک ہو جائے ۔ اور ختم نماز کے بعد اپنی گئی ہوئی تکبیروں کا اعادہ کرے۔

مسئلہ : اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ یعنی پہلی تکبیر یا کسی اور تکبیر کے وقت موجود تھا اور نماز میں شرکت کے لیے مستعد تھا مگر سستی یا کسی اور وجہ سے شریک نہ ہوا تو اس کو فوراً تکبیر کہہ کر شریک ہونا چاہیئے۔ امام کی تکبیر کا اس کو انتظار نہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ : جنازے کی نماز کا مسبوق جب اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرلے اور خوف ہو کہ اگر دعا پڑھے گا تو دیر ہوگی اور جنازہ اس کے سامنے سے اٹھا لیا جائے گا تو دعا نہ پڑھے۔

مسئلہ: جنازے کی نماز میں امامت کا استحقاق سب سے زیادہ بادشاہِ وقت کو ہے۔ گو تقویٰ اور ورع میں اس سے بہتر لوگ بھی وہاں موجود ہوں۔ اگر بادشاہِ وقت وہاں نہ ہو تو اس کا نائب یعنی جو شخص اس کی طرف سے حاکم شہر ہو وہ مستحق امامت ہے اور وہ بھی نہ ہو تو قاضی شہر، وہ بھی نہ ہو تو اسکا نائب، ان لوگوں کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امام بنانا بلا ان کے اذن کے جائز نہیں۔ انھیں امام بنانا واجب ہے۔ اگر ان میں سے کوئی وہاں موجود نہ ہو تو اس محلے کا امام مستحق ہے بشرطیکہ میت کے اعزہ میں سے کوئی شخص اس سے افضل نہ ہو ورنہ میت کے وہ اعزہ جن کو حق ولایت حاصل ہے امامت کے مستحق ہیں یا وہ شخص جس کو وہ اجازت دیں۔ اگر بے اجازت میت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھادی ہو جس کو امامت کا استحقاق نہیں تو ولی کو اختیار ہے کہ پھر دوبارہ نماز پڑھے حتیٰ کہ اگر میت دفن ہو چکی ہو تو اس کی قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے تاوقتیکہ نعش کے پھٹ جانے کا خیال نہ ہو۔

دفن کے مسائل

مسئلہ: میت کا دفن کرنا فرض کفایہ ہے جس طرح اسکا غسل اور نماز۔

مسئلہ: جب میت کی نماز سے فراغت ہو جائے تو فوراً اس کو دفن کرنے کے لیے جہاں قبر کھدی ہے لے جانا چاہیئے۔

مسئلہ: اگر میت کوئی شیرخوار بچہ یا اس سے کچھ بڑا ہو تو لوگوں کو چاہیے کہ اس کو دست بدست لے جائیں یعنی اس کو ایک اپنے ہاتھوں پر اٹھا لے پھر اس سے دوسرا آدمی لے لے۔ اسی طرح بدلتے ہوئے لے جائیں اور اگر میت کوئی بڑا آدمی ہو تو اس کو کسی چارپائی وغیرہ پر رکھ کر لے جائیں اور اس کے چاروں پایوں کو ایک ایک آدمی اٹھائے۔ میت کی چارپائی ہاتھوں سے اٹھا کر کندھوں پر رکھنا چاہیے۔ مثل مال اسباب کے شانوں پر لادنا مکروہ ہے۔ اسی طرح بلا عذر اس کا کسی جانور یا گاڑی وغیرہ پر رکھ کر لے جانا مکروہ ہے، اور عذر ہو تو بلا کراہت جائز ہے مثلاً قبرستان بہت دور ہے۔

مسئلہ: میت کے اٹھانے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کا اگلا پایہ اپنے داہنے شانہ پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے۔ بعد اس کے پچھلا داہنا پایہ داہنے شانہ پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے، بعد اس کے اگلا بایاں پایہ بائیں شانے پر رکھ کر دس قدم چلے پھر پچھلا بایاں پایہ بائیں شانے پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے تاکہ چاروں پایوں کو ملا کر چالیس قدم ہو جائیں۔

مسئلہ: جنازے کا تیز قدم لے جانا مسنون ہے مگر نہ اس قدر کہ نعش کو حرکت و اضطراب ہونے لگے۔

مسئلہ: جو لوگ جنازے کے ہمراہ جائیں ان کو قبل اس کے کہ جنازہ شانوں سے اتارا جائے بیٹھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر کوئی ضرورت بیٹھنے کی پیش آئے

تو کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ: جو لوگ جنازے کے ساتھ ہوں اُن کو جنازہ کے پیچھے چلنا مستحب ہے اگرچہ جنازے کے آگے چلنا بھی جائز ہے۔ ہاں اگر سب لوگ جنازے کے آگے ہو جائیں تو مکروہ ہے۔ اسی طرح جنازے کے آگے کسی سواری پر چلنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: جنازے کے ہمراہ پیادہ چلنا مستحب ہے اور اگر کسی سواری پر ہو تو پیچھے چلے۔

مسئلہ: جنازے کے ہمراہ جو لوگ ہوں اُن کو کوئی دُعا یا ذکر بلند آواز سے پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: میت کی قبر کم از کم اس کے نصف قد کے برابر گہری کھودی جائے اور قد سے زیادہ نہ ہونا چاہیے اور موافق اس کے قد کے لمبی ہو اور بغلی قبر بہ نسبت صندوقچی کے بہتر ہے۔ ہاں اگر زمین بہت نرم ہو کہ بغلی کھودنے میں قبر کے بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو تو پھر بغلی نہ کھودی جائے۔

مسئلہ: جب قبر تیار ہو جائے تو میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں اُتاریں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھا جائے اور اُتارنے والے قبلہ رُو ہو کر میت کو اُٹھا کر قبر میں رکھ دیں۔

مسئلہ: قبر میں اُتارنے والوں کا طاق یا جفت ہونا مسنون نہیں ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی قبر مقدس میں چار آدمیوں نے اُتارا تھا۔

مسئلہ : قبر میں میت کو رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ : قبر میں رکھ دینے کے بعد کفن کی وہ گرہ جو کھل جانے کے خوف سے دی گئی تھی کھول دی جائے۔

مسئلہ : بعد اس کے کچی اینٹوں یا نرکل سے بند کر دیں۔ پختہ اینٹوں یا لکڑی کے تختوں سے بند کرنا مکروہ ہے۔ ہاں جہاں زمین بہت نرم ہو کر قبر کے بیٹھ جانے کا خوف ہو تو پختہ اینٹ یا لکڑی کے تختے رکھ دینا یا صندوق میں رکھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ : عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کر کے رکھنا مستحب ہے۔ اور اگر میت کے بدن کے ظاہر ہو جانے کا خوف ہو تو پھر پردہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ : جب میت کو قبر میں رکھ چکیں تو جس قدر مٹی اس کی قبر سے نکلی ہو وہ سب اس پر ڈال دیں اور اس سے زیادہ مٹی ڈالنا مکروہ ہے۔

مسئلہ : قبر میں مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتدا کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈال دے اور پہلی مرتبہ پڑھے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور دوسری مرتبہ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى۔

مسئلہ : بعد دفن کے تھوڑی دیر تک قبر پر ٹھہرنا اور میت کے لیے دُعائے مغفرت کرنا یا قرآن مجید پڑھ کر اس کا ثواب اس کو پہنچانا مستحب ہے۔

مسئلہ : بعد مٹی ڈال چکنے کے قبر پر پانی چھڑک دینا مستحب ہے۔

مسئلہ : کسی میت کو چھوٹا ہو یا بڑا مکان کے اندر دفن نہ کرنا چاہیئے، اس لیے کہ یہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے۔

مسئلہ : قبر کا مربع بنانا مکروہ ہے۔ مستحب یہ ہے کہ اٹھتی ہوئی مثل کوہان شتر کے بنائی جائے۔ اس کی بلندی ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ ہونی چاہیئے۔

مسئلہ : قبر کا ایک بالشت سے بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ تحریمی ہے قبر پر گچ کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ : بعد دفن کر چکنے کے قبر پر کوئی عمارت مثل گنبد یا قبے وغیرہ کے بنانا بغرض زینت حرام ہے اور مضبوطی کی نیت سے مکروہ ہے۔ میت کی قبر پر کوئی چیز بطور یادداشت کے لکھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ کوئی ضرورت ہو تو ورنہ جائز نہیں لیکن اس زمانے میں چونکہ عوام نے اپنے عقائد اور اعمال کو بہت خراب کر لیا ہے اور ان مفاسد سے مباح بھی ناجائز ہو جاتا ہے اس لیے ایسے امور بالکل ناجائز ہوں گے۔

جنازے کے متفرق مسائل

مسئلہ : اگر میت کو قبر میں قبلہ رُو کرنا یاد نہ رہے اور بعد دفن کر دینے یا مٹی ڈال دینے کے خیال آئے تو پھر قبلہ رُو کرنے کے لیے اس کی قبر کھولنا جائز نہیں۔ ہاں اگر صرف تختے رکھے گئے ہوں مٹی نہ ڈالی گئی ہو تو تختے ہٹا کر اس کو قبلہ رُو کر دینا چاہیئے۔

مسئلہ : رونے والی عورتوں یا بین کرنے والیوں کا جنازہ کے ساتھ جانا ممنوع ہے۔

مسئلہ : میت کو قبر میں رکھتے وقت اذان کہنا بدعت ہے۔

مسئلہ : اگر امام جنازے کی نماز میں چار تکبیر سے زیادہ کہے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ ان زائد تکبیروں میں امام کا اتباع نہ کریں بلکہ سکوت کیے ہوئے کھڑے رہیں جب امام سلام پھیرے تو خود بھی سلام پھیر دیں۔

مسئلہ : اگر کوئی شخص کشتی یا جہاز پر مر جائے اور زمین وہاں سے اس قدر دُور ہو کہ نعش کے خراب ہونے کا خوف ہو تو اس وقت چاہیئے کہ غسل اور تکفین اور نماز سے فارغ ہو کر اس کو دریا میں ڈال دیں اور اگر کنارہ اس قدر دُور نہ ہو اور وہاں جلدی اُترنے کی اُمید ہو تو اس نعش کو رکھ چھوڑیں اور زمین میں دفن کر دیں۔

مسئلہ : اگر کسی شخص کو نمازِ جنازہ کی وہ دعا جو منقول ہے یاد نہ ہو تو اس کو صرف اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ. کہہ دینا کافی ہے۔

مسئلہ : جب قبر پر مٹی پڑ چکے تو اس کے بعد میت کا قبر سے نکالنا جائز نہیں۔ ہاں اگر کسی آدمی کی حق تلفی ہوتی ہو تو نکالنا جائز ہے۔ مثال : ۱۔ جس زمین میں اس کو دفن کیا ہے وہ کسی دوسرے کی ملک ہو اور وہ اس کے دفن پر راضی نہ ہو۔ ۲۔ اور کسی شخص کا مال قبر میں گر گیا ہو۔

مسئلہ : اگر کوئی عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو اس کا پیٹ چاک کر کے وہ بچہ نکال لیا جائے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کا مال نگل کر مر جائے اور مال والا مال مانگے تو وہ مال اس کا پیٹ چاک کر کے نکال لیا جائے لیکن اگر مُردہ مال چھوڑ کر مرا ہے تو اس کے ترکہ میں سے وہ مال ادا کر دیا جائے اور پیٹ چاک نہ کیا جائے۔

مسئلہ : قبل دفن کے نعش کا ایک مقام سے دوسرے مقام میں دفن کرنے کے لیے لے جانا خلافِ اَولیٰ ہے جبکہ وہ دوسرا مقام ایک میل یا دو میل سے زیادہ نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ ہو تو جائز نہیں اور بعد دفن کے نعش کو کھود کر لے جانا تو ہر حالت میں ناجائز ہے۔

مسئلہ : میت کی تعریف کرنا خواہ نظم میں ہو یا نثر میں جائز ہے بشرطیکہ تعریف میں کسی قسم کا مبالغہ نہ ہو۔ وہ تعریفیں بیان نہ کی جائیں جو اس میں نہ ہوں۔

مسئلہ: میت کے اعزہ کو تسکین و تسلی دینا اور صبر کے فضائل اور اس کا ثواب اُن کو سنا کر صبر پر رغبت دلانا اور اُن کے لیے اور میت کے لیے دُعا کرنا جائز ہے۔ اسی کو تعزیت کہتے ہیں۔ تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہ تنزیہی ہے لیکن اگر تعزیت کرنے والا یا میت کے اعزہ سفر میں ہوں اور تین دن کے بعد آئیں تو اس صورت میں تین دن کے بعد بھی تعزیت کرنا مکروہ نہیں جو شخص ایک مرتبہ تعزیت کر چکا ہو تو اس کو پھر دوبارہ تعزیت کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: اپنے لیے کفن تیار رکھنا مکروہ نہیں، قبر کا تیار رکھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: میت کے کفن پر بغیر روشنائی کے ویسے ہی انگلی کی حرکت سے کوئی دعا لکھنا یا اس کے سینے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور پیشانی پر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھنا جائز ہے۔ مگر کسی صحیح حدیث سے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ اس لیے اس کے مسنون یا مستحب ہونے کا خیال نہ رکھنا چاہیے۔

مسئلہ: قبر پر کوئی سبز شاخ رکھ دینا مستحب ہے اور اس کے قریب کوئی درخت وغیرہ نکل آیا ہو تو اس کا کاٹ ڈالنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ایک قبر میں ایک سے زیادہ نعشوں کو دفن نہ کرنا چاہیے مگر بوقت ضرورت شدیدہ جائز ہے۔ پھر اگر سب مُردے مرد ہی مرد ہوں تو جو ان سب میں افضل ہو اُس کو آگے رکھیں باقی سب کو اُس کے پیچھے درجہ بدرجہ

رکھ دیں اور اگر کچھ مرد ہوں اور کچھ عورتیں، تو مردوں کو آگے رکھیں اور ان کے
پیچھے عورتوں کو۔

مسئلہ ، قبروں کی زیارت کرنا یعنی ان کو جا کر دیکھنا مردوں کے لیے مستحب ہے، بہتر یہ ہے کہ ہر جمعہ کو زیارت قبور کی جائے۔ بزرگوں کی زیارت کے لیے سفر کر کے جانا بھی جائز ہے جب کہ کوئی عقیدہ اور عمل خلاف شرع نہ ہو جیسا کہ آجکل عرسوں میں مفاسد ہوتے ہیں۔

شہید کے احکام

اگرچہ شہید بھی بظاہر میت ہے مگر عام موتی کے سب احکام اس میں جاری نہیں ہو سکتے اور فضائل بھی اس کے بہت ہیں۔ اس لیے انکے احکام علیحدہ بیان کیے جاتے ہیں۔

شہید وہ ہے جس میں یہ شرائط پائی جائیں :

۱۔ مسلمان ہونا۔ پس غیر مسلم کے لیے کسی قسم کی شہادت ثابت نہیں ہو سکتی۔

۲۔ مکلف یعنی عاقل بالغ ہونا۔ پس جو شخص حالت جنون وغیرہ میں مارا جائے یا عدم بلوغ کی حالت میں تو اس کے لیے شہادت کے وہ احکام جن کا ذکر ہم آگے کریں گے ثابت نہ ہوں گے۔

۳۔ حدث اکبر سے پاک ہونا۔ اگر کوئی حالت جنابت میں یا کوئی عورت

حیض ونفاس میں شہید ہو جائے تو اس کے لیے بھی شہید کے وہ احکام ثابت نہ ہوں گے۔

۴۔ بے گناہ مقتول ہونا۔ پس اگر کوئی شخص بے گناہ نہیں مقتول ہوا بلکہ جرم شرعی کی سزا میں مارا گیا ہو تو اس کے لیے شہید کے وہ احکام ثابت نہ ہوں گے۔

۵۔ اگر کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھ سے مارا گیا ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ کسی آلۂ جارحہ سے مارا گیا ہو مثلاً کسی پتھر وغیرہ سے مارا جائے تو اس پر شہید کے احکام جاری نہ ہوں گے لیکن لوہا مطلقاً آلۂ جارحہ کے حکم میں ہے گو اس میں دھار نہ ہو اور اگر کوئی شخص حربی کافروں یا باغیوں یا ڈاکوؤں کے ہاتھ سے مارا گیا ہو یا ان کے معرکۂ جنگ میں مقتول ملے تو اس میں آلۂ جارحہ سے مقتول ہونے کی شرط نہیں۔ حتیٰ کہ کسی پتھر وغیرہ سے بھی وہ لوگ ماریں اور یہ مر جائے تو شہید کے احکام اس پر جاری ہو جائیں گے۔

۶۔ اس قتل کی سزا میں ابتداءً شریعت کی طرف سے کوئی مالی عوض مقرر نہ ہوا ہو بلکہ قصاص واجب ہوا ہو پس اگر مالی عوض مقرر ہو گا تب بھی اس مقتول پر شہید کے احکام جاری نہ ہوں گے۔ گو ظلماً مارا جائے۔ مثال: ۱۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو غیر آلۂ جارحہ سے قتل کر دے۔ ۲۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو آلۂ جارحہ سے قتل کرے مگر خطاءً مثلاً کسی جانور یا کسی نشانے پر

حملہ کر رہا ہو اور وہ کسی انسان کے لگ جائے۔ ۳۔ کوئی شخص کسی جگہ سوائے معرکہ جنگ کے مقتول پایا جائے اور کوئی قاتل اس کا معلوم نہ ہو۔ ان سب صورتوں میں چونکہ اس قتل کے عوض میں مال واجب ہوتا ہے۔ قصاص نہیں واجب ہوتا۔ اس لیے یہاں شہید کے احکام نہ جاری ہوں گے۔

۷۔ بعد زخم لگنے کے پھر کوئی امر راحت و تمتع زندگی کا مثل کھانے پینے، سونے، دوا کرنے، خرید و فروخت وغیرہ کے اس سے وقوع میں نہ آئے اور نہ بقدر وقت ایک نماز کے اس کی زندگی حالت ہوش و حواس میں گزرے اور نہ اس کو حالت ہوش میں معرکے سے اٹھا کر لائیں۔ ہاں اگر جانوروں کے پامال کرنے کے خوف سے اٹھا لائیں تو کچھ حرج نہ ہوگا۔ پس اگر کوئی شخص زیادہ کلام کرے تو وہ بھی شہید کے احکام میں داخل نہ ہوگا۔ اس لیے کہ زیادہ کلام کرنا زندوں کی شان سے ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص وصیت کرے تو وہ وصیت اگر کسی دنیاوی معاملہ میں ہو تو وہ شہید کے حکم سے خارج ہو جائے گا اور اگر دینی معاملہ میں ہو تو خارج نہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص معرکہ جنگ میں شہید ہوا ہو اور اس سے یہ باتیں صادر ہوں تو شہید کے احکام سے خارج ہو جائے گا ورنہ نہیں لیکن یہ شخص اگر محاربہ میں شہید ہوا ہے اور ہنوز لڑائی ختم نہیں ہوئی تو باوجود تمتعات مذکورہ کے بھی وہ شہید ہے۔

مسئلہ: جس شہید میں یہ سب شرائط پائی جائیں اس کا ایک حکم یہ ہے

کہ اس کو غسل نہ دیا جائے اور اس کے خون کو جسم سے زائل نہ کیا جائے، اسی طرح اس کو دفن کر دیں۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ جو کپڑے پہنے ہوئے ہو ان کپڑوں کو جسم سے نہ اتاریں۔ ہاں اگر اس کے کپڑے عددِ مسنون سے کم ہوں تو عددِ مسنون کے پورا کرنے کے لیے اور کپڑے زیادہ کیے جائیں۔ اسی طرح اگر اس کے کپڑے کفنِ مسنون سے زیادہ ہوں تو زائد کپڑے اتار لیے جائیں اور اگر اس کے جسم پر ایسے کپڑے ہوں جن میں کفن بننے کی صلاحیت نہ ہو جیسے پوستین وغیرہ تو اس کو اتارنا چاہیے۔ ٹوپی، جوتا، ہتھیار وغیرہ ہر حال میں اتار لیے جائیں گے اور باقی سب احکام جو اور موتی کے لیے ہیں مثلاً نماز وغیرہ کے وہ سب ان کے حق میں بھی جاری ہوں گے۔ اگر کسی شہید میں ان شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو اس کو غسل بھی دیا جائے گا اور مثل دوسرے مُردوں کے کفن بھی پہنایا جائے گا۔ (مسائل بہشتی زیور)

نفل نمازیں

فرائض، واجبات اور سُنن کے علاوہ کچھ نمازیں نوافل کی بھی ہیں، جن کے فضائل احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ اب ان نوافل کو ہم بالترتیب عرض کرتے ہیں:

نمازِ تہجد

حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ فرض نماز کے بعد رات کی نماز تمام نمازوں سے افضل ہے جس طرح رمضان کے روزوں کے بعد عاشورہ کا روزہ تمام روزوں سے افضل ہے۔ (مسلم شریف)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں تمام لوگ ایک ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو رات کو عبادت کے لیے اپنے بستروں کو خالی چھوڑ دیا کرتے تھے، یہ آواز سن کر تہجد گزار بندے جمع ہو جائیں گے اور ان کو بلا حساب جنت میں داخل کر دیا جائیگا اس کے بعد باقی لوگوں کا حساب کیا جائے گا۔ (بیہقی شریف)

نمازِ حاجت کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت یا ضرورت ہو، اللہ تعالیٰ سے یا کسی آدمی سے اس کو چاہیے کہ وضو کرے اور خوب

اچھا وضو کرے، اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، پھر اللہ کریم سے اس طرح دعا مانگے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

فائدہ: یہ بات اتنی واضح ہے کہ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ مخلوقات کی ساری حاجتیں اور ضرورتیں صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور بظاہر جو کام بندوں کے ہاتھوں سے ہوتے دکھائی دیتے ہیں، دراصل وہ بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور اسی کے حکم سے پورے ہوتے ہیں۔ نماز حاجت کا جو طریقہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث شریف میں تعلیم فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پوری کرانے کا بہترین طریقہ ہے اور جن بندوں کو ان ایمانی حقیقتوں پر یقین نصیب ہے ان کا یہی

تجربہ ہے اور انھوں نے نمازِ حاجت کو خزائن الٰہیہ کی کنجی پایا ہے۔ اللہ کریم ہر حاجت میں ہماری مدد فرمادیں۔ آمین

نمازِ توبہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ جب کوئی آدمی گناہ کرتا ہے اور گناہ کے بعد فوراً ہی وضو کرکے دو رکعتیں پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے۔ (ترمذی شریف)

نمازِ شکر

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا نعمتوں کی زیادتی کا باعث ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے، لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ یعنی (اگر تم شکر کروگے تو تم کو زیادہ نعمت دوں گا) سورۂ ابراہیم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی خوشی کا واقعہ پیش آتا یا خوش کیا جاتا تو سجدہ میں گر پڑتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔ (ترمذی شریف)

ابوجہل کے قتل کی خبر ملنے پر آپ نے دو رکعت بطورِ شکرانہ ادا فرمائیں (ابن ماجہ)

نمازِ شکر ادا کرنا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور اولیاء عظام رحمہم اللہ

کا بھی معمول رہا ہے اس لیے جب کسی مسلمان کو کوئی نعمت ملے یا راحت میسر آئے تو اُسے دُو رکعت نماز بطورِ شکر ادا کرنا مستحب ہے۔

مسائل نمازِ تراویح

مسئلہ : رمضان شریف کے مہینے میں تراویح کی نماز بھی سُنت ہے اس کی بھی تاکید آئی ہے۔ اس کا چھوڑ دینا اور نہ پڑھنا گناہ ہے۔ عشاء کے فرض اور سُنتوں کے بعد بیس رکعت تراویح پڑھے۔ چاہے دُو دُو رکعت کی نیت باندھے، چاہے چار چار رکعت کی۔ مگر دُو دُو رکعت پڑھنا افضل ہے۔ جب بیس رکعت تراویح پڑھ چکے تو وتر پڑھے۔

مسئلہ : وتر کو بعد تراویح کے جماعت سے پڑھنا بہتر ہے۔ اگر پہلے پڑھ لے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ : نمازِ تراویح میں چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں مستحب ہے۔ ہاں اتنی دیر تک بیٹھنے سے لوگوں کو تکلیف ہو اور جماعت کے کم ہو جانے کا خوف ہو تو اس سے کم بیٹھنے میں اختیار ہے چاہے تنہا نوافل پڑھے یا تسبیح وغیرہ پڑھے، چاہے چُپ بیٹھا رہے۔

مسئلہ : اگر کوئی شخص عشاء کی نماز کے بعد تراویح پڑھ چکا ہو اور بعد

پڑھ چکنے کے معلوم ہو کہ عشاء کی نماز میں کوئی ایسی بات ہو گئی تھی جس کی وجہ سے عشاء کی نماز نہیں ہوئی تو اس کو عشاء کی نماز کے اعادہ کے بعد نماز تراویح کا بھی اعادہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ: اگر دو رکعت تراویح کی نیت کی اور دوسری رکعت پر قعدہ کرنا بھول گیا تو تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آنے پر بیٹھ جانا چاہیئے اور اگر سجدہ کر لیا تو ایک رکعت اور ملا کے چار کر لے۔ دو رکعت تراویح ہو جائیں گی اور دو نفل۔ دونوں صورتوں میں سجدۂ سہو کرے اور زائد رکعتوں میں پڑھا ہوا قرآن معتبر ہو گا۔ (امداد الفتاویٰ وغیرہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچے کہ عشاء کی نماز ہو چکی ہو تو اُسے چاہیئے کہ پہلے عشاء کی نماز پڑھ لے، پھر تراویح میں شریک ہو۔ اگر اس درمیان میں نماز تراویح کی کچھ رکعتیں ہو جائیں تو ان کو وتر پڑھنے کے بعد پڑھے اور یہ شخص وتر جماعت سے پڑھے۔

مسئلہ: مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سُنّتِ مؤکدہ ہے اور لوگوں کو کاہلی اور سستی سے اس کو ترک نہ کرنا چاہیئے ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ پورا قرآن مجید پڑھا جائے گا تو لوگ نماز میں نہ آئیں گے اور جماعت ٹوٹ جائے گی یا ان لوگوں کو بہت ناگوار ہو گا تو بہتر ہے جس قدر لوگوں کو گراں نہ گزرے اسی قدر پڑھا جائے۔ الم ترکیف سے اخیر تک دس

سورتیں پڑھ دی جائیں۔ ہر رکعت میں ایک سورت، پھر جب دس رکعتیں ہو جائیں تو ان ہی سورتوں کو دوبارہ پڑھ دے یا اور جو سورتیں چاہے، پڑھے۔

مسئلہ: ایک قرآن مجید سے زیادہ نہ پڑھے تاوقتیکہ لوگوں کا شوق نہ معلوم ہو جائے۔

مسئلہ: ایک رات میں پورے قرآن مجید کا پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ لوگ نہایت شوقین ہوں کہ ان کو گراں نہ گزرے اور اگر ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔

مسئلہ: تراویح میں کسی سورت کے شروع پر ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھ لینا چاہیے۔ اس لیے کہ بسم اللہ بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے اگرچہ کسی سورت کا جزو نہیں۔ پس اگر بسم اللہ بالکل نہ پڑھی جائے تو قرآن مجید کے پورا ہونے میں ایک آیت کی کمی رہ جائے گی۔ اور اگر آہستہ آواز سے پڑھی جائے گی تو مقتدیوں کا قرآن مجید پورا نہ ہوگا۔

مسئلہ: تراویح کا رمضان کے پورے مہینے میں پڑھنا سنت ہے، اگرچہ قرآن مجید مہینہ تمام ہونے سے قبل ہی ختم ہو جائے مثلاً پندرہ روز میں پورا قرآن مجید پڑھ دیا جائے تو باقی دنوں میں بھی تراویح کا پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے۔

مسئلہ: صحیح یہ ہے کہ قل ھو اللہ کا تراویح میں تین مرتبہ پڑھنا جیسا کہ آجکل دستور ہے مکروہ ہے۔

تسبیح تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ
ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ
وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ
الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ
رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا
مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ

ترجمہ: پاک ذات ہے اللہ کی جو ملک اور بادشاہت والا ہے، پاک
ذات ہے اللہ کی جو عزت والا اور عظمت والا اور ہیبت والا اور قدرت والا
اور بڑائی والا اور دبدبہ والا ہے۔ پاک ذات ہے اللہ کی جو بادشاہ ہے، زندہ رہنے
والا ہے، نہ اس کو نیند آتی ہے اور نہ موت، وہ بے انتہا پاک ہے، بے انتہا
مقدس ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے۔ اے اللہ
بچا ہم کو (دوزخ کی) آگ سے اے بچانے والے، اے پناہ دینے والے
اے نجات دینے والے۔

صلوٰۃ التسبیح

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس سے فرمایا: ہوسکے تو یہ نماز ہر روز پڑھا کرو، ورنہ ہر جمعہ کو، اگر جمعہ کو نہ پڑھ سکو تو ہر ماہ، اگر ہر ماہ نہ پڑھ سکو تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو عمر میں ایک بار پڑھ لیں۔ اس نماز کے ادا کرنے کا طریقہ وہ ہے جو حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے منقول ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کے بعد ثنا یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھیں۔ ثنا سے فارغ ہو کر پندرہ بار ان کلمات کو پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

اس کے بعد سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ لیں۔ رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کے بعد یہی تسبیح یعنی سُبْحَانَ اللّٰہ آخر تک دس مرتبہ پڑھیں۔ رکوع سے کھڑے ہو کر رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے بعد دس مرتبہ پہلے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس مرتبہ سجدہ سے اُٹھنے کے بعد یعنی دوسرے سجدہ سے پہلے دس مرتبہ اور دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھیں۔ اس طرح تسبیح پڑھنے کی تعداد پچھتر ۷۵ ہو جائے گی۔ اب دوسرے سجدہ کے بعد قعدہ چھوڑ کر قیام کریں۔ اور

قرأت سے پہلے پندرہ بار تسبیح پڑھیں۔ قرأت سے فارغ ہو کر رکوع میں جانے سے پہلے دس بار تسبیح پڑھیں۔ اس کے بعد پہلی رکعت کی طرح رکوع سجدے وغیرہ میں دس دس بار پڑھیں۔ دوسرے سجدے کے بعد قعدہ کریں اور التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جائیں۔ تیسری رکعت میں قرأت سے پہلے پندرہ بار اور قرأت کے بعد دس بار۔ اسی طرح رکوع سجدے میں دس دس بار تسبیح پڑھیں۔ تیسری رکعت کے بعد دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر پھر قیام کریں اور قرأت کے اول آخر میں بالترتیب پندرہ اور دس بار پڑھیں پھر اسی طرح رکوع اور سجدے میں دس دس بار تسبیح پڑھیں دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیریں۔ مجموعی طور پر ان چار رکعتوں میں تین سو بار تسبیح پڑھی گئی۔ یہ ترکیب اکثر علماء حنفیہ نے اختیار کی ہے۔

فضیلت : فرمایا کہ اگر آپ ان پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے، پچھلے، پرانے، نئے، قصداً، سہواً، چھوٹے، بڑے، پوشیدہ اور اعلانیہ کیے ہوئے سب گناہوں کو معاف فرمائیں گے۔

صلوٰۃ اشراق

جب فجر کی نماز پڑھ چکے تو نماز کی جگہ سے نہ اُٹھے۔ اسی جگہ پر

بیٹھے بیٹھے کچھ پڑھتا رہے۔ دُنیا کی کوئی بات چیت نہ کرے نہ دُنیا کا کوئی کام کرے۔ جب سُورج نکل کر تقریباً پندرہ منٹ ہو جائیں تو دو رکعت یا چار رکعت پڑھ لے تو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے اور اگر فجر کی نماز کے بعد دُنیا کے کسی دھندے میں لگ گیا پھر سُورج اونچا ہو جانے کے بعد اشراق کی نماز پڑھی تو بھی درست ہے لیکن ثواب کم ہو جائے گا۔ (ترمذی)

نمازِ کسوف و خسوف

مسئلہ: کسوف (سورج گرہن) کے وقت دو رکعت نماز مسنون ہے۔

مسئلہ: نمازِ کسوف جماعت سے ادا کی جائے بشرطیکہ امام جمعہ یا حاکمِ وقت یا اس کا نائب امامت کرے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر امام مسجد اپنی مسجد میں نمازِ کسوف پڑھا سکتا ہے۔

مسئلہ: نمازِ کسوف کے لیے اذان یا اقامت نہیں ہے۔ اگر لوگوں کو جمع کرنا مقصود ہو تو "الصلوٰۃ جامعۃ" پکارا جائے۔

مسئلہ: نمازِ کسوف میں بڑی سُورتوں کا مثل سُورۃ بقرۃ وغیرہ کے پڑھنا اور رکوع اور سجدوں کا بہت دیر تک ادا کرنا مسنون ہے اور قرأت آہستہ پڑھے۔

مسئلہ: نماز کے بعد امام کو چاہیئے کہ دُعا میں مصروف ہو جائے اور

سب مقتدی آمین آمین کہیں جب تک کہ گرہن موقوف نہ ہو جائے دُعا میں مشغول رہنا چاہیے۔ ہاں اگر ایسی حالت میں آفتاب غروب ہو جائے یا کسی نماز کا وقت آجائے تو دُعا کو موقوف کر کے نماز میں مشغول ہو جانا چاہیے۔

مسئلہ: خسوف (چاند گرہن) کے وقت بھی دو رکعت نماز مسنون ہے مگر اس میں جماعت مسنون نہیں۔ سب لوگ تنہا علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھیں۔

مسئلہ: اسی طرح جب کوئی خوف یا مصیبت پیش آئے تو نماز پڑھنا مسنون ہے مثلاً سخت آندھی چلے یا زلزلہ آئے یا بجلی گرے یا ستارے ٹوٹیں یا برف گرے یا پانی بہت برسے یا کوئی مرض عام مثل ہیضہ وغیرہ پھیل جائے یا کسی دشمن وغیرہ کا خوف ہو مگر ان اوقات میں نمازیں پڑھی جائیں ان میں جماعت نہ کی جائے۔ ہر شخص اپنے گھر میں تنہا پڑھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مصیبت یا رنج ہوتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔

نمازِ چاشت

جب دھوپ تیز ہو جائے تب کم سے کم دو رکعت یا اس سے زیادہ چار رکعت یا آٹھ رکعت یا بارہ رکعت پڑھے اس کا بہت ثواب ہے اور رفع افلاس کے لیے بھی یہ نماز مجربات سے ہے۔ (مشکوٰۃ۔ تنویر)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو رکعتیں چاشت کی پڑھنے والا غافلوں میں نہیں لکھا جاتا اور چار رکعتیں پڑھنے والا عبادت گزاروں میں لکھا جاتا ہے اور چھ رکعتیں پڑھنے والے سے دن بھر کے فکرات دور کر دیے جاتے ہیں اور جو آٹھ رکعتیں پڑھے وہ پرہیز گاروں میں لکھا جاتا ہے اور بارہ رکعتیں پڑھنے والے کا گھر جنت میں بنا دیا جاتا ہے (طبرانی)

صلوٰۃُ الاوّابین

مغرب کی (تین) رکعتوں کے بعد کم سے کم چھ، یا بیس رکعتیں پڑھے (کبیری) حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اس کے سب گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں (طبرانی) اور جو بیس رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بناتا ہے۔ (ترمذی)

نمازِ استخارہ

جب کوئی اہم کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ سے صلاح لے لے اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں۔ حدیث میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور

استخارہ نہ کرنا بڑی کم نصیبی کی بات ہے۔ کہیں شادی کرے یا سفر کرے یا اور کوئی (جائز) کام کرے تو بغیر استخارہ کیے نہ کرے۔ انشاء اللہ کبھی اپنے کیے پر پشیمان نہ ہوگا۔ (درمختار)

طریقہ اس کا یہ ہے کہ تازہ وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھے اس کے بعد خوب دل لگا کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِيۡرُكَ بِعِلۡمِكَ وَاَسۡتَقۡدِرُكَ بِقُدۡرَتِكَ وَاَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ الۡعَظِيۡمِ فَاِنَّكَ تَقۡدِرُ وَلَآ اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَآ اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ. اَللّٰهُمَّ اِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ هٰذَا الۡاَمۡرَ خَيۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِيۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ فَاقۡدِرۡهُ لِیۡ وَيَسِّرۡهُ لِیۡ ثُمَّ بَارِكۡ لِیۡ فِيۡهِ وَاِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ هٰذَا الۡاَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِيۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ فَاصۡرِفۡهُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡهُ وَاقۡدِرۡ لِیَ الۡخَيۡرَ حَيۡثُ كَانَ ثُمَّ اَرۡضِنِیۡ بِهٖ۔ ترجمہ: (اے اللہ! میں بھلائی مانگتا ہوں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ اور قدرت مانگتا ہوں تجھ سے تیری قدرت کے ساتھ اور مانگتا ہوں تجھ سے تیرے بڑے فضل میں سے کیونکہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا،

اور تُو بہت جاننے والا ہے چھپی باتوں کا۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے اس کام کو اچھا میرے لیے میرے دین میں اور میری معاش میں اور میرے انجام کار میں تو تجویز کر دے اس کو میرے لیے اور آسان کر دے اس کو میرے لیے پھر برکت دے اس کو میرے لیے اور اگر تُو جانتا ہے اس کام کو بُرا میرے لیے میرے دین میں اور میری معاش میں اور میرے انجام کار میں تو ہٹا دے اسکو مجھ سے اور ہٹا دے مجھ کو اس سے اور نصیب کر مجھے بھلائی جہاں کہیں بھی ہو پھر راضی رکھ مجھ کو اس پر (مشکوٰۃ) اور جب هٰذَا الْاَمْر پر پہنچے جس لفظ پر (دو جگہ) لکیر بنی ہے تو اس کے پڑھتے وقت اپنے کام کا خیال کرے۔ اس کے بعد پاک صاف بستر پر قبلہ کی طرف منہ کر کے باوضو سو جائے اور جب سو کر اُٹھے، اُسی کو کرنا چاہیے۔ (رد المختار)

مسئلہ: بعض احادیث میں مذکور ہے کہ اس کی پہلی رکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھے اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰه اور بہتر ہے کہ دُعا کے اوّل و آخر سات مرتبہ دُرود شریف پڑھے (احیاء العلوم)

اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور تردد نہ جائے تو دوسرے دن پھر ایسا ہی کرے، اسی طرح سات دن تک کرے۔ انشاء اللہ ضرور اس کام کی اچھائی بُرائی معلوم ہو جائے گی۔

اگر کوئی شخص خود استخارہ نہ کر سکے تو دوسرے سے کرا سکتا ہے مگر

بہتر یہ ہے کہ خود ہی استخارہ کرے۔ اور اگر نماز نہ پڑھ سکے تو صرف دُعا ہی سے استخارہ کرے۔ (طحطاوی علی مراقی)

پردہ اور مسلمان خاتون

یہ حقیقت ہے کہ عورت پہلے تو حجاب و پردے نکلتی ہے پھر وہ آپے سے باہر ہو جاتی ہے حتیٰ کہ پھر مرد کے قبضے سے بھی نکل جاتی ہے۔ اسلام نے جس نظامِ معاشرت کی دُنیا کو تعلیم دی ہے وہ طہارت و تقویٰ اور عفت و پاکدامنی کا ضامن ہے۔ اس میں اعمال و اخلاق کی خوبیاں مضمر ہیں۔ اسی میں عزت ہے اور عافیت بھی۔

مسلمانوں کو حق تعالیٰ شانہ نے اسلام ہی کی بدولت عزت عطا فرمائی ہے اس کی ایمانی غیرت اور دینی جذبہ حمیت کو ہرگز یہ گوارا نہ ہونا چاہیے کہ وہ اسلامی طرزِ معاشرت چھوڑ کر غیروں کی وضع قطع طور و طریق اور ان قوموں کا تمدن اختیار کرے جو خدا کے کلام پاک میں "مغضوب علیہم" اور "ضالین" قرار دیے گئے ہیں یعنی یہود و نصاریٰ جن کے راستے سے پناہ مانگنے کی ہر رکعت میں دُعا کی جاتی ہے اور بندہ پروردگار کی بارگاہ میں ہاتھ باندھے یہی عرض کرتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ الخ کہ اے اللہ راستہ دکھا اور چلا تو ہم کو اُن لوگوں کا جن پر تُو نے انعام فرمایا ہے نہ ان لوگوں کا جن پر

غضب نازل کیا گیا اور نہ اُن لوگوں کا جو سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کا یہ فرمان ہم کو قلب و دماغ کی گہرائیوں میں رچا لینا چاہیے نحن قوم اعزنا اللہ بالاسلام کہ بے شک ہم وہ قوم ہیں، جس کو اللہ نے اسلام کی بدولت عزت دی ہے۔ انگریز مسلمانوں کا نہایت خطرناک اور مکار دشمن ہے اس نے ہم میں سے ناقص الفہم لوگوں کو آزادیٔ نسواں کا لفظ رٹا کر بے حجابی بے حیائی عریانیت اور بدکاریوں میں مبتلا کر دیا اور طرح طرح کی گندگیاں اسلام کے عفت مآب نظام معاشرت میں پیدا کرنے کے لیے مختلف قسم کے جال پھیلا دیے جس میں اسلام سے محبت نہ رکھنے والے لوگ بڑی تیزی سے پھنستے جا رہے ہیں اور بھول گئے کہ وہ یورپ جس نے آزادیٔ نسواں کے نام پر فریب عنوان سے اس لعنت کو اور گندگی کو پھیلایا اس سے ہماری قومی اور ملی اقدار کس قدر پامال ہو چکی ہیں اور اسلامی عظمتوں سے دور ہو کر مغربی معاشرت کی گندگیوں میں آلودہ ہو گئے۔

سیدنا عمر فاروقؓ کا منشا تو یہ تھا کہ عورت کو باہر نکلنے کی کسی بھی حالت میں اجازت نہ ہو حتیٰ کہ وہ اس بات کو بھی پسند نہ کرتے تھے کہ عورتیں مسجدوں میں جا کر نماز ادا کریں لیکن شریعت نے اس قدر تنگی تو نہیں رکھی البتہ پردہ کی رعایت اور پابندی کے ساتھ بضرورت باہر جانے کی اجازت دے دی حتیٰ کہ اگر کوئی عورت مسجد میں جائے تو کسی قسم کی زینت ہرگز ہرگز نہ اختیار کرے مشہور محدث

ابن خزیمہ نے بروایۃ موسیٰ بن یسار بیان کیا کہ ایک عورت ابو ہریرہؓ کے سامنے سے گزری اس کا لباس خوشبو سے مہک رہا تھا۔ ابو ہریرہؓ نے اسے تنبیہی لہجہ میں پکارا یا امتہ الجبار تو کدھر جا رہی ہے اس نے کہا اے ابو ہریرہؓ میں مسجد جا رہی ہوں۔ فرمایا اچھا اور تو نے خوشبو بھی لگا رکھی ہے جا واپس لوٹ اور جا کر غسل کر۔ بہر کیف قرآن و حدیث نے مسئلہ حجاب کو روشن اور واضح دلائل کے ساتھ بیان فرما دیا ہے جس میں کسی قسم کے شک و تردد کی گنجائش نہیں۔ ہر مسلمان پر اللہ کے تمام احکام کی اطاعت و پابندی لازم ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی معاشرتی زندگی پوری طرح احکام اسلام کے تابع بنائیں۔ مغربی تمدن ہلاکت و تباہی کا سامان ہے جس میں دین و دنیا اخلاق و ایمان کی تباہی و بربادی ہے۔ اللہ کی ناراضگی اور اس کے غضب کو دعوت دینا ہے۔ مسلمان کی ایمانی غیرت اور حمیت کو ہرگز یہ گوارا نہ ہونا چاہیئے۔ وہ مغربی اقوام کی ناپاک اور ذلیل معاشرت اختیار کریں۔ وہ لوگ جو بے پردگی کو رواج دیتے ہیں ان کا عمل اور ان کے افکار و خیالات اسلام کے نظریات اور اس کے معاشرتی احکام و فرائض کے ساتھ بغاوت ہے۔ ان کو حق تعالیٰ شانہٗ کی اس وعید اور دھمکی سے غافل نہ ہونا چاہیئے۔ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ (پس ڈرنا چاہیئے ان لوگوں کو جو اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں کہیں ایسا نہ

ہو کوئی فتنہ و مصیبت آگھیرے یا اُن پر کوئی دردناک عذاب مسلط ہو جائے۔
خداوندِ عالم تمام مسلمانوں کو احکامِ اسلام کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے
اور وہ زندگی عطا فرمائے جس سے وہ اور اس کا رسول راضی ہو۔

آمین یا رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

فقط احقر خادمِ اسلام
محمد مالک کاندھلوی غفر اللہ لہ

(ماخوذ از پردہ اور مسلمان کا تمدن) ۳۔ ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۔ (اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر انسان کو یہ دیکھنا اور سوچنا چاہیے کہ اُس نے کل آنے والے دن (یعنی قیامت) کے لیے کیا سامان مہیا کیا ہے)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ ۔ (دو

نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ خسارہ اور نقصان اُٹھاتے ہیں۔ ایک صحت و تندرستی دوسری فرصت و فراغت۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ان دو نعمتوں سے جو فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے اس میں کوئی کمی نہ کریں۔ اللہ اور اس کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لیے مستعد و تیار رہیں۔

علاماتِ قیامت

احادیث میں قیامت کی بہت سی علامتیں بیان کی گئی ہیں لیکن ان علامات اور نشانیوں میں سے اہم اور عظیم الشان نشانیاں یہ ہیں :

(۱) علم کا اُٹھ جانا اور جہالت کا زیادہ ہو جانا۔

(۲) بدکاری اور شراب خوری کی کثرت۔

(۳) فواحش اور بے حیائی کا پھیل جانا اور خواہشاتِ نفسانیہ کے پورا کرنے میں انسانوں کا جانوروں کے مانند ہو جانا۔

(۴) عورتوں کی کثرت اور مردوں کی کمی حتیٰ کہ پچاس پچاس عورتوں کے لیے ایک ہی مرد کا سرپرست و نگران رہ جانا۔

(۵) مزامیر و معازف یعنی گانے بجانے کے آلات کی کثرت اور گانے بجانے والی عورتوں کا کھلا اور برملا پھرنا۔

(۶) جھوٹ کا عام طور پر رواج۔

(۷) ماں کی نافرمانی اور بیوی کی اطاعت۔

(۸) دوستوں کو قریب کرلینا اور باپ کو دور اور اس سے نفرت کرنا۔

(۹) حکام کا ملک کی آمدنی اور محاصل کو اپنی ذاتی دولت سمجھنا۔

(۱۰) امانتوں کو لوٹ کا مال سمجھنا۔

(۱۱) احمقوں اور نالائقوں کا امیر و حاکم ہونا۔

(۱۲) رذیلوں اور فاسقوں کا اپنی اپنی قوم اور قبیلوں کا سردار ہونا۔

(۱۳) شرم و حیا کا ختم ہوجانا اور عورتوں کا برسرِعام بے پردہ پھرنا۔

(۱۴) ظلم و ستم کا رواج اور عدل و انصاف کا ختم ہوجانا۔

اے مسلمانو!

سرورِ کائنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو ہلاکت و تباہی کے اسباب سے آگاہ فرمادیا ہے۔ لہٰذا خود بھی ان سے پرہیز کرو اور دوسروں کو بھی بچاؤ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت کہ مالِ فیئ یعنی بیت المال کی ملکیت اور

مجاہدین کا حق اپنی جائیداد سمجھ لی جائے اور امانت کو لوٹ کا مال اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا جائے اور تعلیم دین کے علاوہ دوسری ہی چیزوں کی رہ جائے اور آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرنے لگے اور ماں کی نافرمانی۔ دوستوں کو قریب کرلے اور باپ کو دور اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں (انکا احترام دلوں سے اُٹھ جانے کی وجہ سے) اور قبیلہ کا سردار ان میں کا فاسق شخص ہو اور قوم کے نگران و سرپرست قوم کے ذلیل ترین افراد ہو جائیں، اور ہر شخص کا اکرام و اعزاز (محض) اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے کیا جائے (نہ کہ اس کی علمی و اخلاقی فضیلت اور خوبی کی وجہ سے) اور ناچنے گانے والی عورتوں اور گانے بجانے کے آلات پھیل جائیں — اور شرابیں کھلم کھلا پی جانے لگیں اور اس اُمت کا آخری گروہ پہلے طبقہ کو لعنت اور ملامت (اور ان کی تحمیق و تجہیل) کرنے لگے تو ایسے وقت اے لوگو! تم انتظار کرنا ایک سرخ (خطرناک) آندھی کا اور زلزلہ کا اور زمین میں دھنسا دیئے جانے اور صورتیں بگاڑ دیے جانے کا اور آسمان سے پتھروں کو برسائے جانے کا اور اسی قسم کی دوسری آفات اور بلاؤں کا جو اس طرح مسلسل اور پے در پے واقع ہوں گی جیسے کہ کسی لڑی کو توڑ دیا گیا ہو اور اس میں پروئے ہوئے دانے مسلسل اور یکے بعد دیگرے گرتے جائیں۔

تاریخ عالم اور دُنیا میں پیش آنے والے واقعات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کے اس فرمان مبارک کی صداقت کا کھلا ہوا ثبوت ہیں۔

دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ملک کو ان باتوں سے محفوظ رکھے جو قہر خداوندی کو دعوت دینے والی ہیں۔ فَیَا رَبِّ اَعِذْنَا مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

آمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ایک عظیم ھدیہ

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن نمازِ عصر کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اَسّی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اس کے اَسّی سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور اَسّی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا ــــــــــــــ ماخوذ از فضائل درود شریف مؤلفہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

فضائلِ قرآن

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک حرف قرآن شریف کا پڑھے اُس کے لیے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، میم ایک حرف ہے۔

ف : الم کہنے والے کو تیس نیکیوں کے برابر اجر ملتا ہے (ترمذی)

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم پڑھے اور اس پر عمل کرے اُسکے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو۔ پس کیا گمان ہے تمہارا اُس شخص کے متعلق جو خود عامل ہو (ابوداؤد شریف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف پڑھائے اُس کے سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص اپنے بیٹے کو

قرآن مجید حفظ کرو لئے اُس کو قیامت میں چودھویں رات کے چاند کے مشابہ اُٹھایا جائے گا اور اُس کے بیٹے سے کہا جائے گا پڑھنا شروع کر جب بچہ ایک آیت پڑھے گا باپ کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا حتیٰ کہ اسی طرح قرآن شریف پورا ہو (طبرانی شریف)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص نے قرآن شریف پڑھا اور اُس کو حفظ کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام حق تعالیٰ شانہ اُس کو جنت میں داخل فرماویں گے اور اُس کے گھرانے میں سے دس آدمیوں کے بارے میں اُس کی شفاعت قبول فرماویں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسد دو شخصوں کے سوا کسی پر جائز نہیں۔

(۱) ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ قرآن شریف کی تلاوت نصیب فرمائے اور وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے (۲) دوسرا وہ شخص جس کو اللہ کریم نے مال عطا فرمایا اور وہ دن رات اُس کو اللہ کے نام پر خرچ کرنے میں مصروف رہتا ہے۔ (بخاری شریف)

چند وظیفے

وظائف کے پڑھنے سے دین اور دُنیا کے کاموں میں برکت ہوتی ہے مگر سب سے بڑھ کر تلاوت کلام پاک کا مرتبہ ہے کہ تھوڑا بہت روزانہ (مسلسل) پڑھا کرے۔ اس کے بعد جس قدر چاہے معمول بنالے۔

آیۃ الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الخ قرآن پاک کی سب سے بڑی آیت ہے۔ اس کا پنجگانہ نماز کے بعد پڑھنے والا بہت سی آفات وبلیات سے محفوظ رہتا ہے۔ اُس کو اُس کی موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روکتی (بیہقی) جو شخص اس آیت کو سوتے وقت پڑھے اُس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ نگہبان مقرر ہو جاتا ہے اور اُس کو شیطان کی طرف سے کسی قسم کا ضرر نہیں پہنچتا۔ (بخاری)

ہر نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر یَا قَوِیُّ گیارہ دفعہ پڑھنا ضعفِ دماغ کے لیے مفید ہے۔ یَا نُوْرُ گیارہ بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں کو لگانا نظر کے لیے مفید ہے نیز فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ (پس ہٹا دیا ہم نے تجھ پر سے پردہ غفلت کا تیرا، پس آج نظر تیری تیز ہے) تین دفعہ پڑھ کر انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر لگائے تو ان شاء اللہ بصارت میں کمی نہ ہوگی بلکہ

جس قدر نقصان ہو گیا ہو گا وہ بھی جاتا رہے گا۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً۔ (اے رب زیادہ کر میرا علم) ترقی علم کے لیے ہر نماز کے بعد جس قدر ہو سکے پڑھا کرے۔ (اعمال قرآنی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبلؓ کا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لے کر فرمایا، معاذ! خدا کی قسم مجھے تجھ سے محبت ہے۔ حضرت معاذؓ نے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، خدا کی قسم میں بھی آپ کو چاہتا ہوں۔ فرمایا، کسی نماز کے بعد ان کلموں کا کہنا نہ چھوڑیو۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ (اے اللہ مدد کر ہماری اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی عبادت کی خوبی پر) نسائی۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ (اے رب ہمارے! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر آپ ہماری بخشش نہ کریں گے تو واقعی بڑا نقصان ہو جائے گا) جو شخص اس دعا کو ہر فرض نماز کے بعد ایک بار پڑھ کر بخشش کی دعا مانگے، ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف ہوں گے کیوں کہ یہ دعا حضرت آدم علیہ السلام کی ہے (اعمال قرآنی)۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کیجیے

بعد اس کے کہ آپ ہم کو ہدایت کرچکے ہیں اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا فرمایئے۔ بلاشبہ آپ بڑے عطا فرمانے والے ہیں) جو کوئی ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھ لیا کرے وہ ذیلے ان شاء اللہ تعالیٰ با ایمان اُٹھے گا (حمل قرآنی) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی سب کام سپرد کرنے کے لیے اچھا ہے) ہر رنج و غم اور مشکل کے لیے ہر نماز کے بعد سات بار پڑھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو آخری کلام ان کا یہی تھا۔ اس کے پڑھنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ ہر مصیبت دور ہوگی۔ (بخاری)

فجر و مغرب کی نماز کے بعد (کلام کرنے سے پہلے) جو شخص اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ (اے اللہ پناہ دے مجھ کو دوزخ سے) سات مرتبہ پڑھے، اگر اس دن یا رات میں مرجائے گا تو آتش دوزخ سے محفوظ رہے گا (ابوداؤد) جو کوئی پڑھے صبح کو تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (پناہ چاہتا ہوں میں اللہ سننے والے اور جاننے والے کی شیطان مردود سے) پھر (بسم اللہ کے بعد) سورۂ حشر کی آخری تین آیات هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ. هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ . هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ . (وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں. پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا. وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے. وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، پاک ذات، سلامتی دینے والا. امن دینے والا. نگہبان، غالب، زبردست، بڑائی والا خدا لوگوں کے شریک ٹھہرانے سے پاک ہے. وہی خدا ہے خالق، درست کرنیوالا، صورتیں بنانے والا. اس کے سب اچھے نام ہیں. جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے) مقرر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے کہ دعا کرتے ہیں اسکے واسطے بخشش کی شام تک. پھر اگر مر جائے اس دن میں تو شہید مرتا ہے، و جو پڑھے شام کو. حاصل کرتا ہے اسی مرتبہ کو (حاشیہ درمختار)

جو شخص پڑھے ہر صبح اور شام تین بار بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین و آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سنتا اور جانتا ہے) اس کو کسی چیز سے ضرر نہ پہنچے گا اور ہر بلا و مصیبت سے محفوظ رہے گا..

ان شاء اللہ تعالیٰ (ترمذی و ابن ماجہ)

جو شخص صبح کے وقت کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اُس نے گویا ایک غلام آزاد کیا اور لکھی جاتی ہیں اُس کے لیے دس نیکیاں اور دور کی جاتی ہیں اُس کی دس برائیاں اور بلند کیے جاتے ہیں اُس کے دس درجے اور شام تک وہ شیطان سے امن میں رہتا ہے اور اگر شام کے وقت کہے تب بھی اتنا ہی اجر آیا ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ دو کلمے ایسے ہیں کہ زبان سے اُن کا کہنا نہایت آسان ہے لیکن میزانِ عمل میں اُن کا وزن بہت بھاری ہوگا۔ وہ یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ (اللہ پاک ہے اور اُسی کے لیے تعریف ہے۔ اللہ پاک ہے عظمت والا) (بخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی غم پیش آتا تو یہ دعا پڑھتے تھے يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ (اے زندہ اور قائم رہنے والے! تیری رحمت کے ساتھ میں فریاد کرتا ہوں) (ترمذی)

ہر قسم کی الجھن کے لیے يَا حَفِيْظُ کا ورد کرے۔ اس سے تدبیر سے نظر اٹھ کر خالقِ تدبیر پر نظر ہو جاتی ہے۔ بارہا کا تجربہ ہے مفید ثابت ہوا۔ یہ ہر مشکل کا حل اور حفاظت ہے۔

خطبہ جمعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الذَّاتِ عَظِيْمِ الصِّفَاتِ سَمِيِّ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو برتر ذات، عظیم صفات، بلند حالت

السِّمَاتِ كَبِيْرِ الشَّانِ جَلِيْلِ الْقَدْرِ رَفِيْعِ الذِّكْرِ

بڑی شان والا ہے، بزرگ مرتبہ، بلند ذکر والا، واجب

مُطَاعِ الْاَمْرِ جَلِيِّ الْبُرْهَانِ فَخِيْمِ الْاِسْمِ غَزِيْرِ

الاطاعت، روشن دلیل والا ہے، بڑے نام والا، کثیر

الْعِلْمِ وَسِيْعِ الْحِلْمِ كَثِيْرِ الْغُفْرَانِ جَمِيْلِ الثَّنَاءِ

علم والا، وسیع علم والا، بہت بخشش والا ہے، عمدہ تعریف والا،

جَزِيْلِ الْعَطَآءِ مُجِيْبِ الدُّعَآءِ عَمِيْمِ الْاِحْسَانِ

بہت دینے والا، دعا قبول کرنے والا، عام احسان کرنے والا ہے

سَرِيْعِ الْحِسَابِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ اَلِيْمِ الْعَذَابِ

جلد حساب لینے والا، سخت سزا دینے والا، دردناک عذاب دینے والا

عَزِيْزِ السُّلْطَانِ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

غالب بادشاہ ہے، اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ فِي الْخَلْقِ وَالْأَمْرِ وَنَشْهَدُ

وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں پیدا کرنے اور حکم کرنے میں اور ہم

أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سردار اور آقا حضرت محمدؐ اس کے بندہ اور رسول ہیں

الْمَبْعُوثُ إِلَى الْأَسْوَدِ وَالْأَحْمَرِ الْمَنْعُوتُ

جو بھیجے ہوئے ہیں سیاہ اور سرخ کی طرف، جو تعریف کیے گئے ہیں

بِشَرْحِ الصَّدْرِ وَرَفْعِ الذِّكْرِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ساتھ شرح صدر کے اور بلندی ذکر کے، اور رحمت بھیجے اللہ ان پر

وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ

اور ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر جو خلاصہ ہیں اہل عرب کے،

الْعَرْبَاءِ وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ أَمَّا بَعْدُ

اور انبیاء کے بعد تمام خلائق سے بہتر ہیں۔ اس کے بعد

فَيَا أَيُّهَا النَّاسُ وَحِّدُوا اللّٰهَ فَإِنَّ التَّوْحِيدَ

پس اے لوگو! اللہ کو ایک مانو، تحقیق اللہ کو ایک ماننا

رَأْسُ الطَّاعَاتِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ فَإِنَّ التَّقْوٰى

بلند ہے تمام طاعات میں اور اللہ سے ڈرو، تحقیق اللہ کا خوف تمام

مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ وَعَلَيْكُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنَّ

نیکیوں کی اصل ہے اور سُنّت کو لازم پکڑو اس لیے کہ

السُّنَّةَ تَهْدِيْ اِلَى الْاِطَاعَةِ وَمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ

سُنّت اللہ کی اطاعت کا راستہ دکھاتی ہے اور جس نے اللہ اور اُسکے

وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى وَاِيَّاكُمْ وَالْبِدْعَةَ

رسول کی اطاعت کی اُس نے دانائی کی اور ہدایت پائی اور بچو تم بدعت سے

فَاِنَّ الْبِدْعَةَ تَهْدِيْ اِلَى الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ يَّعْصِ

اس لیے کہ بدعت نافرمانی کی طرف لے جاتی ہے اور جس نے اللہ اور

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى وَعَلَيْكُمْ

اُس کے رسول کی نافرمانی کی پس وہ گمراہ ہوا اور بھٹک گیا اور تم سچائی کو

بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِيْ وَالْكِذْبَ يُهْلِكُ

لازم پکڑو بے شک سچ نجات دلاتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے

وَعَلَيْكُمْ بِالْاِحْسَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

اور تم احسان کو لازم پکڑو بے شک اللہ احسان کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے

وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ

اور اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو بے شک وہ سب رحم کرنیوالوں میں سب سے

الرَّاحِمِينَ وَلَا تُحِبُّوا الدُّنْيَا فَتَكُونُوا مِنَ

زیادہ رحم کرنیوالا ہے اور دنیا سے محبت نہ کرو ورنہ نقصان اٹھانے والے ہو

الْخَاسِرِينَ اَلَا وَاِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوتَ حَتّٰى

جاؤ گے۔ خبردار کوئی جان ہرگز نہیں مر سکتا جب تک کہ پوری

تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي

روزی پوری نہ کر لے پس ڈرو اللہ سے اور اختصار اختیار کرو طلب

الطَّلَبِ وَتَوَكَّلُوا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

معاش میں اور توکل کرو اس پر بیشک اللہ توکل کرنے والوں کو

الْمُتَوَكِّلِينَ وَادْعُوهُ فَاِنَّ رَبَّكُمْ مُجِيبُ الدَّاعِينَ

دوست رکھتا ہے اور اسکو پکارو بیشک تمہارا رب پکارنے والوں کی (دعا) قبول کرنیوالا

وَاسْتَغْفِرُوهُ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِينَ اَعُوذُ

ہے اور اس سے مغفرت طلب کرو وہ مال و اولاد سے تمہاری مدد کرے گا۔ پناہ چاہتا

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ رَبُّكُمُ

ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے اور فرمایا تمہارے رب نے مجھ

اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ

سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری

عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ؕ

عبادت سے، عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل ہو کر

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۚ

اللہ برکت دے ہمارے لیے اور تمہارے لیے قرآن عظیم میں۔

وَنَفَعَنَا وَاِیَّاكُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ؕ

اور نفع دے ہمیں اور تمہیں (اپنی) آیات اور حکمت والے ذکر سے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ وَلِسَآئِرِ الْمُسْلِمِیْنَ ۚ

بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے اور تمام مسلمانوں کیلئے

فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ؕ

پس تم بھی بخشش مانگو اس سے۔ وہی بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

پھر بمقدار تین آیت پڑھنے کے منبر پر تھوڑا بیٹھے اسکے بعد دوسرا خطبہ پڑھے

خطبہ ثانیہ

(یہی خطبہ عیدین اور استسقاء کے پہلے خطبہ کے بعد بھی پڑھا جائے گا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں

وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ

اور اس سے بخشش طلب کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھروسہ کرتے

شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ

ہیں اور ہم پناہ چاہتے ہیں اللہ کی اپنے نفسوں کی شرارت سے اور اپنے اعمال کی

يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ

برائیوں سے جس کو اللہ ہدایت دے تو اُس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ

لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

کرے اسکو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَعُوْذُ

وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت محمد اس کے بندے اور رسول ہیں

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے ۔ بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے رحمت

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا

بھیجتے ہیں نبی پر ۔ اے ایمان والو! تم بھی درود بھیجا کرو اُن پر

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اور خوب سلام ۔ اے اللہ رحمت نازل فرما اپنے بندہ اور اپنے

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

رسول حضرت محمد پر اور رحمت نازل فرما مومن مردوں اور مومن

وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَبَارِكْ

عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر اور برکت نازل

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ قَالَ النَّبِیُّ

فرما حضرت محمد پر اور اُن کی ازواج اور اُن کی اولاد پر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَكْرٍ

نے فرمایا: میری اُمت میں سب سے زیادہ رحم کرنیوالے میری اُمت پر (حضرت)

وَاَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَیَاءً

ابوبکرؓ ہیں اور اُن میں اللہ کے معاملہ میں زیادہ سخت (حضرت) عمرؓ ہیں اور زیادہ حیا والے

عُثْمَانُ وَاَقْضَاهُمْ عَلِیٌّ وَفَاطِمَةُ سَیِّدَةُ نِسَاءِ

(حضرت) عثمانؓ ہیں اور بہتر فیصلہ کرنیوالے (حضرت) علیؓ ہیں اور (حضرت) فاطمہؓ جنت کی

اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ

عورتوں کی سردار ہیں اور (امام) حسنؓ اور حسینؓ جنت کے نوجوانوں کے

اَهْلِ الْجَنَّةِ وَحَمْزَةُ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ

سردار ہیں اور (حضرت) حمزہؓ اللہ اور اس کے رسول کے شیر ہیں۔

رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ

راضی ہو اللہ تعالیٰ اُن سب سے۔ اے اللہ بخشش فرما (حضرت) عباسؓ

وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ

اور ان کی اولاد کی بخشش ظاہری بھی اور باطنی بھی جو نہ چھوڑے کوئی

ذَنْبًا۔ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا

گناہ۔ اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے حق میں، اُن کو میرے بعد

مِّنْ بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ

(ملامت کا) نشانہ نہ بنانا۔ پس جس نے ان سے محبت کی تو اُس نے میری محبت کی وجہ سے

اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَخَيْرُ اُمَّتِيْ

کی اور جس نے اُن سے بغض رکھا تو میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے بغض کیا۔ اور میری اُمت

قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ

کے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانہ میں ہیں (یعنی صحابہ) پھر وہ جو ان کے بعد (یعنی تابعین) پھر وہ جو

وَالسُّلْطَانُ الْمُسْلِمُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ

اُن کے بعد (یعنی تبع تابعین) اور مسلمان بادشاہ زمین میں اللہ کا سایہ ہوتا ہے

مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ

(پس) جس نے زمین میں اللہ کے بادشاہ کی توہین کی، اللہ نے اُس کی

اللّٰهُ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ

توہین کی۔ بے شک اللہ حکم دیتا ہے انصاف اور احسان اور قرابت والوں

ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

کو دینے کا اور منع کرتا ہے کفش بیانی اور مطلق بیانی اور ظلم

وَالْبَغْیِ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ فَاذْكُرُوْنِیْ

کرنے سے۔ اللہ تم کو اس لیے نصیحت فرماتا ہے کہ تم نصیحت قبول کرو۔ تم مجھ کو یاد کرو

اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ

میں تم کو یاد رکھوں گا اور میری شکرگزاری کرو اور میری ناشکری مت کرو

خطبہ عید الفطر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُنْعِمِ

اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو انعام

الْمُحْسِنِ الدَّیَّانِ ذِی الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ

کرنے والا، احسان کرنے والا اور بدلہ دینے والا ہے جو فضل بخشش اور احسان کرنے

وَالْاِحْسَانِ ذِی الْكَرَمِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْاِمْتِنَانِ

والا ہے۔ عزت، مغفرت اور احسان والا ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَنَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا

اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا

کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِيْ اَرْسَلَ

سردار اور آقا حضرت محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول ہیں جو اس وقت بھیجے گئے

حِيْنَ شَاعَ الْكُفْرُ فِي الْبُلْدَانِ صَلَّى اللّٰهُ

جب کفر بستیوں میں عام ہو چکا تھا۔ اللہ کی رحمت ہو

عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَا لَمَعَ الْقَمَرَانِ

ان پر اور ان کی آل اور اصحاب پر جب تک چاند، سورج چمکتے رہیں

وَتَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ

اور رات دن گھومتے رہیں۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے، کوئی

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

معبود نہیں اللہ کے سوا اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کیلئے

أَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوْا أَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ

ہیں۔ اس کے بعد معلوم ہو کہ تمہارا یہ دن عید کا دن ہے۔ اس دن میں

لِّلّٰهِ عَلَيْكُمْ فِيْهِ عَوَائِدُ الْإِحْسَانِ وَرَجَاءُ نَيْلِ

تمہارے اوپر اللہ کے لگاتار احسانات ہیں اور اس میں بلندی

الدَّرَجَاتِ وَالْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ

درجات، معافی اور بخشش کے حصول کی امید ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ

أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ

بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور سب

الْحَمْدُ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا اَللّٰهُ أَكْبَرُ

بیشک ہر قوم کے لیے ایک خوشی کا دن ہوتا ہے اور یہ ہمارا خوشی کا دن ہے۔ اللہ بہت بڑا

اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ

ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ

کہ جب عید کا دن یعنی فطر کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ مومنوں پر فرشتوں

بَاهٰى بِهِمْ مَلَآئِكَتَهٗ فَقَالَ يَا مَلَآئِكَتِيْ مَا جَزَآءُ

کے سامنے فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے، اے میرے فرشتو! کیا بدلہ ہے

اَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآؤُهٗ اَنْ يُّوَفّٰى

اس مزدور کا جس نے اپنا کام پورا کر دیا ہو، وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب اس کا بدلہ یہ ہے کہ

اَجْرُهٗ قَالَ مَلَآئِكَتِيْ عَبِيْدِيْ وَاِمَآئِيْ قَضَوْا

اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے میرے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں

فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ اِلَى الدُّعَآءِ

نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے جو ان پر تھا اور پھر فریاد کرتے ہوئے دعا کے لیے نکلے ہیں

وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ

اپنی عزت، اپنے جلال، اپنے کرم اور اپنی بلندی و عظمت کی قسم میں ضرور ان کی

مَكَانِيْ لَاُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ

دعا قبول کروں گا پھر فرماتا ہے لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور

لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ فَقَالَ

تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔ فرمایا (حضور نے) پس

فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

وہ بخشے ہوئے لوٹتے ہیں۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں

قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ

اللہ کیلئے ہیں۔ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس شخص نے رمضان کے

ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ

روزے رکھے پھر اُس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو اُس نے گویا ہمیشہ یعنی

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

سال بھر روزے رکھے۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ بَيْنَ اَضْعَافِ الْخُطْبَةِ وَ

تکبیر کہا کرتے تھے خطبے کے چھوٹے چھوٹے حصوں کے درمیان اور تکبیر کی

يُكْثِرُ التَّكْبِيْرَ فِيْ خُطْبَةِ الْعِيْدَيْنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

کثرت کیا کرتے تھے عیدین کے خطبے میں۔ اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اور سب تعریفیں اللہ کیلیے ہیں، پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى

بامراد ہوا جو شخص پاک ہوگیا اور اپنے رب کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا۔

خطبہ عید الاضحیٰ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ

اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کیلیے ہیں، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مقرر کیا

لِكُلِّ اُمَّةٍ مَّنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا

ہر امت کے لیے قربانی کرنا تاکہ وہ اللہ کا نام لیں ان مخصوص چوپایوں پر

رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ وَعَلَّمَ التَّوْحِيْدَ

جو اس نے ان کو عطا کیے تھے اور توحید سکھائی اور اسلام پر

وَأَمَرَ بِالْإِسْلَامِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا

(چلنے کا) حکم دیا۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی

اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَنَشْهَدُ

معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کیلیے ہیں اور ہم گواہی

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ

دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی

أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

دیتے ہیں کہ ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد اُس کے بندہ اور رسول ہیں

الَّذِي هَدَانَا إِلَى دَارِ السَّلَامِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ

جنھوں نے ہمیں ہدایت کی سلامتی کے گھر کی طرف۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت

أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ

بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ

سب تعریفیں اللہ کیلیے ہیں۔ اللہ رحمت نازل فرمائے اُن پر اور اُنکی آل اور اصحاب پر

الَّذِينَ قَامُوا بِإِقَامَةِ الْأَحْكَامِ وَبَذَلُوا أَنْفُسَهُمْ

جو ڈٹ گئے احکام کے قائم کرنے پر اور لگا دیں اپنی جانیں اور

وَاَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَا لَهُمْ مِنْ كِرَامٍ

مال اللہ کی راہ میں۔ پس وہ کیسے خوش قسمت تھے

وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ

اور سلامتی نازل فرمائے بہت بہت سلامتی۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کیلئے

اَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوْا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ

ہیں۔ اس کے بعد معلوم ہو کہ تمہارا یہ دن عید کا دن ہے مقرر کیا ہے

شَرَعَ لَكُمْ مَا فِيْهِ مَعَ اَعْمَالٍ اُخَرَ وَبَيَّنَ

تمہارے لیے جو کچھ اس میں ہے دوسرے اعمال سمیت اور بیان کیا

نَبِيُّهٗ وَصَفِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْبَهَا

اس کے برگزیدہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے وجوب

وَفَضَائِلَهَا ۞ وَدَوَّنَ عُلَمَاءُ اُمَّتِهٖ مِنْ سُنَنِهٖ

اور فضائل کو اور جمع کیا آپ کی اُمت کے علماء نے آپکے طریقوں سے

فِيْ كُتُبِ الْفِقْهِ مَسَائِلَهَا ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

فقہ کی کتابوں میں اس عید کے مسائل کو۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں

فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَا عَمِلَ

پس تحقیق نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کوئی عمل بنی آدم کا

ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ

قربانی کے دن اللہ کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ

مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

نہیں ہے اور وہ (قربانی کا جانور) قیامت کے دن اپنے

بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ

سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور بلاشبہ وہ خون

لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ

زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے یہاں مقبول ہو جاتا ہے۔ پس تم

فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا ۚ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ

اُسکے ساتھ اپنا دل خوش کرو۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا

إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں

وَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ نے پوچھا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ

یا رسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا تمھارے

اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا

باپ (حضرت) ابراہیم علیہ السلام کی سُنّت ہے۔ انھوں نے کہا، یا

فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ

رسول اللہ! ہمارے لیے ان میں کیا ہے؟ فرمایا ہر بال کے بدلہ ایک نیکی ہے

قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ

انھوں نے پوچھا اور اُون کے بارہ میں یا رسول اللہ! فرمایا اُون کے ہر

مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ

بال کے بدلہ (بھی) ایک نیکی ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے سب تعریفیں اللہ کیلیے ہیں

وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ وَّجَدَ سَعَةً

اور فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو شخص قربانی کی وسعت رکھتا ہو

لِاَنْ يُّضَحِّيَ فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَحْضُرْ مُصَلَّانَا

پھر قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آوے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَؓ اَلْاَضْحٰى

اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔ اور ابن عمرؓ نے فرمایا، قربانی بقرعید

يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُهٗ وَهٰذَا

کے دو دن بعد تک ہے اور (حضرت) علیؓ سے بھی اسی طرح روایت ہے

بَعْضٌ مِّنَ الْفَضَآئِلِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ

اور یہ (قربانی کے) بعض فضائل ہیں۔ پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی شیطان

الرَّجِيْمِ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا

مردود سے۔ اللہ کے پاس نہ اُن کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ انکا خون

وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا

لیکن اُس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ اسی طرح اُن (جانوروں) کو تمہارا

لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ

زیرِ حکم کر دیا ہے تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اُس نے تم کو ہدایت بخشی اور

نیکوکاروں کو خوشخبری سُنا دیجئے

خطبۂ استسقاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَالَ فِیْ کِتَابِهٖ وَهُوَ الَّذِیْ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے فرمایا اپنی کتاب میں ، اور وہ ایسا ہے کہ

اَرْسَلَ الرِّیَاحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا

اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں اور ہم آسمان

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۙ لِّنُحْیِیَ بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا

سے پانی برساتے ہیں جو پاک صاف کرنے کی چیز ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے مُردہ زمین میں

وَّنُسْقِیَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِیَّ كَثِیْرًا

جان ڈال دیں اور اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپایوں اور بہت سے آدمیوں کو سیراب

وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ

کریں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی

وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور

الَّذِیْ كَانَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ۙ صَلَّی

رسول ہیں جن کی برکت سے بارش طلب کی جاتی تھی ، اللہ کی رحمت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ وَصَلُوْا مِنَ

ہو اُن پر اور اُن کی آل اور اصحاب پر جو پہنچے دین

الدِّيْنِ اِلٰى كُنْهِهٖ ۚ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ۔ اَمَّا

کی حقیقت تک اور بہت بہت سلامتی ہو اس کے

بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ

بعد، اے مسلمانو! تم نے شکایت کی ہے اپنے شہروں میں قحط

دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ

ہونے کی اور زیادہ زمانہ تک بارش نہ ہونے کی

عَنْكُمْ ۚ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ

اور اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ اُس سے دُعا مانگو اور اُس نے وعدہ

اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ

کیا ہے کہ وہ قبول فرماوے گا۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پالنے والا ہے

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ لَآ اِلٰهَ

تمام جہانوں کا، بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، مالک ہے قیامت کے دن کا۔ اللہ

اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی اللہ ہے تیرے سوا

إِلَّآ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ ۚ اَنْزِلْ عَلَيْنَا

کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر نازل کر

الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا

بارش اور جو تو نازل کرے بنا اس کو ہمارے لیے قوت اور پہنچنے کا

اِلٰى حِيْنٍ ۚ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا

سبب ایک وقت تک۔ اے اللہ سیراب کر ہمیں ایسی بارش سے جو فریاد رسی کرے

مُّرِيْعًا نَّافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ ۚ اَللّٰهُمَّ

جس کا انجام اچھا ہو، ارزانی کرنے والی ہو، نفع دینے والی ہو، نقصان دہ نہ ہو، جلدی آنے والی ہو

اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ

دیر کے ساتھ نہ ہو۔ اے اللہ اپنے بندوں اور جانوروں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا اور

بَلَدَكَ الْمَيِّتَ ۚ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مُّرِيْعًا

اپنے مردہ شہر کو زندگی عطا کر۔ اے اللہ سیراب کر ہمیں ایسی بارش سے جو فریاد رس ہو، ارزانی کرنے والی ہو،

غَدَقًا مُّجَلِّلًا عَامًّا طَبَقًا سَحًّا دَآئِمًا ۚ اَللّٰهُمَّ

سرسبز کرنے والی ہو، گھور گرج والی ہو، عام ہو، تمام روئے زمین پر ہو، لگاتار ہو اور ہمیشہ (نفع دینے والی)

اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِيْنَ

ہو۔ اے اللہ ہمیں بارش سے سیراب کر اور ہمیں مایوس لوگوں میں سے نہ بنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ بِالْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْبَھَآئِمِ وَالْخَلْقِ

اے اللہ بلاشبہ بندوں، بستیوں، جانوروں اور تمام مخلوق کو ایسی

مِنَ اللَّاْوَآءِ وَالْجَھْدِ وَالضَّنْكِ مَا لَا نَشْكُوْهُ

سختی، تکلیف اور تنگی ہے کہ تیرے سوا کسی سے اُس کی شکایت

اِلَّا اِلَیْكَ اَللّٰھُمَّ اَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَاَدِرَّ لَنَا

نہیں کرتے۔ اے اللہ ہمارے لیے کھیتی اُگا دے اور تھنوں میں دودھ جاری

الضَّرْعَ وَاسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَآءِ وَاَنْبِتْ

کر دے اور ہمیں آسمان کی برکتوں سے سیراب کر دے اور ہمارے لیے

لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ اَللّٰھُمَّ ارْفَعْ عَنَّا

زمین کی برکتیں پیدا فرما دے۔ اے اللہ ہم سے مشقت اور

الْجَھْدَ وَالْجُوْعَ وَالْعُرْیَ وَاكْشِفْ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ

بھوک اور برہنگی اٹھا دے اور ہمارے اوپر سے بلا کو دور کر دے اور

مَا لَا یَكْشِفُهٗ غَیْرُكَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ

اس کو تیرے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا۔ اے اللہ ہم تجھ سے مغفرت مانگتے

اِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا

ہیں بے شک تو غفار ہے، پس آسمان سے ہم پر خوب بارشیں برسا۔

وَحَوَّلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رِدَآءَهٗ وَهُوَ
اور اُلٹ دی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی چادر

مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ فَجَعَلَ الْاَيْمَنَ عَلَى الْاَيْسَرِ
قبلہ رُو ہو کر۔ پس اُس کی دائیں جانب کو بائیں کندھے پر کر دیا

وَالْاَيْسَرَ عَلَى الْاَيْمَنِ وَظَهْرَ الرِّدَآءِ لِبَطْنِهٖ
اور بائیں جانب کو دائیں کندھے پر اور چادر کا اُوپر کا حصہ نیچے کیا اور نیچے

وَبَطْنَهٗ لِظَهْرِهٖ وَاَخَذَ فِي الدُّعَآءِ مُسْتَقْبِلَ
کا حصہ اُوپر کر دیا اور پھر دُعا مانگنے لگے قبلہ رُو اور لوگوں

الْقِبْلَةِ وَالنَّاسُ كَذٰلِكَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ
نے بھی اسی طرح کیا۔ پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی

الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ
شیطان مردود سے۔ اور وہ ایسا ہے جو لوگوں کے نا اُمید ہو

مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ وَهُوَ
جانے کے بعد مینہ برسا دیتا ہے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور

الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ
وہی کار ساز قابلِ حمد ہے۔

خطبۂ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے بخشش طلب کرتے

بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا

ہیں اور ہم پناہ چاہتے ہیں اللہ کی اپنے نفس کی شرارت سے اور اپنے اعمال کی برائی سے

مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ

جس کو اللہ ہدایت دے تو اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے

فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اسکو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ۔ اور گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يٰٓاَيُّهَا

کے اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اس کے بندہ اور رسول ہیں ۔ اے ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ

والو! اللہ سے ڈرا کرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور جان نہ دینا کسی اور حالت پر

اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا

سوائے اس کے کہ تم مسلمان ہو ۔ اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو

رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

جس نے تم کو پیدا کیا ایک جان سے اور اس

وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا

(جان) سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور

وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ

عورتیں پھیلا دیں اور تم اللہ سے ڈرو جس کے نام سے ایک دوسرے سے مطالبہ کیا کرتے ہو اور قرابت سے

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

بھی ڈرو۔ بیشک اللہ تم سب کی اطلاع رکھتا ہے۔ اے ایمان والو! ڈرو

اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ

اللہ سے اور راستی کی بات کہو۔ اللہ تمہارے اعمال کو درست کر دیگا

اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ

اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور جو شخص اللہ اور

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۔

اس کے رسول کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔

کتابت: محمد جمیل حسن تلمیذ سید نفیس رقم صاحب مدظلہ لاہور

سحری و افطاری اور دائمی اوقات نماز (برائے لاہور)

ماہ	تاریخ	صبح صادق	طلوع آفتاب	زوال	آخر ظہر اول	ابتدائے عصر	غروب آفتاب	ابتدائے عشاء
جنوری	01	5.36	7.02	12.07	2.39	3.32	5.15	6.37
	08	5.36	7.04	12.10	2.42	3.37	5.20	6.42
	15	5.36	7.03	12.12	2.46	3.43	5.26	6.48
	22	5.37	7.01	12.15	2.50	3.50	5.32	6.52
فروری	01	5.32	6.56	12.16	2.56	3.59	5.42	7.00
	08	5.28	6.52	12.17	3.00	4.04	5.48	7.05
	15	5.24	6.45	12.17	3.03	4.11	5.54	7.10
	22	5.18	6.38	12.17	3.07	4.16	6.10	7.15
مارچ	01	5.10	6.31	12.16	3.09	4.20	6.05	7.21
	08	5.03	6.23	12.14	3.10	4.24	6.10	7.26
	15	4.54	6.14	12.12	3.11	4.28	6.15	7.30
	22	4.46	6.05	12.10	3.12	4.31	6.20	7.34
اپریل	01	4.32	5.52	12.07	3.14	4.34	6.26	7.43
	08	4.21	5.43	12.05	3.15	4.37	6.31	7.49
	15	4.10	5.35	12.03	3.16	4.40	6.35	7.55
	22	4.01	5.28	12.02	3.17	4.44	6.40	8.00
مئی	01	3.50	5.18	12.00	3.19	4.50	5.46	8.09
	08	3.42	5.12	11.59	3.22	4.53	5.51	8.16
	15	3.34	5.07	11.59	3.25	4.54	6.56	8.23
	22	3.28	5.03	11.59	3.27	4.55	7.00	8.29
جون	01	3.21	4.59	12.01	3.30	4.57	7.07	8.39
	08	3.20	4.57	12.02	3.32	4.58	7.10	8.43
	15	3.19	4.57	12.03	3.35	4.59	7.12	8.46
	22	3.19	4.59	12.05	3.37	5.01	7.14	8.48

یہ اوقات صرف لاہور کے لیے ہیں۔ دوسرے شہروں اور لاہور میں فرق ذیل میں ملاحظہ فرمائیں

شیخوپورہ	ایک منٹ بعد	گجرات	ایک منٹ بعد	گوجرانوالہ	۳ منٹ بعد
سیالکوٹ	۳ ″ ″	جہلم	۳ ″ ″	ایبٹ آباد	۴ ″ ″
مری	۳ ″ ″	اوکاڑہ	۵ ″ ″	راولپنڈی	۹ ″ ″
ساہیوال	۴ ″ ″	سرگودھا	۶ ″ ″	جھنگ	۸ ″ ″
میانوالی	۱۱ ″ ″	فیصل آباد	۱۰ ″ ″	کیمبل پور	۱۰ ″ ″

سحری و افطاری اور دائمی اوقات نماز (برائے لاہور)

ماہ	تاریخ	صبح صادق	طلوع آفتاب	زوال	اخیر ظل (اول)	ابتدائے عصر	غروب آفتاب	ابتدائے عشاء
جولائی	01	3.22	5.01	12.06	3.39	5.02	7.16	8.50
	08	3.27	5.04	12.07	3.38	5.02	7.16	8.48
	15	3.32	5.08	12.09	3.37	5.02	7.14	8.45
	22	3.37	5.11	12.09	3.36	4.59	7.11	8.41
اگست	01	3.46	5.19	12.09	3.34	4.58	7.05	8.32
	08	3.52	5.24	12.09	3.31	4.54	6.58	8.24
	15	3.58	5.28	12.07	3.26	4.49	6.50	8.16
	22	4.04	5.32	12.06	3.21	4.45	6.43	8.06
ستمبر	01	4.14	5.37	12.03	3.16	4.38	6.33	7.52
	08	4.19	5.43	12.01	3.12	4.31	6.24	7.42
	15	4.24	5.46	11.58	3.05	4.24	6.15	7.32
	22	4.30	5.52	11.56	2.58	4.17	6.06	7.23
اکتوبر	01	4.35	5.57	11.53	2.51	4.08	5.54	7.10
	08	4.39	6.01	11.51	2.49	4.01	5.45	7.00
	15	4.44	6.05	11.49	2.45	3.54	5.37	6.53
	22	4.48	6.11	11.47	2.38	3.74	5.29	6.45
نومبر	01	4.56	6.19	11.47	2.31	3.37	5.19	6.37
	08	5.01	6.25	11.47	2.29	3.33	5.14	6.32
	15	5.05	6.30	11.48	2.28	3.28	5.09	6.29
	22	5.11	6.36	11.49	2.27	3.25	5.06	6.27
دسمبر	01	5.18	6.44	11.52	2.29	3.22	5.04	6.25
	08	5.22	6.50	11.55	2.31	3.23	5.04	6.26
	15	5.27	6.54	11.58	2.33	3.25	5.01	6.29
	22	5.32	6.59	12.02	2.34	3.27	5.10	6.31

ملتان	۱۱	〃	〃	مظفر گڑھ	۱۲	〃	〃	پشاور	۱۳	〃	〃
جھنگ	۱۳	〃	〃	بہاولپور	۱۳	〃	〃	ڈیرہ غازی خان	۱۵	〃	〃
ڈیرہ اسماعیل خان	۱۵	〃		خانپور	۱۶	〃	〃	سکھر	۱۸	〃	〃
حیدرآباد (سندھ)	۲۲	〃		لاڑکانہ	۲۲	〃	〃	کراچی	۲۶	〃	〃
				کوئٹہ	۳۸	〃	〃				







معہد اُم القریٰ

جامعہ اشرفیہ لاہور

علوم دینی کی معروف درسگاہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے اکابرین نے 1998ء میں اُمت مسلمہ کو درپیش مسائل اور عصری تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے معہد اُم القریٰ کے نام سے جدید آلات ابلاغ سے مزین ایک شعبہ خاص قائم کیا جس کا مقصد دینی مدارس کے طلباء اور علماء کرام کو ایسی تربیت دینا ہے کہ جو علوم قرآن وحدیث میں رسوخ رکھنے کے ساتھ ساتھ کسی حد تک جدید علوم اور ذرائع ابلاغ سے بھی واقف ہوں اور مغربی انداز فکر سے بھی آشنا ہوں تاکہ جدید تہذیب کے باطل افکار کا موثر انداز میں جواب دے سکیں۔

اللہ ﷻ کا کرم ہے کہ یہ شعبہ خاص معہد اُم القریٰ باوجود مالی وسائل کی قلت کے تدریس علوم جدیدہ کے علاوہ درج ذیل اہداف کے حصول کیلئے مسلسل کوشاں ہے۔

1- علماء کرام کو عصر جدید کے تقاضوں سے متعارف کرانا۔

2- علماء کرام کو عربی انگریزی و دیگر زبانوں کی تعلیم دینا۔

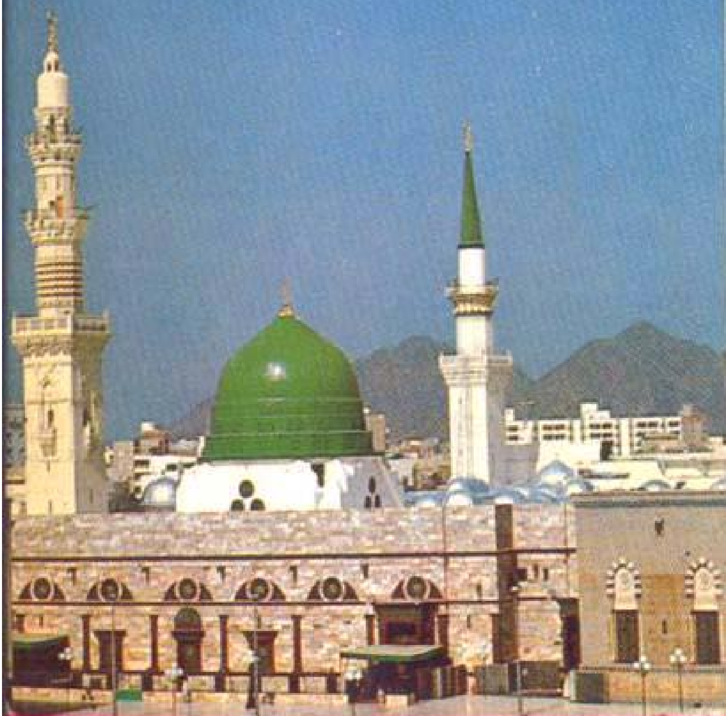
3- تبلیغ دین کے حوالے سے کمپیوٹر ٹیکنالوجی کا استعمال سکھانا۔

4- سوالات کے شرعی جوابات (فتاویٰ) بذریعہ انٹرنیٹ روانہ کرنا اور یا آواز مفتی آن لائن جوابات دینا۔

5- جامعہ اشرفیہ کی ویب سائٹ پر دینی علوم کے ذخیرہ کو جمع کرنا اور تقریر، خطبہ جمعہ کو بذریعہ انٹرنیٹ روانہ کرنا۔

6- قرآن پاک، احادیث مبارکہ اور اسلامی معلومات پر مبنی CDs تیار کرنا۔

فون: 042-7552772 فیکس: 042-7552988 ای میل: ummqura@brain.net.pk
ویب پیج: al-islam.edu.pk ,http://www.ashrafia.org.pk
مفتی آن لائن: muftionline@hotmail.com



مرتبہ: حافظ فضل الرحیم

جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور